منزل ۳

ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر

[illegible]

مولانا شاہ عبد القادر

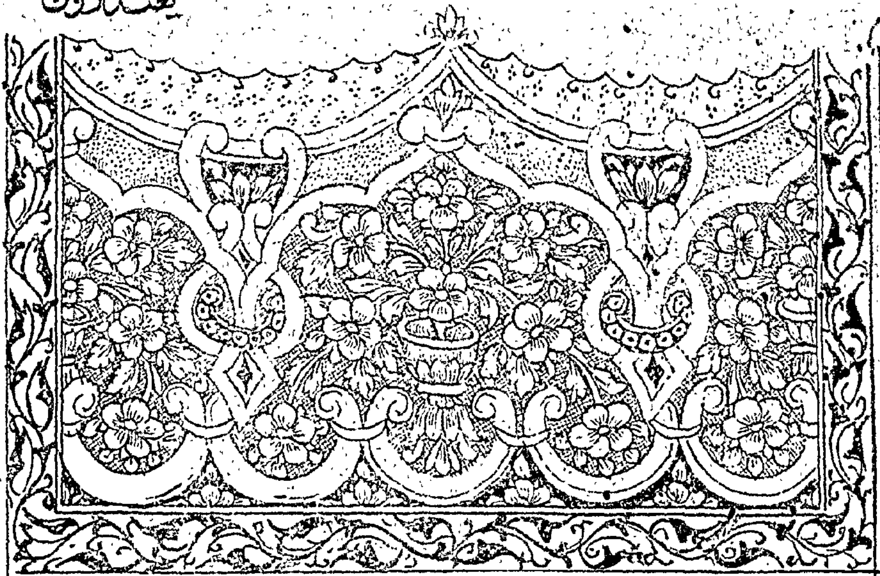
المعروف

موضح القرآن

باہتمام [illegible] ابو محمد ثابت علی [illegible] میرزا افغان

در مطبع خادم الاسلام دہلی طبع شد

[illegible]



سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ یہ حروف مقطعہ نام ہے سورۃ کا اور بعضے کہتے ہین مراد اس سے یہ ہے
کہ مین ہون اللہ بخشنے والا اور بحر الحقایق مین ہے کہ ہر حرف اشارہ ہی خدا کیطرف
سے طرف پیغمبر علیہ السلام کے یعنے سوگند ہے ساتھ نعمت کے مجکو کہ اوپر تیری ازل سے
ہے اور ساتھ لطف میرے کے جو ساتھ تیرے ہے اور ساتھ مہربانی میری کے کہ
خاص تیرے تئین بیچ ابد کے ہے جواب قسم کا کیا ہے تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ
یہ سورۃ آیتین قرآن کی ہی ہوئین اوپر حکمت کے ہین یا محکم ہین کہ بیچ ان کے شک
اور اختلاف نہین ہے یا یہ کہ کوئی اوپر بدلنے اس کے قادر نہووے بت
پرستون قریش کے نے اظہار انکار کر کے کہا تعجب ہے کہ اللہ نے اوپر خلایق کے
آدمیون سے پیغمبر بہیجا اور وہ یتیمون ابو طالب کے ہے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ آیا ہے خاص آدمیون کو تعجب وہ کہ ہم وحی کرتے
ہین طرف ایک مرد کے جنس اونکی سے اور مضمون وحی ہماری کا کیا ہے کہ ڈراتو
آدمیون کو عذابونسے خدا کے اور خاص کیا خوشخبری کو ساتھ اہل ایمان کے امنو اسطے

که اہل کفر کو وہ صفت که سبب خوشخبری کے ہووے نہین ہے اور خوشخبری دی اون
لوگون کو که ایمان لائے ہین ساتھ اوسکے که خاص اونکو ہی آگے چلنے والا نیک نزدیک
پروردگار اون کے کے یعنی ایمان اور طاعت اور کہتے ہین قدم صدق که بیچ اون کے
زوال نہین ہے یا ایمان صادق ہے یا راضی ہونا اللہ کا یا دعا فرشتون کی بیچ حق اون کے
کے یا عمل اچھے که آگے سے پہنچین یا ولد صالح که آگے اونسے گذر گیا یا شفاعت کرنے
والا صادق که مراد پیغمبر علیہ السلام ہین اور عین المعانی مین فرمایا ہے که حضرت پیغمبر
علیہ السلام سے معنی قدم صدق کے پوچھے فرمایا که ہی شفاعتی توسلون بی الی ربکم یعنے
یہ شفاعت میرے وسیله دار دن میرے طرف پروردگار تمہارے کے اور مقرر ہے که
گناہگارون تباہ روزگار کو کوئی وسیله واسطے بخشش کے برابر شفاعت آنحضرت
کی نہین ہے قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر
کے تحقیق که یہ مرد البتہ جادو کرنے والا ظاہر ہے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ
اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ تحقیق که پروردگار تمہارا اللہ ہے
اللہ که ساتھ قدرت بے عجز کے اور حکمت بے قصور کے پیدا کیا آسمانون کو اور
زمینون کو که بزرگتر پیدائش دنیا کے سے ہین بیچ اندازہ چھہ دن کے دنون دنیا
کے سے پس غالب ہوا اوپر عرش کے که مخلوق اعظم ہے بناتا ہے کام دونون جہانون کے
اوپر خواہش حکمت کے نہین ہے کوئی شفاعت کرنیوالا اون قیامت کے مگر پیچھے حکم
دینے اللہ کے سے که اوسکو حکم دیو شفاعت کرنے کا پس اس کلام سے معلوم ہوا که شفاعت
بتونکی که بت پرست کہتے ہین سب غلط ہے وہ اللہ که موصوف ساتھ صفت پیدا کرنیکے
اور تدبیر کی ہے پروردگار تمہارا ہے نه سوائے اون کے پس اوسکو ساتھ یگانگی کے بندگی
کرو تم آیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یا فکر نہین کرتے ہو که لایق عبادت کے وہ ہے نه بت تمہارے
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ طرف وسکے ہے بازگشت تم سب کے پس تیار رہو جواب
سوال اوس کے کو وعدہ دیا تمکو اللہ نے وعدہ دینا سچا تحقیق که اللہ نے پیدا کیا پہلی بار
خلق کو پس پیچھے مرنیکے زندہ کرے خلق کو اور مقصود پیدا کرنے سے اور پھر جلانے سے

ثواب ہے اور عذاب ہے جیسے فرمایا تو جزا دیوے اونکو کہ ایمان لائے ہین اور عمل اچھے
کئے ہین ساتھ عدل اپنے کے یا بدلہ کرے اونکو ساتھ عدل اون کے یعنے ساتھ رعایت
اوس عدل کے کہ بیچ کامون کے ہووے یا ساتھ ایمان اونکے کے اسواسطے کہ ایمان
عدل قوی ہے اور مقابلہ ایمان کے شرک ظلم بڑا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے خاص
اونکو ہے پینا پانی گرم دوزخ کیسے کہ جسوقت پیوین انتڑیان اونکی ٹکڑے ٹکڑے ہووین
اور اونکو ہووے عذاب دکھہ دینوالا کہ تفاوت نپاوے بسبب اوس کے کہ تھے ساتھ
خدا اور رسول کے کفر کرتے تھے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ
مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے کیا آفتاب
کو صاحب روشنی کا اور چاند کو صاحب نور کا علما کہتے ہین کہ اگر روشنی ذاتی ہووے ضیا ہے اور اگر عارضی
ہووے نور ہے اور انوار مین لایا ہے کہ اس آیت مین تنبیہ ہے ساتھ اوس کے کہ آفتاب
بالذات روشن ہے اور چاند عارضی روشنی رکھتا ہے اور تقدیر کیا ہے یعنے اندازہ کیا ہر
ہر ایک اوس کے کو یعنے چاند اور سورج کو منزلین اوپر آسمان کے اور مشہور زیادہ
یہ ہے کہ اندازہ کیا آفتاب کو منزلین اٹھائیس کہ مشہور ہین اور چاند کو اندازہ آٹھہ پہر
کا کہ قطع منزل کرتا ہے تو جانو تم شمار برسون کا اور تو جانو تم حساب وقتون کا مہینے اور
دنون سے بیچ معاملون اپنے کے نہین پیدا کیا اللہ نے جو کچھ کہ مذکور ہوا مگر ساتھ راستی
کے اور کہتے ہین با اس جگہ بمعنی لام کے ہے یعنے مگر واسطے بیان قدرت کے روشن
کرتا ہون مین یا بیان کرتا ہے اللہ نشانیون قدرت اپنی کو واسطے اوس گروہ کے کہ جانتے
ہین یعنے اوسمین اندیشہ کرتے ہین اور اوس سے نفع لیتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ
النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ تحقیق کہ بیچ
آنی جانی رات کے اور دن کے پیچھے ایک دوسری کی یا مخالفت اونکی بیچ روشنی
اندھیری کے اور بیچ اوس چیز کے کہ پیدا کی ہے اللہ نے بیچ آسمانون کے اور زمینون
کے البتہ نشانیان ہین اوپر موجود ہونے بنانے والی کے اور وحدانیت اوسکی کے واسطے
اوس گروہ کو کہ ڈرین عقوبت احوال کے سے اور خاتمہ کامون کے سے یعنے حال

اول اور آخر کے سے اندیشہ کرین اور رسوائے حشر کے سے ڈرنے والی ہووین اِنَّ
الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا تحقیق وہ لوگ کہ
امید نہین رکھتے ہین دیدار ہمار یکو یعنے منکر ہین آخرت کو کہ جاگہ دیدار کے ہے اور
خوش ہووین ساتھ زندگانی دنیا کے اور پسند کیا اوسکو اور آرام پکڑا ساتھ اوس کے یعنے
ہمت اپنے کو اوپر لذتون فانی کے مصروف کیا اور نعمتون بہشت کیسے اور لذتون
ہمیشگی کیسے غافل ہوئے یا یہ کہ بیچ دنیا کے ساکن ہوئے اسطرح کہ گویا ہرگز یہانسے
رحلت نکرینگے اور نجانا کہ ہردم اور ہر لحظہ ہاتھ اجل کا نقارہ کوچ کا بجاتا ہے وَالَّذِیْنَ
ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ اور وہ لوگ کہ وہ آیتون کتاب ہماری کے سے یا دلیلو
صنعت ہماری کے سے بیخبر ہین اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىھُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ
وہ گروہ کہ یاد کیا گیا جگہ رہنے اونکی کے آگ دوزخکی ہے بسبب اوس چیز کے کہ کسب
کرتے تھے اوسکو گناہون سے یعنے کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اور تحقیق وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کئے ہین کام اچھے راہ دکھلادی اونکو پروردگار اونکا
بیچ آخرۃ کے ساتھ نور ایمان اونکے کے ساتھ راہ بہشت کے یا بسبب ایمان کے اونکو
راہ دکھلاوے ساتھ چلنے اوس راہ کے کہ پہنچانے والی حقیقت کی ہووے جاری
ہین نیچے محلون اوسکے سے نہرین پانی کی بیچ باغون نعمت کے دَعْوٰىھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ۚ بلانا بہشتیون کا خاص اللہ کو بیچ بہشت
کے اوسوقت کہ جو کچھ آرزو اونکی ہووے مانگین وہ ہے کہ کہین ساتھ پاکی کے یاد
کرتے ہین ہم تیرے تئین اے بار خدایا اور یہ ذکر واسطے لذت اوٹھانیکے ہووے
نہ واسطے عبادت کے اور جب یہ کلمہ کہین جو کچھ خواہش اونکی ہووے حاضر ہووے
نزدیک اون کے اور درود اونکا آپس ہین بیچ بہشت کے یا درود اللہ کا یا درود
فرشتون کا اوپر اون کے سلام ہووے وَاٰخِرُ دَعْوٰىھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اور آخر دعا اونکی وہ ہووے کہ کہین سب تعریفین خاص اللہ کو ہین کہ پروردگار
عالمونکا ہے اور کہتے ہین جب مسلمان بہشت ہین داخل ہووینگے اور انوار عظمت
کا اور بزرگی اوس درگاہ کی دیکھین زبان ساتھ تعریف اللہ کے کی اور تسبیح

بندگی کی کھولین اور فرشتے یا اللہ اوپر اون کے سلام کہوین اور ساتھ طرح طرح کی
کرامات کے اور بلندی مقاموں کی خوشخبری دیوین اور البتہ لذت تسبیح اور
حمد کے اون کے تئین سب لذتون بہشت کے سے زیادہ پسند آوے
بعین المعانی مین لایا ہے کہ ایک نے پردہ نشینون حرم محترم حضرت رسالت
علیہ السلام کے سے بند ایک قیدی کا ڈھیلا کیا اور وہ قیدی بہاگا حضرت رسالت
پناہ نے وہ خبر پاکر اوپر اوس بند کھولنے والیکے نفرت کی اللہ تعالیٰ نے آیت
بہیجی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ
اور اگر شتابی کرے اللہ واسطے آدمیون کے بیچ قبول کرنے دعاے بد کے جیسے
دوڑنا اونکا ہے ساتھ شتابی قبول کرنے دعا اچھی کے البتہ دور کیا جاوے طرف
اونکی وقت مقرر اونکا اور ہلاک ہووین یعنے ہم اگر دعا بد آپکی ساتھ اون کی شتابی
قبول کرین جیسے دعا بہلائی اونکی کے قبول کرتے ہین ہم وہ شتابی ہلاک ہووین
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا پکڑتا ہون مین نزدیک تیرے
ایک عہد کہ خلاف نفرماوے تو اوس عہد مین کہ تحقیق مین آدمی ہون پس جس
مومن کو کہ خفا کرون مین یا گالی دون مین یا لعنت کرون مین یا مارون مین اوسکو
بیچ حق اوس کے کے دعائے خیر کر اور سبب پاکی اوسکی کا کر گناہون سے اور
وسیلہ قرب کا کرون قیامت کے ساتھ اوس کے تقرب کرے بیچ درگاہ تیری
کے بعضے تفسیر والون نے کہا ہے کہ کافر ساتھ اوتر نے عذاب کے شتابی کرتے
تھے یہ آیت آئی کہ ہم بیچ اوس عذاب کے کہ وہ مانگتے ہین شتابی نہین کرتے ہین
فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ پس چھوڑین ہم اون
لوگون کو کہ امید نہین رکھتے دیدار ہمارے کی یعنے ساتھ قیامت کے ایمان نہین
لاتے بیچ بے راہی اون کے کے مہلت دیتے ہین ہم اونکو تو بیچ گمراہی کے سر
گردان جاتے ہین وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا
اور جس وقت پہنچے ساتھ آدمی کے سختی اور دکھ مراد کافر مطلق ہین یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ
بن ربیعہ کا اور ہر تقدیر جب سختی اوسکو پہنچے بلاوے ہمکو ساتھ اخلاص کے اوس وقت
کہ تکیہ کیا ہووے اوپر پہلو اپنے کے یعنے پڑا ہوا ہووے بچھونے پہ اوس دکھ سے

یا بیٹھا ہوا یا کھڑا غرض جس حال میں ہووے دعا مانگے ہمسے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس جس وقت دور کرین ہم دکہہ اور سختی اوس کے واسطے اخلاص اوس کے کے بیچ دعا کے جاوے اوپر اوسی راہ کے کہ تہا کفر سے یا پہر طرف دعا کے رجوع نکرے گویا کہ اوس نے نہین بلایا ہم کو واسطے دور کرنے دکہہ کے کہ پہنچا اوسکو اسیطرح زینت دی ہے واسطے حد سے گزرنے والون کے اوس چیز کو کہ عمل کرتے ہین وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ اور البتہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہمنے اہل قرنون کو آگو تم سے اے مکے والو اوسوقت کہ ستم کیا انھون نے ساتہ جہٹلانے پیغمبرون کے اور حالانکہ آئے تھے ساتہ اون کے پیغمبر اون کے ساتہ حجتون روشن کے یا معجزون ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک نہوتے اور جلتے رہتے جیسے کہ اون کو جزا دی ہمنے ساتہ ہلاک اون کے واسطے جہٹلانے پیغمبر کے اسیطرح جزا دیوینگے ہم گروہ مشرکون کو مکے کے رہنے والونکے کہ جہٹلانا پیغمبر ہمارے کا کرتے ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ پس گردانا ہمنے تمکو اے گروہ کہ محمد ساتہ تمہارے مبعوث ہے جانشین گذرے ہوؤنکا بیچ زمین کے پیچہے قرنونکے کہ ہلاک ہوئے تو دیکہین ہم کہ کیونکر عمل کرو گے تم بہلائی اور برائی سے تو ساتہ تمہارے موافق عملون تمہارے کے معاملہ کرین ہم تحقیق بدلے نیکی کے نیکی اور بدلے بدی کے بدی ہے ۝ جزا آئینہ فعل است گوئی که در وے ہرچہ کردی مینماید ❊ اگر کردی نکوئی نیک بینی ❊ وگر بد کردہ بد پیشت آید ❊ اور بیچ حدیث کے ہے کہ بعضے کافرون قریش کے نے کہا ساتہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ایک آیت لا کہ ساتہ اوس کے عرب کو بندگی لات اور عزا کیسے باز رکہے اور برائی بتونکی اوس مین نہووے حق تعالے نے فرمایا کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْ اور جب پڑہی جاوین اوپر مشرکون کے ہماری آیتین یعنے قرآن بیچ اوس حال کے کہ واضح ہے کہین وہ لوگ کہ امید نہین رکہتے پہنچنے سے ساتہ ہمارے

یا نہین ڈرتے وعدہ ہمار لیسے یعنے مشرک بعد سننے قرآن کے کہتے ہین خاص پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لا قرآن سوائے اس کے کہ اوپر ہمارے پڑھتا ہے تو یا بدل کر قرآن کو یعنے جگہ آیت عذاب کی آیت رحمت کی رکھ اور غرض اونکی وہ تھی کہ آنحضرت تابعداری خواہش اونکی کے کرین اور وہ اونکو الزام کرین اللہ نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اون کے نہین لایق ہے مجکو کہ بدل کرون مین قرآن کو آگے دل اپنے کے سے یعنے خود بخود قدرت نہین رکھتا ہین کہ قرآن کو بدل کرون اور اوسمین کمی زیادتی سے دخل کرون مین تابعداری نہین کرتا ہین مگر اوس چیز کو کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے حقتعالی کی طرف سے بغیر کمی زیادتی کے تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اگر گنہگار ہون مین پروردگار اپنے کا ساتھ بدل کرنے قرآن کے عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہے قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا ہین جو کچھ کہ اوترا ہے اوپر تمہارے اور نہ تمکو جاننے والا کرتا اللہ ساتھ قرآن کے پس اثر فضل اور رحمت اوس کے کا ہے کہ مجکو حکم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اوس کے پس تحقیق کہ دیر کی مین نے درمیان تمہارے عمر بڑی کہ مراد چالیس برس ہین آگے اوترنے قرآن کے سے یعنی بیچ مدت کے کہ پیغمبر نہ تہا مین نہ مین قرآن پڑھتا تھا اور نہ تم دانا تھے ساتھ اوس کے آیا پس کیون نہین دریافت کرتے تم کہ وہ کوئی کہ چالیس برس درمیان تمہارے رہا اور علم نہ پڑھا ہووے اور ساتھ کسی عالم کی صحبت نکی ہووے وہ کلام اوپر تمہارے پڑھتا ہے کہ صاف کو عرب کی فصاحت اوس کلام کے سے حیران ہین البتہ بیچ اس صورت کے تامل چاہیے کرنا کہ وہ شخص کہ جاہل محض ہووے قرآن جیسا کلام کیونکر بناوے یعنے قرآن معجزہ رسالت کا اور وسیلہ دلالت کا ہے مضمون آیت گذری ہوئی کا ہے کہ مین جھوٹھ نہین جوڑتا اوپر اللہ کے بیچ تغیر تبدیل کرنے قرآن کے اور تم جھوٹھ جوڑتے ہو کہ قرآن کو کلام میرا جانتے ہو

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ
پس کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اوس سے کہ بہتان کرے اور جہوٹھ جوڑے اوپر
اللہ کے جہوٹھ گویا جہٹلاوے آیتون اوس کے کو اور ساتھ اون آیتون کے کافر
ہووے تحقیق کہ نجات نپاوین گنہگار یعنے کافر وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا
یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ اور پوجتے ہین سوا اللہ کے
اوس چیز کو کہ نہ نقصان پہنچاوے اوپر اون کے اگر عبادت اوسکی چہوڑ دیوین اور
نہ فائدہ پہنچاوے ساتھ اون کے اگر سب وقت پرستش اوسکی کرین اسواسطے کہ
اللہ اون کے پتھر ہین اور پتھر اوپر پہنچانے نفع اور نقصان کی قدرت نرکہتین اور حالانکہ
اللہ چاہی کہ قدرت عذاب ثواب دینے کی رکہتا ہووے تو بندے ساتھ پانے نفع
کے اور دور ہونے نقصان کے اوسکو بندگی کرین اور کہتے ہین بندے بتون سے
کہ یہ بت شفاعت کرنے والے ہمارے ہین نزدیک اللہ کے یعنی دنیا کے کامون
مین شفاعت ہماری کرتے ہین اور خدا سے درخواست کرتے ہین تو مشکلین ہماری
آسان ہوتی ہین اور اگر بالفرض بعد مرنے کے اوٹھنا ہووے اور قیامت بہی ہووے
موافق اعتقاد مسلمانون کے خدا سے درخواست کرین اور عذاب سے چہڑا دین
قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ
کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو ساتھ اوس چیز کے کہ
نہین جانتا بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے یعنے کہتے ہو تم کہ خدا کو شریک ہین
اور شفاعت بتونکی ثابت کرتے ہو اور اللہ کہ جاننے والا ہے سب علم کا اسکو نہین جانتا
پس معلوم ہوا کہ شریک نہین ہے اور شفاعت نہو ویگی پاک ہے اللہ تعالی اور بلند
ہے اوس چیز سے کہ وہ شریک اسکو رکہتے ہین وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً
اور نہ تہے آدمی مگر ایک گروہ یعنے متفق اوپر دین اسلام کے بیچ زمانہ آدم علیہ السلام
کے یا بعد واقع ہونے طوفان کے کہ سوائے نوح علیہ السلام کے اور اہل کشتی کے
کوئی نہ تہا یا متفق تہے اوپر کفر کے بیچ زمانہ پیغمبر ہونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ فِیْمَا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ
پس اختلاف کیا بسبب رسولون کے یعنے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہے

یا عرب اوپر دین اسماعیل علیہ السلام کے ایک تھے پس اختلاف کرنے والے
ہوئے بسبب عمرو بیٹے لحئ کے کہ احکام جاہلیت کا اوس نے نکالا تھا اور نہ کلمہ
ہے کہ آگے ہو چکا ہے پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی واقع ہوا ہے ساتہ
تاخیر عذاب کی و گرنہ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اون کے بیچ اوس چیز کے کہ وہ
اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا اور باطل جاننے والے ہلاک ہوتے اور سچ
جاننے والے رہتے وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہین زبون جاننے
والے آیتوں ہمارے کے یعنے مشرک مکہ کے کیون اوتارا نگیا اوپر محمد کے معجزہ پروردگار
اوس کے سے اون معجزون سے کہ ہم طلب کرتے ہین فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا
اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ پس کہہ تو اے محمد جواب ہین اونکی کہ اوترنا آیتون کا غیب ہے
اور بے شبہ سوائے اس کے نہین ہے کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالے کو ہے پس تم انتظار کرو تحقیق کہ مین بھی
ساتہ تمہارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو دیکھو مین کہ عذاب اوپر تمہارے آوے یا آیتین کہ مانگتے ہو تم
واقع ہووین وَاِذَا اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْۤ اٰيَاتِنَا
اور جسوقت چکہاوین ہم آدمیون کو یعنے اہل مکہ کو تندرستی پیچہے بیماری کے کہ
پہنچی ہووے اوپر اون کے یا کشایش بعد تنگی کے اور قحط کے جب دیکھیے تو اونکو
ایک مکر ہے بیچ آیتون ہماری کے یعنے طعن کرین بیچ آیتون کے اور مکر کرین بیچ
حق پیغمبر کے لائے ہین کہ اہل مکہ سات برس بیچ بلا قحط کے گرفتار تھے جسوقت
رحمت الہی نے اوس بلا کو دور کیا ساتہ برائی کلام الہی کے اور قصد حضرت رسالت
پناہی کے مشغول ہوئے حق تعالے نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا
يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ کہہ تو اے محمد کہ اللہ شتاب زیادہ تم سے بیچ پہنچانے جزا مکر کے
ساتہ تمہارے یعنے پہلے ظاہر ہونے مکر تمہارے کے ساتہ آنے عذاب کے اوپر
تمہارے حکم کریگا تحقیق کہ بھیجے ہوئے ہمارے یعنے فرشتہ نگہبان لکھتے ہین
کچہ کہ اندیشہ کرتے ہو تم مکر سے اور پیچہے اوس کے کہ تدبیر پوشیدہ تمہاری
فرشتون ہمارے سے چھپی ہوئی نہین ہے اور پھر ہمارے کب پوشیدہ رہیگی
اور مضمون اس کلام کا ثابت کرنیوالا بدلے کا ہے هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰۤي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

وَجَاۤءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ الله وہ ذات پاک ہے کہ چلاتا ہے اور قدرت راہ چلنے کی دیتا ہے تمہارے تئین بیچ خشکی کے ساتھ چارپائے کے جیسے گھوڑا اور اونٹ اور بیچ تری کے ساتھ سواری خشک کے جیسے ناؤ تو جسوقت تلک ہو تم بیچ کشتی کے اور کشتیان جاتی ہین ساتھ اون لوگون کے کہ بیچ اون کے ہین ساتھ باؤ اچھی کے کہ آہستہ چلے اور خوش ہوئے وہ ساتھ اوس باؤ کے اور ناگاہ آوے اوپر اوس کشتی کے آندھی کہ دریاؤ کو بیچ شور کے لاوے اور آوے ساتھ اون کے امواج دریا کی ہر مکان سے یعنے چپ و راست اور آگے پیچھے کشتی کیسے اور یقین کرین وہ کہ گھیرا ہی بلاؤن نے خاص اونکو سب طرف سے بلاوین او دعا کرین اللہ کو ساتھ دور کرنے اوس بلا کے بیچ اوس حال کے کہ پاک کرنیوالی ہو وین دین کو واسطے اوسکے یعنے ڈرسے دین اپنا خالص کرین اور دانائی اصلی ظاہر ہووے اور عارضہ نفسانی او شیطانی دور ہووے اور کہین لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ اگر ہمکو نجات دیوے تو ان ہولون سے اور بلاؤن سے البتہ ہووین ہم شکر کرنیوالون سے خاص نعمت نجات کو فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس جسوقت چھڑاوے اونکو اوس چیز سے کہ ڈرتے ہین جب دیکھے تو اونکو ستم کرتے ہین بیچ زمین کے اور دوڑتے ہین اوپر ناہین کامون کے کہ تھے اوپر اوس کے شرک اور فساد سے تاکید ہے بغیر حق کا لفظ یعنے فساد اونکا بغیر حق ہے اے آدمیو سوا اس کے نہین ہے کہ ستم تمہارا اوپر نفسون تمہارے کے ہے یعنے وبال اوسکا تمہاری طرف پھرنے والا ہے ۞ ہر کہ او بد میکند بے شبہہ باخود میکند ۞ فائدہ مندی زندگانی دنیا کی ہے یعنے ستم اور بیدادی تمہاری دو تین روز کی منفعت ناپائداری ہے لذت اوسکی شتاب گذر جاوے اور عقوبت اوسکی ہمیشہ رہے ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس طرف ہمارے بازگشت تمہاری ہے بیچ قیامت کے پس خبر کردین مین تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ ہو تم عمل کرتے اور مناسب اوسکی جزا دونگا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۤءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۤءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ

وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ سواے اس کے نہین ہے کہ مثل زندگی دنیا کے بیچ شتاب جانے کی مانند پانی کے ہے جیسے مینہ کی کہ ہمنے نیچے بہیجا اوسکو آسمان سے یا ابر سے پس ملا ساتہ اوس پانی کے گہانس اوگا ہوا زمین سے اوس چیز سے کہ کہاتے ہین آدمی مانند اناجون کہانے کے اور میوؤن کی اور اوس چیز سے کہ کہاتے ہین چارپاے مانند گہانس کے اوسوقت تلک کہ پکڑا اوس زمین نے لباس اپنا اور آراستہ ہوئے ساتہ محصولون گوناگون کے آو میون رنگارنگ کے اور یقین کیا اوس زمین والون نے یہہ کہ وہ قادر ہین اوپر کاٹنے گہانس اور چنے میوؤن کے ناگاہ آیا ساتہ اوس زمین کے عذاب ہمارا یعنے حکم ہمارا ساتہ خرابی اوس کی کے بہچارات کو یا دن کو پس گردانا ہمنے اوس کہیتی کو مانند اوس چیز کے کہ کٹی ہوئی ہووے یا جڑ سے اوکہڑی ہوئی گویا کہ کچہ نتہا کل کے دن كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اس طرح کہ بیچ اس تمثیل کے بیان کیا ہمنے جدا کرتے ہین ہم اور روشن کرتے ہین ہم دلیلون قدرت کی کو واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہین بیچ ضرب المثل کے اور ساتہ اوس کے فائدہ اوٹہاوین یہ تشبیہ بنائی ہوئی ہے حال دنیا کو بیچ قطع ہونے نعمتون کے اور دور ہونے مال کے اور ظاہر ہونے ادبار کے پیچہے زیادتی اقبال کے سے تشبیہ کرتا ہے ساتہ حال گہانس زمین کے کہ پیچہے تازگی اور طراوت کی خشک اور بے رونق ہوتی ہے مثل دنیا کے نوازش دولت کی ہے اور انتہا اوسکا گدازش اور نکبت ہے اور کہا ہے دنیا مانند پانی مینہ کی ہے درمیان اس مثال کے قول بہت ہین کشف الاسرار مین لایا ہے کہ تشبیہ دنیا کی ساتہ پانی مینہ کے اوس جہت سے ہے کہ مینہ ساتہ تدبیر اور حیلہ آدمی کے ابر سے نہ برسے بلکہ ساتہ تدبیر اللہ تعالے کے موہنہ دکہلاوے مال دنیا کا بہی ساتہ سعی اور تلاش اور طلب آدمی کے جمع نہووے بلکہ ساتہ حکم اللہ کے ہاتہ آوے جیسے کہ کہا ہے ؏

رزق مقسوم است وازاول مقرر کردہ آید ۞ ہیچکس را بیش ازان حاصل نمیگردد بجہد ۞
هر چه می آید زبیش وکم بدان خورسند باش ۞ کانچه خواهی زاسمان حاصل نمیگردد بجهد ۞

اور دوسرے یہ کہ پانی مینہہ کا جب تلک کہ جاری ہووے پاکیزہ ہے اور
جب ایک جگہ مدت تلک رہے رنگ اور بو اور مزہ صورت اوسکی بدل جاوے
فائدہ اور نفع اوس سے جاتا رہے مال دنیا کا بھی جب تلک بسبب اتفاق
جوانمردون کے دست بدست روان رہے پسندیدہ اور مقبول ہووے اور
جو وقت بیچ تنگی بخیلون کے رہے برا بلکہ بدتر ہے جیسے مولوی روم نے مثنوی
مین فرمایا ہے کہ ے مال چون آب است وتا باشد روان ٭ فیضہا یابند
از وے مردمان ٭ چند روزے چون کند یکجا ورنگ ٭ گندہ بیحاصل است
وتیرہ رنگ ٭ اور عشرات حمیدی مین فرمایا ہے کہ وجہ تیسری وہ ہے کہ جسوقت
پانی مینہہ کا ساتھ اندازے کے اور موافق حاجت کے آوے سبب آرام لوگونکا
ہووے لیکن جب اندازہ اور حد سے گذرے واسطہ خرابی عالم کا اور سرگردانی
بنی آدم کا ہووے مال دنیا کا بھی جب تلک موافق احتیاج کے ہاتھ آوے مقاصد
دین اور دنیا کے روان ہووین اور فائدہ اوسکا دور اور نزدیک پہنچے لیکن جب
زیادہ خزانے اور ڈھیر ہووین سبب ترکیب کرنے گناہ کا ہووے اور دوسرے
یہ کہ مینہہ جو ساتھ درخت گل بوٹے کے پہنچے طراوت اور لطافت اوسکی زیادہ
کرے اور جو خار بن مین پہنچے حدت اور شوکت اوسکی بڑھاوے اسیطرح مال دنیا
کا اگر نیکبخت کو پہنچے نیکیان زیادہ کرے اور اگر مفسد کے ہاتھہ آوے فساد اور عناد
اوسکا زیادتی پکڑے تمثیلین اس آیت مین بہت ہین تفسیر حسینی مین دیکھیے
تیسیر مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ بندون کو طرف دنیا کے نہین بلاتا کہ جا آفت
کی ہے بلکہ بلاتا ہے طرف اوس جہان کے کہ منزل سلامتی کی ہے سب خوفون
سے جیسے کہ فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ط اور اللہ بلاتا ہے بندون اپنے کو
طرف سلامتی کے کہ بہشت ہے یعنی بلاتا ہے ساتھ عمل کے کہ سبب داخل ہونے
بہشت کا ہووے اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ درود فرشتونکا اوپر
اہل بہشت کے یا درود بہشتیون کا اوپر ایک دوسرے کے سلام ہے یا سلام
نام اللہ کا ہے اور فصول مین لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلاتا ہے بندون کو اوس
جہان سے کہ اول اوسکا بکا ہے اور اوسط اوسکا عنا ہے اور آخر اوسکا فنا ہے طرف اس

جہان سکے کہ اول اوسکا عطا ہے اور میانہ اوسکا رضا ہے اور انتہا اوسکا لقا ہے سب کو طرف بہشت کے بلاتا ہے وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ه اور راہ دکہاتا ہے جس کسیکو کہ چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے کہ انتہا اوسکا وار السلام ہووے گہر آخرت کا اور وہ اسلام ہے یا راہ سنت کی اسے عزیز یہ دعوت یعنی بلانا عام ہے ساتہ رہنمائے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہدایت خاص ہے وابستہ ساتہ توفیق الہی کے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے سب کو بلاتا ہے تو کسکو اوپر مسند قبول کے بیٹہاوے گا بیتا یار کرا خواہد و میلش بکدام است لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ خاص اون لوگون کو کہ نیکی کے اونہون نے یعنی ایمان لائے ثواب نیک اور بدلہ نیک ہے یعنی بہشت اور زیادتی بدلہ سے کہ ساتہ فضل اور کرم کے عطا کرے اور کہتے ہین نیکی کی جزا نیکی ایک ہے اور زیادہ یہ کہ ایک نیکی کے بدلہ دس دیوے یا زیادہ یا حسنی مغفرت ہے اور زیادہ رضامندی اللہ تعالی کی مدارک مین لایا ہے کہ زیادہ محبت ہے بیچ دلون بندون کے یا جو کچہ دنیا مین عطا کرے اور بیچ آخرت کے حساب نکرے اور بعضے کہتے ہین حسنی ایک ابر ہے کہ اوپر اہل بہشت کے گذرے جو کچہ چاہین اوپر اون کے برسے اور محقق سارے اوپر اس کے ہین کہ زیادہ دیدار پروردگار کا ہے کہ محض کرم سے بہشتیون کو دیوے وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ط أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور نہ ڈہانکے موہون بہشتیون کے کو گرد اور غبار اور نہ خواری یعنی اثر خواری کا اوپر اونکے نہووے وہ گروہ نیکون کے اہل بہشت ہین وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین نہ نعمت اونکی زوال پاوے اور نہ دولت اونکی برخلاف ذخیرون دنیا کے کہ مقابلہ فنا اور زوال کے ہے وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط مَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بدلہ ساتہ اون لوگون کے کہ کسب کیا برائیونکو مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلہ برائی مانند اوس برائی کے کہ کی ہے اونہون نے نہ زیادہ اوپر اوس کے اور

نہ ڈھانکے اوسکو خواری اور رسوائی یعنی آثار خواری کا اوپر اونکے ظاہر ہوئے
اور ہووے خاص اونکو عذاب اللہ کے سے کوئی نگاہ رکھنیوالا یعنی کوئی عذاب
اون سے باز نرکھے گویا ڈھانکے گئے ہین مونھ اون کے ٹکڑے رات کے سے
بیچ اوس حال کے کہ سیاہ ہووے یعنی کالے ہووین مونھ اون کے غم اور اندوہ
سے مانند رات اندھیری کے وہ گروہ کہ کسب کرنیوالے برائیون کے ہین یعنے
مشرک اور منافق یار دوزخ کے ہین وہ بیچ اوس آگ دوزخ کے ہمیشہ رہنے
والے ہین یعنے ہرگز عذاب سے چھٹکارا نپاوین وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ
نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ
مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○

اور ڈرو تم اوس دن سے کہ جمع کرین ہم نیکونکو اور بدونکو ساری اون کے پس
کہین ہم خاص اون لوگون کو کہ شرک لائے ہین کھڑے ہو تم اوپر مکانون اپنے
کے تم اور شریک تمہارے کہ سوائے میرے پوجے ہین تمنے یعنی تو دیکھو تم کہ ساتھ
تمہارے کیا کرون مین پس جدا کرین ہم درمیان کافرون کے اور معبودون
کے اور پوچھین ہم کافرون سے کہ کیون عبادت کی بتون کی تمنے کہین کافر
کہ بتون نے ہمکو ساتھ عبادت اپنی کے فرمایا اللہ تعالیٰ بتونکو بیچ بات کہنے کے
لاوے اور کہین شریک اون کے یعنی بت نہ تھے تم کہ ہم کو پوجا ہووے
تمنے بلکہ تم خواہش اپنی کو پوجتے تھے بنا بیچ مین لایا ہے کہ کافرون نے جھگڑا
شروع کرکے کہا کہ نہ اسطرح ہے بلکہ تمنے ساتھ پوجنے اپنے کے امر کیا تھا وہ
بت کہین کہ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ
پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق کہ تھے
ہم بندگی تمہاری سے البتہ بیخبر اور غافل کہ نہ دیکھتے تھے ہم اور نہ سنتے تھے
ہم اور عقل اور شعور نہ رکھتے تھے ہم هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا
إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ بیچ اوس جگہ کے آزماوے یعنی پاوے اور
چکھے ہر نفس بدلا اوس چیز کا کہ آگے بھیجا ہے اعمالون سے یعنی نفع اور ضرر اوس کا
دیکھے اور پھیرے جاوین سب نفس طرف ثواب اور عذاب اللہ کے خداوند

اونکا اوپر حقیقت کے یا متولی اون کے کام کا ساتھ راستی کے اور گم ہووے
کافرون سے وہ چیز کہ ہین جھوٹھ جوڑتے شفاعت بتونکی سے اور حالانکہ بت
اون سے بیزاری کرتے ہین قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ
فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے کہ تم کو روزی
دیتا ہے آسمانون سے کہ مینہہ برساتا ہے اور زمین سے کہ گہانس اوگاتا ہے یا
کون ہے کہ خداوندی کرتا ہے کان کو اور آنکہون کو یعنی کون قدرت رکہتا ہے
کہ کان اور آنکہین پیدا کرے اور آفتون سے نگاہ رکہے اور کون ہے کہ باہر لاوے
زندہ کو کہ حیوان ہے یا نبات ہے اور کون ہے کہ تدبیر کرے کامون عالم کی
کے عام کیا بعد خاص کرنے کے اور جب یہ سوال کرے تو کافر واسطے قدرت
نہ کہین کہ جہگڑا کرین تجہسے پس قریب ہے کہ کہین جواب مین سب باتون کے کہ پوچہے
کہین اللہ کو ہین اور جو اقرار حجت قوی ہے پس کہہ آیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب
اللہ کیسے اور بتونکو شریک اوسکا کرتے ہو فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ
الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ پس وہ کہ اوسکو صفتین ہو وین اللہ ہے پروردگار
تمہارا کہ ثابت ہے الوہیت اوسکو وہ ثبات کہ بیچ اوسکے شک کو دخل نہووے
پس کیا چیز ہے کہ پیچہے راستی اور بیان کے ہے مگر گمراہی پس کہان سے پہیرے
جاتے ہو تم حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذٰلِكَ حَقَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے کہ الوہیت اللہ
کو سزاوار ہے لایق ہووے حکم پروردگار تیرے کا یعنی واجب ہووے عذاب اللہ
کا اوپر اون لوگون کے کہ باہر گئے ہین دائرہ صلاح کے سے اور زیادتی کی ہے بیچ
کفر اپنے کے اسواسطے کہ وہ ایمان نہین لاتے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے شریکون تمہارے سے یعنی
وہ بت کہ ساتھ شرکت اللہ کی پوجتے ہو تم وہ کوئی کہ شروع کرے یعنی پیدا کرے
خلق کو پس پہیرے اوسکو یعنی جلاوے پیچہے مرنے سے اور جو کفار کہ ابد کو اقرار کرنے
والے اور پہر جینے کو منکر اور عناد سے ساتھ اوسکے اقرار نہین کرتے تہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے پیدا کیا خلق کو پس پہیریگا اوسکو یعنی جلاویگا بعد فنا کے پس کہان سے پہیرے جاتے ہو تم راہ راست سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہے بتون تمہارے سے کہ تم شریک نام رکہا ہے تمنے وہ کوئی کہ راہ دکہلاوے ساتھ بہیجنے پیغمبرون کے اور اوتارنے کتابون کے اور توفیق دیکہنے کی دیوے بیچ دلیلون قدرت کے تو راہ پاوین طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا راہ دکہاتا ہے خلق کو ساتھ بیان حق کے آیا پس جو کوئی راہ دکہلاوے طرف حق کے لایق تر ہے کہ متابعت کیا جاوے وہ کوئی کہ راہ نپاوے ساتھ اپنے مگر وہ کہ راہ دکہلاوین اوسکو تفسیر زاہدی مین لایا ہے کہ بت پرست بتونکو اوپر چار پایون کے رکہہ کر اور باندہ کر ایک جگہہ سے دوسری جگہ لیجاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا برابر ہے وہ کہ تیرے تئین راہ دکہلاوے ساتھ اوس کیسکے کہ تو اوسکو راہ دکہلاتا ہے پس کیا ہے اور کیا ہوا ہے تمکو کس طرح حکم کرتے ہو تم کہ برابری دیتے ہو اوس کیسکو کہ تم ساتھ اوس کے محتاج ہو یا اوس کیسکو کہ وہ ساتھ تمہارے محتاج ہے وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ اور پیروی نہین کرتے ہین بہت کافرون سے یعنی سردارون کے بیچ اعتقادون اپنے کے مگر گمان کو تحقیق کہ گمان بے پروا نہین کرتا کیسکو علم اور اعتقاد درست سے یعنی گمان جگہ یقین کی نہ سکے ہونا اور کہا ہے گمان کافرونکا وہ تہا کہ بت شفاعت کرین گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گمان اونکا فائدہ نکرے اور باز نرکہے عذاب اللہ کے سے کسی چیز کو تحقیق کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور نہین چاہیئے یہ کہ قرآن باوجود دلیلون اور معجزون کے وہ کہ جہوٹہہ جوڑا جاوے اور کوئی نہ کہہ سکیگا سواے اللہ کے یعنی لایق نہین ہے کہ یہ جہوٹہہ جوڑا ہوا ہووے ولیکن اللہ نے بہیجا اوسکو واسطے سچ کرنے

اوس شے کی کہ تھے آگے اوس سے کتابون قدیم سے یعنی باوجود اعجاز کے گواہی کتابون کی بھی ہے اور واسطے بیان اوس چیز کے کہ اوپر تمہارے لکھا ہے امر اور نہی سے نہیں ہے کوئی شک بیچ اوس کے اور نچا ہے شک اس واسطے کہ اوترا ہوا ہے پروردگار عالموں کے سے لیکن کافر ساتھ اسکے ایمان نہیں لاتے اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ بلکہ کہتے ہین اس کلام کو جوڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے کہہ تو اے محمد اگر ایسی بات جوڑ سکتے ہیں لاؤ تم اور جوڑو تم ایک سورۃ مانند اوسکی بلاغت اور فصاحت مین اور بلاؤ تم واسطے مدد اپنی کے بیچ لانے سورۃ کے مانند قرآن کے جس کسیکو سکو تم اوس سے یاری چاہو تم سواے اللہ کے کہ تمکو مددگاری کرے اور لاؤ تم مانند قرآن کے اگر ہو تم سچ کہنے والون سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے بناتا ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهٗ کافر ایک سورۃ نلائے بلکہ جھٹلایا اوس چیز کو کہ نہ پہنچے ساتھ جاننے اوسکے یعنی شتابی کی بیچ جھٹلانے اوس چیز کے کہ دریافت نکیا اوسکو مراد وہ ہے کہ بعد سننے قرآن کے پیش از تدبیر کرنیکے ساتھ تکذیب اور انکار کے مشغول ہوئے اور نہ آئے ساتھ اونکے معنی اور حقیقت قرآن کے اوس ذہن اونکا ساتھ بھید اور باریکیون اوسکی کے نہ پہنچا یا جھٹلایا اوس چیز کو کہ نجانا بیچ قرآن کے نصیحت اور بعث سے اور جزا اور وعدہ اور عذاب ہے اور نہ آیا اوپر اونکے جو کچھ کہ ایسے وعدہ کیا تھا اور البتہ آویگا اور پیچھے آنے اوس عذاب کے سوا شرمندگی کے حاصل نہوگا كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ایسی ہی جھٹلایا کہ کافر زمانے تیرے کے رکھتے ہین جھوٹھ جاننا پیغمبرون اپنے کو اون لوگون نے کہ تھے آگے اونکے پس دیکھ تو کہ کیونکر ہوئے آخرت ستمگارون کی اور جھوٹونکے اور بھی مانند اونکے عذاب کئے گئے ہوونگی بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت کی اور تنبیہ اہل کفر کی داخل کی ہوئی ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور اون لوگون سے کہ جھٹلاتے ہین جو کوئی ایمان لاتا ہے اور سچ جانتا ہے بیچ دل کے کہ راست ہے ولیکن اوس نے دشمنی ظاہر نہین کرتا اور اونمین سے وہ کوئی ہے کہ ایمان نہین لاتا

ساتھ اوسکی زیادتی جہل کے سے اور پروردگار تیرا جاننے والا زیادہ ہے ساتھ تباہ کاروں کے بعضے دشمنون سے کہ جھٹلایا اور کہا ہے معنی اس آیت کے یہ ہین کہ بعضی قوم تیری سے ایمان لاوین ساتھ قرآن کے اور کفر سے توبہ کرین اور تھوڑے سے وہ ہووین کہ اس سعادت سے محروم رہ کر اوپر بدبختی کفر کے مرین وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر جھٹلاوین تجکو یعنی اوپر کفر کے رہوین اور توقبول کرنے اونکے سے ناامید ہووے پس کہہ تو مجکو ہے جزا عمل میرے کی اور خاص تمکو ہے بدلہ عمل تمہارے کا تم بیزار ہو یعنی ذمہ تمہارا نہین ہے اوس چیز سے کہ مین کرتا ہون یعنے تمکو عمل میرے سے مواخذہ نہو گا اور مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو یعنی تمہارے عمل سے مجکو مواخذہ نہو گا نزدیک بعضے علماؤن کے یہ آیت اوترنی آیت سیف کے سے منسوخ ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور اونمین سے یعنی کفار مین سے اور زاد المسیر مین کہتا ہے یہود سے وہ لوگ ہین کہ کان آگے رکہتے ہین طرف تیری جسوقت قرآن پڑہتا ہے تو اور امت کو احکام شرع کے سکہلاتا ہے تو ٹھٹھا کرین ساتھ اوس کے آیا پس تو سنواتا ہے بہرونکو الف استفہام کا بمعنی نفی کے ہے یعنی نہین سنواتا ہے تو اور قادر نہین ہے تو اور اگرچہ ہین کہ باوجود سننے کے نہین سمجھتے ہین یعنی بہرا جو دانا ہوتا ہے ساتھ عقل کے اشارہ سے دریافت کرتا ہے وہ بہرے اور بےعقل ہین کہ نہ سنتے ہین اور نہ سمجھتے ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اونمین سے وہ کوئی ہووے کہ دیکھے طرف تیری اور دلیلین نبوت کی اور نشانیان سچی ہونی تیرے کے دیکھے اور ایسا اپنے تئین ظاہر کرے کہ کوئی نشانی اور دلیل پیغمبری کی نہین دیکہی آیا تو راہ دکھلا سکتا ہے اندھونکو یعنی قادر نہین ہے تو اوپر ہدایت اونکی کے اور اگرچہ ہین کہ باوجود عدم بصر کے نہین دیکھتے ہین ساتھ آنکھون بینائی کے حاصل کلام سخن کا یہ ہے کہ دیکھتے ہین اور نہین دیکھتے ہین اسواسطے کہ اندہاپن اور جہالت اونمین جمع ہوئی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ تحقیق کہ اللہ ظلم نہین کرتا ہے اوپر لوگونکے ساتھ

کسی چیز کے یعنی حواس او عقل اونکی گم نہین کرتا ولیکن آدمی ستم کرتے ہین اوپر ذاتون اپنی کے وَیَوۡمَ یَحۡشُرُهُمۡ كَأَن لَّمۡ يَلۡبَثُوٓاْ إِلَّا سَاعَةٗ مِّنَ ٱلنَّهَارِ اور یاد کر اوسدن کو کہ جمع کرینگے ہم کافرون کو اور ہول اوسدن کے سے مدت دنیا کی اور قبر کی تھوڑی دکھلائی دیوے گویا کہ دیر نہین کی اونھون نے مگر وقت تھوڑا دن سے تفسیر زاہدی مین لایا ہے کہ معتزلہ بیچ نہونے عذاب قبر کے اس آیت سے دلیل کرتے ہین اور کہتے ہین اگر کفار قبر مین عذاب پانے والے ہوتے مدت دنیا کی اونکو تھوڑی نلگتی اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ صورت بسبب سختی ہول اور شدت احوال قیامت کے ہے کہ مدت عذاب قبر کی برابر اوس کے مین ایک ساعت کہاں دیوے اور جب قبر سے اوٹہائے جاوین يَتَعَارَفُونَ بَيۡنَهُمۡۚ قَدۡ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ وَمَا كَانُواْ مُهۡتَدِينَ ٥ پہچانین آپسمین سب کو گویا کہ زمانہ جدائی کا تھوڑا تھا اور یہ پہلے اوٹہنے مین ہووے پیچہے اوس سے بسبب تواتر ہولون قیامت کے وہ آشنائی اور پہچاننا منقطع ہووے اور ایک دوسرے سے بھولجاوین تحقیق کہ نقصان کیا اون لوگون نے کہ جھوٹہہ جانا خاص دیدار اللہ کے کو یعنی بعث اور جزا کو منکر ہوے اور نہ تھے راہ پانے والے یعنی ساتہ ایمان کے وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ ٱلَّذِي نَعِدُهُمۡ أَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ ٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفۡعَلُونَ اور اگر دکھلاوین ہم تجکو بعضے اس چیز سے کہ وعدہ دیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب سے اور وہ ہلاکت ایک جماعت کی اونمین سے تھے دن بدر کے یا متوفی کرین ہم تیرے تئین پہلے دیکھنے تیرے سے ساتہ اوس کے کہ وہ حق ہے اور واقع ہویگا یعنی اگر بدلہ لیوین ہم اونسے دنیا مین اور تو نہ دیکھے پس طرف ہماری ہے بازگشت اون کے اور تجکو آخرت مین دکھاوین ہم عذاب انکا پس اللہ پیچہے دیکہنے اوسکے سے گواہ ہے اوپر اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور لائق اوس کے جزا دینگے وَلِكُلِّ أُمَّةٖ رَّسُولٞۖ فَإِذَا جَآءَ رَسُولُهُمۡ قُضِيَ بَيۡنَهُم بِٱلۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ ٥ اور خاص ہر گروہ کو امت گذری ہوئے سے پیغمبر بہیجا تہا کہ اونکو طرف حق کے دعوت کرے پس جسوقت آیا پاس اونکے پیغمبر اونکا جھٹلایا اوسکو حکم کیا اور میان پیغمبر کے اور جہٹلانے والونکے ساتہ راستی کے یعنی پیغمبر نے نجات پائی اور جہٹلانے والے ہلاک ہوئے اور سب وہ یعنی پیغمبر اور جہٹلانے والے ستم دیکھے

نجات دین یعنی ثواب پیغمبر کے سے کم نکرین اور عذاب جھٹلانے والونکا زیادہ حق ہے
نفرماوین لائے ہین کہ بعد اوترنے اس آیت وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ کے کافرون کے
کے نے شتاب طلبی عذاب وعدہ کئے ہوئے کے کی یہ آیت اوتری ۔
وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کافر از روے
ٹھٹھے کے کہ کب ہوویگا یہ وعدہ یعنی جزا ساتھ ہمارے نہین اوترتی اگر ہو تم سچ کہنے
والے وعدے مین یہ خطاب کافرون کا طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف
اون مومنون کے ہے کہ اہل کفر کو عذاب سے ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک نہین ہون مین واسطے ذات اپنی
کے نقصان کو اور نہ فائدے کو یعنی قدرت نہین رکھتا ہون مین اوپر دفع ضرر کے
اور لینے نفع کے واسطے اپنے مگر جو کچھ چاہے اللہ پس کیونکر شتابی کرون مین واسطے
تمہارے عذاب اوترنے مین خاص ہر گروہ کو ایک وقت ہے واسطے ہلاک
اونکے کے جب وقت آوے وقت عذاب اونکے کا دیر نکرین وقت اپنے سے ایک
ساعت اور سبقت نہ پکڑین اوپر اوس کے تہدید شدید کونکی ہے یہ کہ ساعت بساعت
عذاب اللہ کا اوپر تمہارے اوترے اور شامت جھٹلانے کی تمکو پہنچے اور پیچھے اوترنے
عذاب کے اظہار حسرت اور شرمندگی کا فائدہ نکرے ۔

تدبیر خود امروز کن ای خواجہ کہ فردا ۔ ہر چند کہ فریاد کنی سود ندارد ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ کہہ تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا دیکھا تمنے اور جانا تمنے یعنی خبر دو مجکو اگر آوے ساتھ تمہارے
عذاب اللہ کا کہ ساتھ اوترنے اوس کے شتابی کرتے ہو رات کو یا دن کو البتہ پشیمان
ہو تم شتابی اپنے سے پس جب حال اسطرح ہے کس چیز کو شتابی کرتے ہین عذاب
سے یعنی کونسا عذاب مانگتے ہین گنہگار یعنے کافر اور حالانکہ سب طرح کا عذاب برا ہے
تبیان مین لایا ہے کہ جب یہ آیت اوتری کافر کہنے لگے کہ یقین نہین رکھتے ہم
اور شتابی کرتے ہین ہم پس اگر ساتھ ہمارے اوترے ساتھ اوس کے ایمان لاوین ہم
یہ آیت آئی کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

آیا پیچھے شتابی کے سے جو وقت واقع ہووے عذاب ایمان لاوین ساتھ اوسکے
پس کہہ ساتھ اون کے آیا اب ایمان لاؤ تم اور تحقیق کہ تھے تم از روے ٹھٹھے کے ساتھ
عذاب کے جلدی کرتے تھے تم ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ
تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ پس کہا جاوے پیچھے اوترنے عذاب کے سے خاص
اون لوگون کو کہ ظلم کیا اونھون نے اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور جھٹلانے کے کہ
ایمان ناامیدی کا مقبول نہین چکھو تم عذاب ہمیشگی کا کہ غم اوس کا ہمیشہ ہووے آیا
جزا دیے جاتے ہو تم یعنی جزا نہین دیتے تمکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کہ تمام
عمر کسب کرتے تھے تم کفر اور گناہ سے لائے ہین کہ حی بن اخطب یہود مدینہ کیسے
پہلے ہجرت حضرت پیغمبر کے سے واسطے سوداگری مکے کے گیا تھا جب بیچ حرم کے
پہنچا اور طنطنہ دعوت سید عالم کا سنا بیچ مجلس شریف اونکی کے آیا اور پیچھے سننے
قرآن کے پوچھا کہ اے محمد اجاءنت ام حانزل یہ دعوے کہ کرتا ہے تو زور آوری
ہے یا نازل ہے اور یہ کلام کہ پڑھتا ہے تو راست ہے یا بازی ہے اللہ تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ
اور خبر پوچھتے ہین تجھسے بیچ مقدمہ قرآن کے اور دعوی کرنے نبوت کے آیا حق
اور راست ہے یہ اور کہا ہے ٹھٹھا کرنیوالے وعدہ اور بعث سے یا قرآن سے پوچھتے
ہین کہ حق ہے یا نہین جواب مین کہہ تو اے محمد ہان بحق پروردگار میرے کے تحقیق کہ
دعوے میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب وعدہ کیا گیا راست ہے اور نہین ہو تم
عاجز کرنیوالے خاص اللہ کو عذاب کرنے سے یعنی عجز بہاتہ قدرت اوسکی کے راہ
نپاوے اور تم عذاب اوس کا اپنے سے باز نرکھ سکوگے وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ
مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ اور اگر ہووے خاص ہر نفس کو کہ ستم کیا ہے اوس نے
اوپر اپنے ساتھ کفر کے یعنی اگر ایک کافر کو ہووے جو کچھ بیچ زمین کے ہے مال
اور متاع سے البتہ فدا دیوے ساتھ اوسکے کہ رکھتا ہے تو اپنے تئین عذاب سے
بچاوے وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور ڈھانکے پشیمانی اپنی کو دستدارون اور تابعون
اپنے سے کہ مبادا اونسے سرزنش اور ملامت سنین یا یہ کہ حیران ہووین ہول عذاب
کے سبب اور یارا ہی بولنے کے قادر نہوین اور تاج التفاسیر مین لایا ہے کہ یاد ین غم

وقف النبی علیہ السلام ۵ ع

حسرت اور ندامت کو بیچ دلون اپنے کے اور کہا ہے اسرار یعنی اظہار کے ہے
اور اسکو لغات متضادہ یعنی برعکس کہتے ہین مضمون اوسکا یہ کہ مشرک اظہار
پشیمانی کا کرین اعمال اپنے سے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اوسوقت کہ دیکھین عذاب کو اور حکم کیا جاوے درمیان مومنون
اور کافرون کے یا سردار اور تابعون کے یا ظالمون اور مظلومون کے ساتھ عدل
اور راستی کے اور وہ ستم نکئے جاوین ساتھ نقصان ثواب کے اور زیادہ کرنے عذاب
کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کی ہے پس
ساتھ ہے یہ کافر کے احتیاج نہین رکھتا اور اوپر دینے ثواب اور عذاب کے قادر
ہے جانو تم وہ کہ وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عذاب کے سچ ہے اوسمین خلاف
ممکن نہین ہے لیکن بہت ظالم اور کافر نہین جانتے ہین اسواسطے کہ ساتھ دنیا کے
مغرور ہین هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وہ اللہ ہے کہ جلاتا
ہے اور مارتا ہے اور طرف اوسکی پھیرے جاوینگے ساتھ مرنیکے یا ساتھ بعث کے
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
اے آدمیو تحقیق کہ آئے ساتھ تمہارے نصیحت پروردگار تمہارے کی طرف سے
اور شفا اور دوا خاص اون چیز کو بیچ دلنکے ہے بیماریون سے جہالت کی اور راہ
دکھانے والے طرف حق کے اور مہربانی اور بخشش واسطے مومنون کے یعنی قرآن
کہ اوترا ہے واسطے لوگون کے ایک کتاب ہے جامع کہ سب چیزین اوسمین جمع ہین
کہ نصیحتین اوسکی ساتھ نیک عملونکی ترغیب کرتے ہین اور بُرا عملونسے نفرت دیتی
ہین مشتمل اوپر حکمت عملی کی ہین اور معنی اوسکے مضمون اور شکلون عقاید بری کے
سے چہڑاتے ہین جلیے ہوے ہین اوپر حکمت نظری کے اور البتہ اوسکے کلام عین
ہدایت اور محض رحمت جیا ہے ہو قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ او کہ خوشی کرو تم
ساتھ فضل اللہ کے کہ قرآن ہے اور ساتھ رحمت اوسکی کے کہ دین اسلام ہے اور کہا ہے
کہ فضل قرآن ہے اور رحمت وہ کہ ہم اہل اوسکے سے کیا یا فضل قرآن ہے اور
رحمت ذات پاک آنحضرت علیہ السلام کی یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت

ہے اور حقایق سلمی رحمۃ اللہ علیہ مین لایا ہے کہ فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق وزیافت
اوسکے کی عین المعانی مین لایا ہے کہ فضل نعمتین ظاہری ہے اور رحمت نعمت
باطن ہے یا فضل داخل ہونا بہشت کا اور رحمت نجات آتش دوزخ میں کشف الاسرار
مین لایا ہے کہ از روے اشارت کے کہتا ہے بندہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے
اعتماد کرے نہ اوپر طاعت اور خدمت کے کہ اعتماد نہین ہے سواے فضل میرے کے
اور آرام نہین ہے سوائے رحمت میری کے ہر کسیکو پہنچے ہے اور پہنچے مومنون کے فضل
میرا ہے اور ہر کسیکو خزانہ ہے اور خزانہ مومنونکا رحمت میری ہے اور بعضے اوپر اس کے
ہین کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اوتری نصیحت اور شفا
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ پس ساتھ اس کے کہ اوترے چاہیے کہ خوش
ہوویں واسطے اوسکے کہ وہ بہتر ہے اوس سے کہ جمع کرتے ہین مال اور دولت دنیا کے
سے کہ زوال پانے والا اور فنا ہونیوالا ہے قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللّٰهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ
فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا کہہ تو خاص مشرکون عرب کے کو کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز
سے کہ بھیجی ہے اللہ نے واسطے تمہاری روزی سے یعنی حیوان چارپاے کہ کہانا
اونکا حلال ہے پس تمنے بنایا اور نام رکہا اوسی روزی سے حرام اور حلال یعنی بعضے
کو اونمین سے بعضون نے کہا ہے کہ اوپر ایک جماعت کے حرام ہے اور اوپر ایک
جماعت کے حلال مانند بحیرہ اور سائبہ کے اور بعضون کو کہا کہ اوپر ایک گروہ کے
حرام ہے اور اوپر ایک گروہ کے حلال جیسا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ
عَلٰى أَزْوَاجِنَا معنی اس کے یہ ہین کہ جو چیز کہ بیچ پیٹ ان چارپایونکے ہے حلال
ہے اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہے اوپر جورؤن ہمارے کے یہ قول مشرکون
کا ہے قُلْ آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ ۝ جواب کہہ تو آیا اللہ نے
رخصت دی ہے خاص تمکو یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو تم وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ
اور کیا ہے گمان اون لوگونکا کہ باندہتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ کو بیچ حلال کرنے
حرام کے اور حرام کرنے حلال کے یعنی کیا گمان رکہتے ہین کہ خدا ساتھ اونکے کیا کریگا
دن قیامت کے کہ دن بدلہ لینے کا ہے تحقیق کہ اللہ البتہ صاحب رحمت کا ہے

اوپر آدمیون کے یعنے ساتہ اوتارنے کتاب کے اوپر اونکے اور بہیجنے پیغمبرون کے ساتہ اونکے ولیکن بہت اون کے شکر نہین کرتے اس نعمت ہاریکا وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ اور ہووے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ کسی کام کے کامون اپنے سے اور نہ پڑہے تو اوس چیز سے کہ بہیجا ہے اللہ نے قرآن سے اور نہ کرو تم اے آدمیون کوئی کام کامون سے مگر وہ کہ ہین ہم اوپر تمہارے گواہ اور نگہبان اوسوقت کہ فکر کرتے ہو تم بیچ اوس کام کے اور پوشیدہ نہین ہوتا علم پروردگار تیرے سے برابر مورچہ چھوٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہین ہے چھوٹا بہت اوس ذرہ سے اور نہ بڑا زیادہ اوس سے مگر وہ کہ لکہا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے یعنی لوح محفوظ کی حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اوپر حق تعالی کے پوشیدہ نہین ہے اور ساتہ بدلے اوس قول اور فعل کے حکم فرماویگا بیچ مضمون اس کلام کے وعدہ مومنونکو ہووے ساتہ کمال ثواب کے اور وعدہ کافرونکو ہووے ساتہ کمال عذاب کے مجازات اہل ایمان کے سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ جانو تم کہ تحقیق دوست اللہ کے کچہ ڈر نہین اوپر اون کے پہنچنے مکروہات کے سے اور نہین ہین وہ کہ غمگین ہوجین فوت ہونے مطالب اور مقاصد کے سے عین المعانی مین فرمایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ گروہ ہین کہ صورت اون کی سبب یاد کرنے اللہ کی ہووے اور بحر الحقایق مین لایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہین کہ دشمن نفس اپنے کے ہین اور کشف الاسرار مین صفت اولیاء اللہ کے اوپر اس وجہ کے کرتا ہے کہ طرح شریعت کی اور دلیل حقیقت کی ہین کہ ظاہر اونکا ساتہ شریعت کے آراستہ ہے اور باطن اونکا ساتہ نور فقر کے روشن ہے اور کہا ہے اولیاء اللہ یعنی دوست خدا کے وہ جماعت ہین کہ دوستی آپس مین واسطے اللہ کے کرین اور ان لوگونکو خوف نہین ہے اور غمگین نہووین ہولون سے دن قیامت کے اور نزدیک بعضون کے اولیاء اللہ پرہیزگار ہین ساتہ اس دلیل کے کہ حق تعالی صفت اونکے مین فرماتا ہے کہ

الذین آمنوا وکانوا یتقون ۝ لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ
اولیاء وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ آئی ہے نزدیک اللہ
کے سے اور ہین کہ پرہیزگاری کرتے ہین اوس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے خاص
اونکو خوشخبری ہے بیچ زندگی دنیا کے یعنی بشارت کہ اوپر زبان پیغمبر کے گذری
ہے اون کے حق ہین اور ساتھ قول ایک جماعت کے خواب نیک ہے کہ مومن
دیکھے یا واسطے مومن کے دیکھین اسکو بشارت کہتی ہین یا بشارت فرشتون کے خاص اونکو بیچ
وقت جان کنی کی اور تبیان ہین کہتا ہے کہ بشری وہ ہے کہ مومن جگہہ
اپنی بہشت ہین دیکھے آگے مرنے سے اور مدارک ہین لایا ہے کہ بشری محبت
لوگونکی ہے ساتھ اون کے اور نام نیک واللہ اعلم اور خاص اونکو خوشخبری ہے
بیچ آخرۃ کے اور سلام فرشتونکا ہووے اوپر اون کے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ بشارت دنیا کا وعدہ لقا کا یعنی دیدار کا ہے اور مژدہ آخرۃ کا بیچ ہونا
اوس وعدہ کا ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ولی کو دو
بشارتین ہین دنیا ہین شناخت اور عقبی ہین نواخت بیچ اس جہان کے مجاہدہ
یعنی سعی اور اوس جہان ہین مشاہدہ یعنی دیکھنا نور کا اس جگہ صفا اور وفا اور اوس
جگہ رضا اور لقا ہے ؎ ز نعمت این جہان شناسے تو بس است ۔ با مزد دولت آنجہان لقائے تو بس است
لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم ۔ نہین بدل کرتا خاص باتون اللہ کے
کو یعنی وعدہ اوس کا جہوٹا نہین ہے وہ بشارت کہ وعدہ کیا ساتھ اوس کے وہ
ہے جہٹکارا بڑا اگر فہم کسیکا دنیا سے اور عقل کسی عقلمند کے ساتھ کنہہ اوسکے کے نہ پہنچے
ولا یحزنک قولھم ان العزۃ للہ جمیعا ھو السمیع العلیم ۔ اور چاہیے کہ
غمگین نکرین تجکو اے محمد باتین کافرون کے بیچ شرک کرنے اللہ کے اور جہٹلانے
نبوت کے اور مشورت اوپر قتل تیرے کے یا باتین کہ بیچ ذلت تیرے کے کہتے ہین
تحقیق کہ غلبہ سب خاص اللہ کو ہے اور وہ تجکو غالب کریگا اور تجکو مدد دیویگا
وہ ہے سننے والا خاص قول اون کے کو جو کچہ حسد سے اور ہزل سے کہتے ہین جاننے
والا ساتھ احوال اون کے کے بیچ قصد اور نیت کے کہ رکہتے ہین لایق اوسکے اونکو
جزا دیویگا الا ان للہ من فی السموات ومن فی الارض وما یتبع الذین یدعون من

دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہے فرشتونسے اور جو کوئی
بیچ زمین کے ہے جن اور آدمیون سے اور جو یہ بزرگتر ممکنات کے ہین اوس سے ہوئین
بیچ تابعداری اور بندگی کے پس کسیکو نہین سے نہ پہنچے کہ دعویٰ خدائی کا کرنے
پس جسوقت صاحب عقلونکو صلاحیت شرک کے بیچ ربوبیت کے نہووے پہچانو تو
یعنی بتونکو شریک خدا کا کرنا نہایت جہالت اور گمراہی ہووے اور کس چیز کی متابعت
کرتے ہین وہ لوگ کہ دعوت کرتے ہین اور پوجتے ہین سوائے اللہ کے شریکونکو
یا متابعت نہین کرتے ہین وہ لوگ کہ سوائے اللہ کے پوجتے ہین اونکو کہ شریک
کہتے ہین اوپر حقیقت کے اسواسطے کہ شرک بیچ ربوبیت کے محال ہے بلکہ پیروی
نہین کرتے ہین بیچ عبادت شریکون کے مگر گمان کے تئین یعنی ساتھ بتون کے گمان
شرکت حق کا لیے گئے ہین اور نہین ہین وہ مگر کہ دروغ کہتے ہین بیچ نسبت اس
شرکت کے اور بعد منع کرنے شرکت کے خبردار کرتا ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت
کے جیسے کہ کہتا ہے هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا الخ
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ وہ ذات پاک ایسا ہے کہ ساتھ قدرت کامل کے بنایا واسطے
تمہارے رات کو سیاہ تو آرام کرو تم بیچ اوس کے اور محنت ونکی سے آرام پاؤ اور
بنایا دن کو روشن تو ساتھ سرانجام کامون اپنے کے قیام کرو تحقیق کہ بیچ پیدا کرنے دن
اور رات کے اور روشنی اور اندھیری اونکی کے البتہ نشانیان ہین اوپر وحدانیت
بنانیوالے کے واسطے اوس گروہ کے کہ سنین قرآن کو ساتھ کانون ہوش کے اور بیچ اسکے
فکر اور تدبیرین کرین قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِیُّ کہتے ہین ایک جماعت
بنی مدلج سے کہ پکڑا ہے اللہ نے بیٹا یعنی فرشتونکو فرزندی مین پکڑا ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ
پکڑنے بیٹے کے سے وہ بے نیاز ہے پکڑنے بیٹے کے سے اسواسطے کہ خواہش بیٹے کی ضعیف
کرے تو ساتھ اوس کے قوت پکڑے یا فقیر تو ساتھ مدد اوسکی کے روزگار کرے یا ذلیل تو
ساتھ سبب فرزندگی کے عزت پاوے اور غرض اون سب سے علامت احتیاج کی ہے پس
جو کوئی کہ غنی مطلق ہووے البتہ پکڑنا بیٹے کا اوسکو سزاوار نہووے مفصل تفسیر حسینی سے دریافت
کرے لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى

اللہ ما لا تعلمون ؁ خاص اوسکو ہے از روے مالکیت کے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے
علویات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے سفلیات سے نہین ہے نزدیک تمہارے
اے مشرکون کوئی حجت اور دلیل ساتھ اسکے کہ اللہ نے بیٹا پکڑا ہے آیا کہتے ہو اوپر اللہ
کے ساتھ جھوٹھ کے اور افترا کے جو چیز کہ نہین جانتے ہو تم قل ان الذین یفترون علی
اللہ الکذب لا یفلحون ؁ کہہ تو اے محمد کہ تحقیق وہ لوگ افترا کرتے ہین اور باندتے ہین
اوپر اللہ کے جھوٹھ کو یعنی تہمت بیٹے کی دیتے ہین اور شریک مقرر کرتے ہین ساتھ
اوس کے چھٹکارا نپاوین یعنے ایکدم دوزخ سے نچھوٹین اور بہشت مین نپہنچین متاع فی الدنیا
ثم الینا مرجعهم ثم نذیقهم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون ؁ خاص اونکو
ہے فائدہ مندی تہوڑے بیچ دنیا کے یعنی تہوڑی فرصت رکھتے ہین اور سہل چھوڑ دیوین
پس طرف ہماری ہووے بازگشت اونکی پس چکہاوین ہم اونکو عذاب سخت ہمیشہ
نہ دور ہونے والا بسبب اوسکی کہ تھے کہ ساتھ کتاب اوپر پیغمبر ہمارے کے کفر کرنے والے
ہوتے تھے واتل علیهم نبا نوح اذ قال لقومه یقوم ان کان کبر علیکم مقامی
اور پڑھ تو اے محمد اوپر اون کے یعنی اوپر قوم اپنی کے اہل مکے سے خبر نوح علیہ السلام
کی یاد کر جسوقت کہا خاص قوم اپنی کو یعنی اون لوگون کو کہ مشرک تھے کہ اے قوم میری
اگر ہے کہ بہاری ہوا اوپر تمہارے قیام میرا ساتھ بلانے آیتون کلام ربانی کے

ثلثة ارباع ع ۱۰ / ۱۲

روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تلک قوم اپنی کو طرف
خدا کی دعوت کی اور آزار اور ایذا اونکی پر تحمل کیا جب جفا قوم کی نہایت کو پہنچی کہا
اے قوم میری اگر شاق گزرتا ہے اوپر تمہارے رہنا میرا وتذکیری بایت اللہ فعلی
اللہ توکلت فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمة ثم اقضوا الی
ولا تنظرون ؁ اور نصیحت میری تمکو ساتھ آیتون اللہ کے ساتھ آیتون روشن کے اوپر
وحدانیت خدا کی اور بیچ نجان کہ مجکو آزردہ کرتے ہو پس اوپر خدا کی توکل کی مینے بیچ
دور ہونے مکر تمہارے کے اور فتح پانے اپنے کے اوپر دشمنون کے پس جمع کرو تم اور
محکم کرو تم کام اپنے کو یعنی قصد کرو تم اوپر اوس کے یا جمع کرو تم صاحبون حلم کے کو مراد
سردار عوام کی ہین اور بلاؤ تم شریکون اپنے کو یعنی اونکو کہ ساتھ گمان اپنے کے شریک خدا کا
جانتے ہو حاصل کلام کا یہ کہ تم سبھی ساتھ قصد میرے کے اتفاق کرو پس چاہیے کہ نہووے

کام تمہارا بیچ قصد میرے کے اوپر تمہارے پوشیدہ یعنی ساتھ ظاہر کے متوجہ ہو تم پس
ادا کرو تم جو کچھ چاہو تم طرف میری یعنی کر دو تم مکرون سے جو کچھ ارادہ تمہارا ہے اور مجکو
فرصت نہ دو تم تا چھٹکارا پاؤ تم مشقت مقام کے سے اور محنت کلام میرے کے سے یہ باتین
دلیل ہین اوپر اوس بات کے کہ نوح علیہ السلام بیچ مقام توکل کے ثابت تھے اور مضبوطی تمام
ساتھ نصرت اللہ کی کے رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ امت اونکی اوپر اس معنی کے کہ بیچ
لیجا کر قدم بیچ راہ متابعت کے رکھین اون کے تئین جو خذلان ابدی نے گھیرا ہوا تھا
بات اونکی سے پھیرا اور اونھون نے فرمایا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ پس اگر منہ پھیرا تمنے اوپر قبول کرنے بات
میرے کے سے اعراض کیا تمنے پس نہین چاہتا تھا مین تمسے اوپر ادا کرنے رسالت اپنی
کے اجورہ کہ ساتھ اعراض تمہارے کے مجھسے جاتا رہا نہین ہے اجورہ میرا اوپر ادا کرنے
دعوت کے مگر اوپر اللہ کے اور وہ مجکو اوپر اوس کے ثواب دیگا خواہ تم ایمان لاؤ خواہ
اعراض کرو اور حکم کیا گیا ہون مین ساتھ اوس کے کہ ہوون مین مسلمانون سے خاص حکم
اللہ کے کو پس خلاف حکم اوس کے کا نکرون مین اور اجورہ رسالت اپنے کا اوس سے
مخصوص نکرون فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ پس جھوٹھا جانا قوم نے نوح علیہ السلام کو
پس نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے اور اون لوگونکو کہ ساتھ اوس کے تھے بیچ کشتی
کے اور کشتی والی کے ساتھ قول صحیح کے اسی مومن تھے مرد اور عورت اور کیا ہمنے اہل کشتی کو رہنے
والی پیچھے ہلاک ہونے والون سے اور غرق کیا ہمنے بیچ طوفان کے اون لوگونکو کہ جھوٹھا
جانا آیتون ہماریکو کہ ساتھ نوح کے تھین یعنی معجزے اوس کے پس دیکھ تو اے دیکھنے
والے ساتھ نظر عبرت کے کہ کیونکر ہوئے عاقبت ڈرائی ہوون کے یعنی مشرکون کے
قوم نوح کیسے بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت کی ہے اور ڈرانا کفار نابکار کا ثُمَّ بَعَثْنَا مِن
بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ
كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ پس اوٹھایا ہمنے پیچھے نوح علیہ السلام کے پیغمبرونکو
طرف قوم اونکی کے یعنی ہر ایک کو ساتھ قوم اوسکی کے ہود کو ساتھ قوم عاد کے اور
صالح کو طرف قوم ثمود کے اور ابراہیم کو طرف قوم بابل کے اور شعیب کو طرف اصحاب

ایکبار اور اہل مدین کے پس آئے پیغمبر طرف امتون اپنی کے ساتھ معجزون روشن کے پس
نہی تھے ایسین اون پیغمبرون کے کہ ایمان لاوین ساتھ اون پیغمبرون کے کہ پہنچے تھے طرف
اونکی بسبب اوس کے کہ جہوٹہہ جانا تھا یعنی ایمان نلائے تھے ساتھ اوس کے آگے
بعث پیغمبر کے سے یعنی جہٹلانا حق کا عادت کی تھی پہلے بعث کے سے اور بعد بعث
کے بہی اوپر اوسی وتیرہ کے سلوک کرتے تھے مانند اس کے وہ مہر کہ اوپر دلون امتون
گذری ہوئی کے رکھی تہی ہمنے مہر رکھتے ہین ہم اوپر دلون حد سے گذرنے والون کے
یعنی تکذیبون قریش کے ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ
بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ پس اوٹھایا ہمنے پیچھے اون پیغمبرون کے موسیٰ ابن
عمران اور بہائی اوس کے ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کہ فرعون اوس
زمانہ کا تہا اور اشراف قوم اوسکی کے ساتھ آیتون ہمارے کے یعنی معجزون روشن کے جیسے
عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا قبول کرنے اوس کے سے اور متابعت نہ کی اور تھے وہ
گروہ گنہگار فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس جسوقت کہ
آیا ساتھ اون کے سخن راست اور درست نزدیک ہمارے سے یعنی موسیٰ علیہ السلام اوپر
اون کے آیا اور سخن حق اوپر اون کے القا کیا اور معجزہ ساتھ اون کے دکھلایا کہا اونھون نے
زیادتی عناد کے سے کہ تحقیق یہ جو لایا ہے تو اور معجزہ نام کیا ہے تونے البتہ جادو ہے ظاہر
قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے کہنے والون اوس قوم کے کو آیا کہتے ہو تم سخن راست اور معجزہ روشن کو اوسوقت
کہ ساتھ تمہارے آیا کہ یہ جادو ہے آیا جادو ہے یہ کہ تمکو دکھایا مین نے یعنی یہ جادو نہین ہے اور
نہ پہونچ کار اپنا اوین اور مراد کو نہ پہنچین جادوگر قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا
وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ کہا اشرافون قوم فرعون کے نے موسیٰ
علیہ السلام کو آیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو پہیرے تو ہمکو اوس چیز سے کہ پایا ہے ہمنے
اوپر اوس چیز کے باپ دادے اپنے کو مراد عبادت فرعون کی ہے یعنی آیا ہے تو
تو ہم کو پرستش فرعون کے سے باز رکہے تو اور ہووے خاص دونون بہائیون کو بادشاہت
بیچ زمین مصر کے اور نہین ہین ہم خاص تم دونون کو ایمان لانیوالے اور سچ جاننے والے
وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور کہا فرعون نے ایک جماعت کو نوکرون اپنے

کہ لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر دانا بیچ فن اپنے کے تا مقابلہ کرے ساتھ موسی کے
پس جادوگرونکو جمع کیا جیسے سورہ اعراف مین مذکور ہوا اور ساتھ وعدون تمام
کے مضبوط کرکر وعدہ کے دن بیچ میدان کے لائے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوسٰى
اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ پس جسوقت کہ آئے جادوگر بمقابلہ موسی علیہ السلام کے
کہا خاص اونکو موسی علیہ السلام نے کہ ڈالو تم وہ چیز کہ ڈالنے والے ہو تم خاص اوسکو
رسیون سے اور لکڑیونسے فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ پس جسوقت ڈالا جادوگرون نے رسیون اور لکڑیون
اپنی کو اور سبب گرمی ہوا کے حرکت میں آئین اور آنکھون مین آدمیون کے سانپ
دکھلائی دئے کہا موسی علیہ السلام نے جو کچھ کہ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ جو کچھ کہ لایا
ہون مین اور لوگ فرعون کے جادو کہتے ہین اوسکو تحقیق اللہ قریب ہے کہ تباہ
کرے جادو تمہارے کو اور ناچیز کرے تحقیق کہ اللہ نیک نہین کرتا ہے کام تباہ کارون
کے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۱۰ اور ثابت کرے اللہ اور آگے سے لیجاوے
حق کو یعنی جو کچھ کہ مین لایا ہون ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ حکم اور خواہش اپنی
کے یا ساتھ وعدہ نصرت اور غلبہ کے کہ ساتھ میرے کیا ہے اور اگرچہ مکروہ رکھین کافر
اور دشوار آوے اوپر اون کے یعنی اللہ تعالے ساتھ وعدہ نصرت کے وفا کرے
دوستونکو اور مکروہ جاننے دشمن کے سے خطرہ نہین رکھتا اور مثنوی مین ساتھ اس معنی
کے اشارہ ہے ؎ حقتعالی از غم و خشم خصام ✣ کے گذارد اولیا را در عزام
مہ فشاند نور و سگ وعوع کند ✣ سگ ز نور ماہ کے مرتع کند ✣ خس خسانہ میرود بر روی آب
آب صافی میرود بے اضطراب ✣ مصطفے مہ می شکافد نیم شب ✣ ژاژ می خاید زکینہ بولہب
آن مسیحا مردہ زندہ میکند ✣ آن جہود از خشم سبلت میکند ✣ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ
مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ پس ایمان نلائے ساتھ موسی علیہ السلام کے مگر بیٹے قوم موسی علیہ السلام
کے سے اور وہ اسطرح ہے کہ جب موسی مدین سے بیچ مصر کے آئے بنی اسرائیل کو
طرف خدا کی دعوت کے بوڑھے اور بزرگون نے دعوت نہ قبول کی اور بعضے ساتھ
اوس کے ایمان لائے باوجود ترس کے فرعون سے اور ترس گروہ اپنے کے یعنی

باب اور سرداروں قوم کے سے مراد وہ ہے کہ جماعت ایک ایمان لائے ساتھ موسیٰ کے
باوجودیکہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے لوگون سے یہ کہ عذاب کرے فرعون انکو
یا رجوع کرین باپ اون کے طرف فرعون کے تو پھیرے اونکو طرف کفر کی اور
تحقیق کہ فرعون تکبر کرنیوالا اور طاغی تھا بیچ زمین مصر کے اور غالب اوپر اہل
اوسکی کے اور تحقیق کہ تھا وہ حد سے لیجانے والا بیچ تکبر اور سرکشی کے اس حد تلک
کہ دعوی خدائی کا کیا اور بنی اسرائیل کو بیچ بندگی کے پکڑا وَقَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام
نے خاص اون مومنون کو جسوقت آثار خوف کا دیکھا کہ اے گروہ میرے اگر ہو تم
کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ کے اور جانا ہے تمنے کہ پہنچانا نفع کا اور دور کرنا ضرر کا اختیار
اون کے ہے پس اوپر اوس کے توکل کرو اور کام اپنے ساتھ اوس کے چھوڑو اگر ہو تم
مسلمان اور جب موسے علیہ السلام نے اونکو ساتھ توکل کے فرمایا فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس کہا اونھون نے اوپر اللہ کے
توکل کی ہمنے اور اوپر لطف اوس کے کے مضبوط ہوئے ہم اور رجوعا توکل کرنے
والون کے نزدیک قبول ہونیکے ہے دعا شروع کی اور کہا اے پروردگار ہمارے
نکر ہمکو جگہ عذاب کی واسطے گروہ ستمگارون کے یعنی اونکو اوپر ہمارے غالب نکر تو ساتھ
ہاتھ اون کے کے عذاب پانیوالے ہووین ہم وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ
اور نجات دے ہمکو ساتھ مہربانیکی اور بخشش اپنے کی گروہ کافرونکے سے یعنی قصد اور مکر
اون کے سے یا ملاقات اونکی سے لائے ہین کہ بعد ایمان لانے اس قوم کے ساتھ موسیٰ علیہ
السلام کے اور مشغول ہونے ساتھ بندگی اللہ تعالیٰ کے فرعون نے فرمایا کہ مسجدین کہ
محلون اور رستون مین بنی ہوئی ہین ویران کرین اور انکو ادائے نماز سے منع کیا اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بیچ گھرون کے جگہ عبادت کی مقرر کرین کہ کافر اوپر
عبادت اونکی کے خبردار نہووین جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى
وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

× × × × × × × × × ×

اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے اور بھائی اوس کے کے یہ کہ پکڑو تم جگہ بازگشت کے واسطے

قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گہر کر رجوع کرین ساتھ اوس کے واسطے بندگی اللہ کے
اور حکم کیا ہمنے کہ بناؤ تم دونو بہائی اور قوم تمہارے گہرون اپنے کو کہ لیئے ہین تمنے مسجدین
متوجہ قبلہ کی یعنی کعبہ کی کہ موسی علیہ السلام طرف کعبہ کی نماز ادا کرتے تھے اور قایم رکہو
نماز کو بیچ اون مقامون کے اور خوشخبری دی اے موسی مومنونکو ساتھ نجات دنیا
کے اور درجون عقبی کے وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ
اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ اور کہا موسی علیہ السلام نے بیچ دعا اپنی کے اے
پروردگار ہمارے تحقیق کہ دیا تونے فرعون کو اور گروہ اوسکے کو وہ چیز کہ ساتھ اوسکے
آرایش کرین لباس اور زیور اور اسباب گہر کے سے بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ فسطاط مصر کے سے جنت کی زمین تلک وہ پہاڑ کہ بیچ اوس
کے معدن سونے اور روپیے کے اور جواہرات کے تھے سب ساتھ فرعون کے تعلق
رکہتے تھے اور حکم اوسکا ان سب مکانون مین جاری تھا ساتھ اس سبب کے مال بہت
قبطیون کے تصرف مین آیا تہا اور سب مالدار ہو گئے تھے اور وہ مال سبب گمراہی
اون کے کا ہوا پس موسی علیہ السلام نے بیچ دعا اپنے کے کہا اے پروردگار
ہمارے فرعون اور قوم اوسکی کو زینت اور مال دیا ہے تونے دوسری بار واسطے
عاجزی کے بیچ زاری کے تکرار کے کہ اے پروردگار ہمارے اونکو جو کچھ دیا ہے تو گمراہ
کرین بندون تیرے کو راہ عبادت کے سے اور ساتھ عبادت فرعون کے بلاوین آدمیونکو
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ
اے پروردگار ہمارے محو کر مال اونکے یعنی صورت اوس مال کی محو کر اور بدل کر ساتھ
اور چیز کے قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دینار اور درہم اون کے سب پتھر ہوئے
اور نقش اوسی طرح رہے اور سدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مال اونکا نقد سے
اور طعام سے اور درخت اور ثمر سب پتھر ہو گئے یہ بہی اون نو معجزون مین سے ایک
معجزہ موسی علیہ السلام کا تہا اور دعا کی اور سخت پکڑ اوپر دلون اونکے کے یعنی مہر
رکہہ اوپر اون کے تو سخت دل ہو دین پس ایمان نلاوین موسی نے ساتھ وحی کے
معلوم کیا تہا کہ وہ ایمان نلاوینگے لاچار دعا مانگے کہ دل اون کے سخت کر تو ساتھ
ایمان کے کہلنے والے نہووین اور ایمان نلاوین جب تلک کہ دیکہین عذاب دکہہ

ڈبینے والے کو کہ غرق ہوتا ہے دریاے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ کہا اللہ نے تحقیق قبول ہوئے دعا تم دونون بہائیون کے لائے ہین کہ موسے علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون آمین کہتے تھے اور کہنے والا دعا مین شریک ہے اسواسطے کہا کہ دعا دونوکی قبول ہوئی پس ثابت رہو تم اوپر دعوت کے اور شتابی نکرو تم کہ طلب کیا گیا تمہارا بیچ وقت اپنے کے ظہور مین آویگا کہتے ہین بعد چالیس برس کے اثر دعا کا ظاہر ہوا اور پیروی نکرو تم بیچ شتابی کے راہ اون لوگون کے کہ کمال نادانی سے نہین جانتے ہین کہ وعدہ اللہ تعالی کا پورا ہوتا ہے بیچ وقت اپنے کے اور جب وقت عذاب اوس قوم کا پہنچا وحی آئی طرف موسی علیہ السلام کے کہ ساتھ قوم اپنی کے مصر سے باہر جا قبطیونکو وقت عذاب کا آیا موسی علیہ السلام ساتھ جماعت بنی اسرائیل کے متوجہ شام کے ہوئے اور اوپر کنارے دریائے قلزم کے پہنچے فرعون ساتھ لشکر کے پیچھے سے پہنچا ساتھ دعا موسے علیہ السلام کے دریا پھٹ گیا اور تفصیل اس واقعہ کی سورہ شعرا مین مذکور ہوویگی القصہ بنی اسرائیل سلامت دریا سے گذرے جیسے کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَہُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُہٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ط حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ہ اور پار اوتارا ہمنے بیٹون یعقوب کے کو دریائے قلزم سے سلامت پس پیچھے سے اون کے آیا فرعون اور لشکر اوسکا واسطے ستم کرنیکے اوپر بنی اسرائیل کے اور واسطے باہر لیجانے بیچ جفا اونکی کے پس جب دریا کے کنارہ پہ پہنچے اور گھوڑا فرعون کا اوپر بوما دین کے کہ جبرائیل سوار تہا بیچ دریا کے آیا لشکریون نے بہی متابعت کی اور سب نے اپنے تئین درمیان دریا کے ڈالا اور فرعون نہین چاہتا تہا کہ دریا مین اوترے لیکن گھوڑا اوس کا لیے جاتا تہا جب تلک کہ جسوقت پایا اوسکو غرق ہونے نے اور جانا کہ ہلاک ہوا اور کہا ایمان لایا مین ساتھ اوس کے کہ نہین ہے کوئی معبود لایق بندگی کے مگر وہ خدا کہ ساتھ دعوت موسے کے ایمان لائے ہین بنی اسرائیل ساتھ اوس کے اور مین مسلمانون سے ہون مدارک مین لایا ہے کہ فرعون نے ایک معنے کو تین بار تکرار کیا نہایت حرص سے کہ اوپر قبول ہونے کے رکھتا تہا اور جب

فوت ہونے وقت کے مقبول ہوئے کیونکر کہ بیچ وقت کے ایکبار کفایت تہا
اور پیچہے اوس سے کہ فرعون نے یہ بات کہی حق تعالے نے ساتہ جبرئیل کے جواب
مین اوس کے فرمایا آلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ آیا ایمان لاتا ہے
تواب کہ اختیار نرہا اور حالانکہ تونے بے فرمانے کے آگے اس سے اور حکم پیغمبر میرےکا
یہ سنا تونے اور تہا تو گمراہ ہونیسے اور گمراہ کرنیوالونسے **مدارک** مین اور
تبیان مین اور **تفسیرون** مین لکہا ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام بیچ
دیوان مظالم فرعون کے آئے اور فتوی اس صورت کا دکہلایا کہ حکم امیر کا کیا ہے بیچ
شان اوس بندے کے نشونما مال اور نعمت خواجہ اپنے کے سے پاوے اور ساتہ تربیت
اوسکی کے سب بندونسے ممتاز ہووے اور کفران نعمت کا کرے اور دعوی خواجگی کا
اور حکم مالک اپنے کا نمانے فرعون نے کنارہ پر اوس فتوی کے اپنے ہاتہ سے لکہا کہ
کہتا ہے ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اوس بندی کی کہ اوپر مالکیت اپنے کے
بیفرمان اور نعمت اوسکی مین کافر ہووے وہ ہے کہ اوسکو بیچ دریا کے غرق کرین
جبرئیل علیہ السلام نے اوس خط کو لے لیا اور اوس جگہ کہ فرعون بیچ گرداب فنا کی
گرا اور اظہار ایمان اپنے کا کرتا تہا جبرئیل علیہ السلام نے وہ خط ساتہ اوس کے
دکہلایا کہ تیرے فتوے پر عمل کیا ہے فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ پس آج کے دن
نجات دیتے ہین ہم ساتہ بدن تیرے کے پانے سے یعنی سب قوم تیری بیچ قعر دریا
کے ہین ہم بدن تیریکو اوپر روے دریا کے لاوین ہم لائے ہین کہ جب فرعون اور
قوم اوسکی غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ ہوا کہ فرعون موا نہین ہے اور شاید
کشتیان تیار کرکے لشکر کو دریا سے اوتاریگا اور پیچہے سے ہمارے آویگا حق تعالی فرعون
کو اوپر روے دریا کے لایا ساتہ زرہ کے کہ پہنے ہوئے تہا اور لوگ اوسکو پہچانتے تہے تو
بنی اسرائیل نے فرعون کو مردہ دیکہہ کر تسلی پائے اور **زاد التیسیر** مین لایا
ہے کہ باقیماندہ قوم فرعون کی کہ مصر مین تہی غرق ہوئی اوسکیکو یقین نہ رکہتے تہے اور
کہتے تہے فرعون بیچ جزیرہ کے ساتہ شکار مرغ وماہی کے مشغول ہے اللہ تعالی نے
دریا کو وحی کی کہ فرعون کو اوپر کنارے کے ڈالے تو مصر والے دیکہین پس دریا نے
اوسکو اوپر زمین بلند کے ڈالا ایسا کہ سب لوگون نے اوسکو دیکہا اور اوپر ہر تقدیر کے

تجکو دریا سے نکالین ہم لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً تو ہووے واسطے اوس کسیکی کہ
پیچھے تیرے آدمی نشانی تو ساتھ تیرے عبرت پکڑے اور جانے کہ بندہ دوڑنا لائیت
سے بندہ کہ اپنے تئین گرداب مین غرق ہونے سے نہ بچاوے کیون آواز أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى
کی یعنی مین ہون پروردگار تمہارا بلند اور برتر بیچ کان خلق کے پہنچاوے ہ

عاجزی کو اسیر خواب و خور است ✢ لاف قدرت زند چہ بیخبر است ✢
آنکہ در نفس خود زبون باشد ✢ صاحب اقتدار چون باشد ✢

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۝ اور تحقیق کہ بہت آدمیون سے نشانیون
قدرت ہماری سے بیخبر ہین اونکو بیچ اوس کے نہ فکر ہے اور نہ اوس سے ڈرہے وَلَقَدْ
بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
اور تحقیق ہمنے جگہ دی بیٹون یعقوب کے کو بعد ہلاک ہونے فرعون کے سے اور قوم سکی
سے جاے سزاوار اور شایستہ اور وہ ولایت شام کی تہی پیچھے اوس صدق آور رزق
دیا ہمنے اونکو یعنی بیچ یثرب کے جگہ دی اور خرمائے تر اور خشک روزی دی ہمنے
اوپر اون کے پاکیزہ چیزون سے اور ساتھ قول بعضون کے اسجگہ مراد بنی اسرائیل سے یہود
زمانہ پیغمبر کے ہین کہ اونکو یثرب مین جگہ دی اور روزی دی خرماے تر و خشک سے پس اختلاف کیا
اونہون نے بیچ حکم دین اپنے کی یا بیچ شان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوسوقت تلک کہ ساتھ
اون کے آیا علم توریت کا اور احکام اوسکا بیچ اوس کے اختلاف کیا ساتھ تاویل کی
إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ تحقیق کہ پروردگار تیرا حکم
کریگا درمیان اون کے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تہے کہ ازروے عناد کے
یا جہل کے بیچ اوس چیز کے اختلاف کرتے تہے حکم توریت کے سے یا حکم پیغمبر کے سے
فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ
پس اگر ہے تو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ بہیجی ہے ہمنے طرف تیرے قصون اور احکام سے
پس پوچھ تو اون لوگون سے کہ پڑہتے ہین کتاب کو آگے تجہسے یعنی اہل کتاب سے کہ یہ اوترا
ہوا تحقیق ہے نزدیک اون کے اور ثابت ہے بیچ کتاب اونکی کے خطاب طرف
آنحضرت کے ہے اور مراد امت ہین اور زاد المسیر مین لایا ہے کہ اِنْ بمعنی ما
نافیہ کے ہے یعنی تو بیچ شک کے نہین ہے لیکن واسطے زیادتی بصیرت کے سوال

ع ۹
۱۴

کر اہل کتاب سے کہ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝
تحقیق کہ آیا ساتھ تیرے بیان راست اور درست پروردگار تیرے کے طرف سے
پس نہو تو شک لانے والون سے صحیح ترین قولون کا وہ ہے کہ مانند اس مخاطبات
کے ظاہر خطاب طرف پیغمبر کے ہے لیکن مخاطب سوائے اون کے اور لوگ ہین
اسواسطے کہ ذات پاک آنحضرت کی معصوم اور محفوظ ہے شک اور شبہہ سے بیچ
اوس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے اور اسی قبیل سے یہ خطاب دوسرا کہ وَلَا تَكُونَنَّ
مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ اور نہو تو اون لوگون سے
کہ جہوٹھ جانا اونھون نے خاص آیتون اللہ کیونکہ قرآن ہے پس ہو وے تو اگر جہوٹھ
جاننے زیان کرنے والون سے إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے اوپر اون کے قول پروردگار تیرے کا یعنی وہ قول کہ
لوح محفوظ مین لکھا ہے کہ وہ ساتھ کفر کے مرین اور فرشتونکو ساتھ اوس قول کے
خبر دی ہے اور کہا ہے کلمہ وہ ہے لاملان جہنم با ہولاء فی النار ولا ابالی اور اوپر
ہر تقدیر کے جو کلمہ اوپر اون کے ثابت ہوا ایمان نہین لاتے اسواسطے کہ کلمہ اللہ تعالیٰ
جہوٹھا نہین ہے وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ اور اگرچہ آوے اوپر
اون کے ہر آیت جب تلک کہ دیکہین عذاب دکھہ دینے والا کہ نامزد اونکا ہوا ہی
اور بعد اوترنے عذاب کے اونکو ایمان نفع نہ پہنچاوے جیسے کہ قوم فرعون کو اور اسون
گذری ہونکو فائدہ نہ کہا ایمان یا اسید کا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ
لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ تبیان مین لایا ہی کہ اکثر نحوی اوپر اسکے ہین کہ
لولا اسجگہ کہ بمعنی ما ہ نافیہ کے ہی یعنی نہ تہے رہنے والے گانوکے شہر گنہگار و نکے کہ وقت اوترنے
عذاب کے ایمان لائے پس فائدہ پہنچاوے اہل دیہہ کو ایمان اونکا بیچ اوسوقت کے مگر قوم
یونس علیہ السلام کی کہ وہ اوس وقت ایمان لائے اوٹہایا ہمنے اور لیگئے ہم اون سے
عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ مندی دی ہمنے اونکو تا وقت پہنچنے
اجل اونکی کے او **قصہ** یونس علیہ السلام کا بطور مختصر کے اسطرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
اوسکو اوپر اہل نینوی کے کہ زمین موصل کے سے تعلق رکہتا ہے بہیجا اوس نے مدت
تلک اون لوگونکو طرف اللہ کی دعوت کی اونھون نے انکار کیا اور اوسکو آزردہ

رکھا آخر عاجز آیا اور کہا الہی قوم میری نے مجکو جھٹلایا پس بھیج تو اوپر اون کے عذاب
اللہ تعالے نے قبول کیا اور کہا خبر دی قوم اپنی کو کہ بعد تین دن کے یا چالیس دن کے عذاب اوپر
تمہارے اوترے گا یونس علیہ السلام نے اونکو خبر دی اور درمیان قوم کے سے باہر گیا
اور ایک غار پہاڑ کے مین چھپا جب وقت وعدہ کا نزدیک پہنچا اللہ تعالی نے ساتھ
مالک دوزخ کے خطاب کیا کہ برابر ایک خردلکی سموم دوزخکی سے ساتھ اس قوم کے
بھیج مالک نے فرمان اللہ کا بجا لا کر اوس سموم کو ساتھ صورت ابر سیاہ کے یا دہوئین کے
اور چنگلیسی آگ کی گرد شہر نینوی کے استادہ کیا اہل شہر نے جانا کہ یونس علیہ السلام
سچا تہا رجوع طرف بادشاہ اپنے کے ہوئے وہ بادشاہ بڑا عقلمند تہا اوس نے کہا
یونس علیہ السلام کو بلاؤ لوگون نے حضرت یونس علیہ السلام کو بہیترا ڈہونڈا وہ نملے
بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یونس چلے گئے تو وہ جس خدا کی طرف دعوت کرتے تھے وہ خدا
باقی ہے اور وہ جاننے والا اور سننے والا ہے اب اس کے سوا اور کچھ تدبیر نہین کہ
اپنی عاجزی اور گڑگڑانا اوسکی درگاہ مین ظاہر کرین بادشاہ نے ایک ٹاٹ کا کپڑا
پہنا اور ننگے سر اور ننگے پاؤن بیابان کو چلا اور اسی طور سے سب رعیت جنگل مین
آگئی تمام مرد عورت چھوٹے بڑے اللہ تعالی کی درگاہ مین فریاد کرنے لگے اور بچو نکو
اونکی ماؤن سے جدا کر دیا اور خالص نیت سے سب اکٹھے پکارے کہ بار خدایا جو یونس نے
کہا ہم اوسکا یقین کرتے ہین تاریخ پہلی بقرہ عید سے محرم کی دسوین تاریخ تک بوہین
وہان بیٹھے رہے اور ان چالیس دن تک اپنے عجز و بیچارگی سے تھمتے نہین اللہ
تعالی سے اپنی عاجزی کرتے رہے ؎ چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم
گر تو براں نے بکہ او آوریم ؂ بعضے کہہ رہے تھے کہ الہی ہمسے یونس نے کہا تہا کہ ہمارے
خدا نے کہا ہے کہ بردے خرید کے آزاد کرو ہم تیرے بندے ہین اپنے کرم سے
تو ہمین عذاب سے آزاد کر بعضے عاجزی کرتے تھے کہ الہی ہمین یونس نے کہا تہا کہ
خدا نے فرمایا ہے عاجزون اور تہکو ہوؤنکا ہاتھ پکڑو ہم بیچارے اور عاجز ہین تو اپنے
فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ کسی طرف سے یہ آواز آتی تھی کہ اے پروردگار یونس نے تیرا
قول ہمسے بیان کیا تہا کہ جو تم پر ظلم زیادتی کرے تم اوس سے درگذر کرو ہمنے اپنے
گناہون سے اپنے پر ظلم کیا ہے معاف کر کسی جانب لوگ کہہ رہے تھے کہ خدایا

یونس نے ہم سے کہا تہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مانگنے والونکو خالی نہ پہیرو ہم
تیرے دروازے پر مانگنے آئے ہین ہمین رد نکرے قاضی حاجات درویشان و محتاجان توئی
پس رد مکن از کرم حاجات بسیاری ہمہ غرض چالیسوین دن کہ روز جمعہ دسوین
تاریخ محرم کی تہی اونکی دعا قبول ہوئی اور وہ اندہیرا ابر کا جاتا رہا رحمت الہی ہوگئی یونس
علیہ السلام چالیسوین روز نینوی کی طرف آئے اور لوگونکی خبر پوچہا چاہتے تہے
جب شہر کے قریب آئے اور معلوم ہوا کہ عذاب کے بدلے اون پر رحمت ہوگئی بہت
انکو رنج ہوا کہ مین تو انکو عذاب سے ڈراتا تہا اب ہین ان کے پاس جاؤنگا تو جہٹلاوینگے
مجکو سو جنگل کی طرف چلے گئے اور اون کے دریا مین جانے اور مچہلی کے پیٹ مین
قید ہونیکا سورہ انبیا اور سورہ صافات مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اور جو تیرا رب چاہتا تو بیشک یقین کرتے
جو دنیا مین ہین سب اکہٹے **فائدہ** حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت
چاہتے تہے کہ قوم ایمان لے آوے جب وہ ایمان نلاتے تہے تو آپکو بہت رنج ہوتا
تہا آپکی تسلی کے لیئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریف نازل کی اور ایمان لانا اپنے ارادہ
سے متعلق رکہا اور فرمایا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝
کیا زبردستی کرتا ہے لوگون پر کہ ایمان لے آوین میرے بن چاہے **فائدہ** یہ آیت
شریف منسوخ ہے قتال کی آیت سے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اور کوئی ایمان نہین لاتا مگر اللہ تعالیٰ کے
ارادے اور توفیق اور اوس کے حکم سے اور خدا تعالیٰ غضب بہیجتا ہے اون پر
جو سمجہتے نہین اوسکی دلیلین اور نشانیان قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ کہہ دے اے محمد صلعم مشرکونکو جو
نشانیان طلب کرتے ہین کہ دیکہو دلکی بصیرت سے یا سر کے آنکہون سے کہ کیسے
کیسے عجایب ہین بیچ الشں کی آسمانو نمین اور کیسی کیسی عجائب ہین قدرتکی زمینو نمین
تو تمکو معلوم ہو جائے اللہ کی صنعت کا کمال اور اوس کے علم و حکمت کا جلال اور
نہین ہٹاتین اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نشانیان اور رسولون کے کلام اون قوم سے
جو اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت مین ہین کہ ایمان نہین لاوینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ

اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِھِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۰
یہ مشرک راہ نہین دیکھتے مگر دنون کے یعنی واقعون کے اون لوگون کے جو ان سے پہلے گذرے ہین جیسے قوم عاد وثمود واصحاب ایکہ واہل موتفکہ اور واقعہ سے مراد عذاب ہے کہدوسے کہ راہ دیکھو عذاب کی تمپر نازل ہوگا اور مین بھی تمہارے ہلاک ہونیکا منتظر ہون ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ
پھر نجات دی اپنے رسولونکو جب اون کے جھٹلانے والون پر عذاب آیا اور ہمنے نجات دی اون لوگونکو جو ہمارے پیغمبرون پر ایمان لائے جیسے کہ نجات دی ہمنے رسولون کو اور اون کے تابعدارون کو ہمارا وعدہ سچا اور ٹھیک ہے مشرکونکے ہلاک کرنیکے وقت کہ نجات دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے اصحاب کو قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَعْبُدُ اللّٰہَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۰ وَاَنْ اَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۰ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے مکے والو اگر تمکو میرے دین مین شک ہے تو مین بیان کرتا ہون اپنا دین تمسے کہ مین نہین عبادت کرتا اونکی جنکی تم پرستش کرتے ہو یعنی بت اور فرشتون کے سوائے اللہ تعالی کے لیکن مین اوسکی عبادت کرتا ہون جو تمکو مار ڈالتا ہے **فائدہ** مار ڈالنے کا لفظ انکی تہدید اور ڈرانیکے واسطے ہے کہ مشرکونکا مرنا اون کے عذاب کی میعاد ہے اور مجھکو اللہ تعالی کا حکم ہے کہ مین یقین لانے والونسے ہون اللہ کے حکمون پر اور نبیون کے اخبار پر اور مجھکو حکم ہے یا مجھکو وحی ہے کہ قائم رکھ اپنے عملونکو یعنی خالص کرو واسطے دین کے اور سب دینون سے دین اسلام کی طرف رجوع ہوا ہون اور نہوئین شرک لانیوالونسے **فائدہ** یہ خطاب سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لوگونکی طرف ہے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ۰ اور نہ پکار سوا اللہ تعالی کے اوس شے کو جسکا پکارنا تجھے نفع ندے اور نہ کچھ ضرر دی جو اوسکو نہ پکارے تو سو اگر تو نے ایسا کیا یعنے اوس چیز کو جو نفع ندے اوسکو پکارا تو اوسوقت تو ظالمون سے ہوگا اس لیے کہ اوسکو پکاریگا جسکو نہ پکارنا چاہیے وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ

ع ۱۱ ۱۰ ۱۵

لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور اگر تجکو خدا پہنچاوے کوئی
بیماری یا کوئی سختی یا فقر تو کوئی اوس کا دفع کرنیوالا نہین سوا اللہ تعالی کے اور
جو وہ چاہے تیری صحت یا راحت یا تونگری تو اوس کے فضل کا کوئی روکنے والا
نہین **فائدہ** فلا راد لہ کی جگہ جو لفضلہ کہا یہ اسبات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالی فضل
کرنیوالا ہے اپنے بندون پر خیر کے ارادے سے باوجود بندون کے بے مستحق ہونیکے
ع درویش تو در مصلحت خویش چہ دانی ؛ خوش باش گرت نیست کہ بی مصلحتے نیست
اپنا فضل پہنچاتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور وہی بخشنے والا ہے سو اپنے
گناہون کے سبب اوسکی بخشش سے ناامید نہو اور مہربان ہے اوسکی عبادت
سے اوسکی رحمت کی امید رکہو قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ
بِوَكِیْلٍ کہدے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای لوگو بیشک تمہارے پاس آیا کلام ٹہیک
ٹہیک یا پیغمبر سچا تمہارے پروردگار کے پاس سے اور تمکو کچہ عذر کی جائے نہین
رہی جسنے راہ پائی ایمان اور بندگی کی سو بیشک اسنے اپنی جان کے واسطے راہ
نفع کی پائی اور جو گمراہ ہوا اوسکا وبال اوسکی جان پر ہے اور مین تمہارا نگہبان
نہین ہون **فائدہ** اس آیت شریف کے وسیاطی کے نزدیک آیت سیف
ناسخ ہے وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ
اور پیروی کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس چیز کے جو وحی کیجاوے طرف تیرے
یعنی بجالا اور پہنچاوے اور صبر کر اوپر دعوت کے اور جو تجکو ایذا پہنچے اوسپر صبر کر
جبتک حکم کرے اللہ تعالے تیری مدد کا یا بت پرستون کے قتل اور کافر کتابی
کے جزیہ کا اور وہی ہے بہت اچہا حکم کرنیوالا سو واسطے کہ اوس کے حکم مین ظلم و
زیادتی وطرفداری نہین ہے یا اس لئے کہ سب بہیدون سے واقف ہے کچہ
گواہ شاہدون کی حاجت نہین رکہتا

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

سورۃ ھود مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ وثلث وعشرون آیۃ

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ حروف مقطعہ نسبت

اصطلاحی وشرعی وعرفی کے مفہوم المراد نہین یعنی انکی مراد کا حقیقہ نہین معلوم ہوسکتی تو
ایک بہید چہپا ہوا ہے اور اسی قول کی تائید ہے کہ شعبی سے جو مقطعات کے معنی
پوچہے لوگون نے تو اونہون نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کا بہید ہے اسکے درپے نہو اور
بعضے کہتے ہین کہ الرا کے معنی ہین کہ انا اللہ اری یعنی مین ہون خدا کہ دیکہتا ہون بندونکی
بندگی اور گناہگارون کے گناہ اور موافق اعمال کے جزا دونگا تو اسمین وعدہ اور
وعید دونون ہین یہ کتاب ہے ایسی کہ مضبوط ہین اوسکی نشانیان دلیلون اور حجتون
سے یا مضبوط ہے نظم محکم سے جیسے ایک بنا ایسے جسکو خلل اور نقصان نہین پہر جدا
کی گئی ہے سورہ سورہ اور آیہ آیہ یا تفصیل سے بیان ہے اوسمین اوسکا جسکے بندونکو
حاجت ہے ایسی کی طرف سے جو حکم کرنے والا ہے یا حکمت بخشنے والا ہے سب
چیزونکو خوب جانتا ہے ٭ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ۞
اسواسطے کہ نہ بندگی کرو کسیکی سوائے خداتعالی کے مین تمکو اوسکے حکم سے ڈرانے
والا ہون کہ تم شرک کروگے تو عذاب ہوگا اور خوشی سنانے والا ہون جو اوسکی توحید
کروگے اور ایمان لاؤگے تو ثواب ہوگا ٭ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ
یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دوسرے حکم اور تفصیل
آیات اسواسطے ہے کہ اپنے رب سے بخشش مانگو کہ تمہارے گناہ گذرے ہوئے بخشدے
پھر توبہ کرو اوسکی درگاہ مین کہ آیندہ کو گناہ نہون تو اللہ تعالی تمکو بہت اچہی طرح رکہے
یعنی عمر دراز بخشے کہ تسے لوگونکو نفع ہو یا تمکو تندرست اور امن و امان مین رکہے آخر
عمر تک جو مقرر ہو گئی ہے **فائدہ** محقق کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا متاعا حسنا
وہ یہ ہے کہ جو نعمت ملجائے اوسمین راضی ہوا اور جو تکلیف پہنچے اوسپر صبر کرے اور
امام قشیری نے کہا ہے کہ متاع حسن کہ اوس کے ہاتہ سے لوگون کے کام نکلین اور
حاجتین روا ہوون اور تاکہ دیوے اللہ تعالی ہر فضل رکہنے والیکو دین مین اوس کے
فضل کا اجر اور ثواب دنیا مین بہی اور عقبے مین بہی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ ذوفضل وہ شخص ہے جسکی نیکیان زیادہ ہون برائیون سے بعضے
کہتے ہین ذوفضل وہ ہے کہ جسکے نام دیوان ازل مین فضل لکہا گیا ہے ٭ وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ۞ اور جو تم اے کافرو اسلام سے پہر جاؤ یا

میرا کہنا نمانو تو مین ڈرتا ہون کہ تمکو قیامت کے دن عذاب ہو گا اور یوم کبیر کتاب
تفسیر کبیر مین لکہا ہے روز جنگ بدر سے مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ
جو کفار پر قحط ہوا تہا کہ مُردے اور مردار کہاتے تھے اوس سے مراد ہے اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اوسکی طرف پہر کے جانا ہے اور وہی پہر لیجانے اور ثواب دینے
اور عذاب کرنے پر سب چیزون پر قدرت رکہتا ہے فائدہ لکہا ہے کہ سبب شان نزول
کے جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکہتے تھے دلمین اور مصلحت
وقت کے سبب اوسکو چہپاتے تھے ایک دن آپسمین اتفاق کرکے کہا کہ جو ہم محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی عداوت مین پردہ ڈال لیوین اور اپنے تئین کپڑونمین چہپا لیوین اور
اپنے سینون مین عداوت رکہین تو کسیکو کیا خبر ہوگی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
کی اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ
یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانلو یہ کافر اپنے سینونکو دوہرا کرتے
ہین پیغمبر سے حبیب کی عداوت مین یعنی خوب چہپاتے ہین کہ خدا تعالیٰ نجانے جانلو کہ
جسوقت یہ کپڑے اوڑہکر اپنے بچہونے پر ہوتے ہین خدا تعالیٰ جانتا ہے جو دلونمین
چہپاتے ہین اور جو زبان سے بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چہپا اور ظاہر
ایک سا ہے بیشک وہ خوب جانتا ہے دلونکی باتین اور بعضے کہتے ہین کہ ذات الصدور
دل ... اور اون کے بہید جانتا ہے ع اے کہ در دل نہان کنی بسرے
... فائدہ ... اس آیت شریف کی شان نزول مین
... ... حضرت اخنس بن شریق ... نازل ہوئی ہے وہ ایک شخص لسّان
شیرین زبان تہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوا
کرتا تہا اور خوشامد کی باتین کیا کرتا تہا اور اپنی دوستی اور محبت جتایا کرتا تہا ظاہر اسکا
اچہا دکہائی دیتا تہا اور باطن مین اوسکا بہت برا تہا اللہ تعالیٰ نے اوسکی باطن کی پلیدی
سے خبر دی کہ کوئی اوس کے ظاہر پر خیال کرکے اوس کے باطن سے غافل نرہے
شیخ طریقت نے فرمایا ہے کہ منافق کی مثال سانپ کی سی ہے کہ اندر تو زہر بہرا ہے
اور باہر خوبصورت ہے شعر مصور رفتہ ظاہر مدار و اعتبار باطنی بایدہمی ... ...

وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا

وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ جو زمین میں چلنے والے ہیں سبکی روزی اللہ تعالیٰ کے اوپر ہے اوس کے فضل اور رحمت سے اور وہ جانتا ہے اوسکا ٹہکانا زندگی میں اور بعد مرنیکے اور یہ سب جاندار اور اونکی روزی اور ٹہکانا اونکا لکہا ہوا ہے کتاب روشن یعنی لوح محفوظ میں فائدہ اس آیت شریف میں جو کلمہ علی اللہ کا ہے لکہا ہے کہ علی وجوب پر دلالت کرتا ہے اور شریعت میں واسطے تحقیق کے ہے یعنی تحقیق اصل روزی کی اللہ ہی کیطرف سے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ علے بمعنی من ہے یعنی اللہ ہی کی طرف سے روزی ہے یا بمعنی الی ہے یعنی سبکی روزی اوسیکی طرف سونپی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے فراخ کرے اور چاہے تنگی کرے اور مستقر کو لکہا ہے صاحب کشاف نے کہ وہ رہنے کی جگہہ ہے زمین میں اور ہوا میں اور پانی میں اور مستودع کے معنی ہیں باپ کی پشت اور شکم میں اور انڈے میں رہنے سے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وہی ہے ایسا جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین چھ روز میں دنیا کے دنوں سے کہ اتوار شروع کیے روز جمعہ تک سب پیدا کر دیے اور انکے پیدا کرنے سے پہلے اوسکا عرش تہا اوپر پانی کے تاکہ آزمایش کرے تمہاری یعنی تم سے معاملہ آزمانے والونکا کرے کہ ظاہر ہو جاے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے یعنی شکر کرتا ہے کہ اس سے نعمت زیادہ ہوتی ہے یا تصدیق کرتا ہے اسکی کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور پانی ہوا پر ہے فائدہ لکہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدایش کی شروع میں یاقوت سبز پیدا کیا [illegible] اوسکے دیکہا تو وہ پانی ہو گیا پہر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا [illegible] پیدا کیا اور عرش کو اوس پانی پر جگہہ دی اور اس رکہنے [illegible] پانی پر اور پانی کے ہوا پر اللہ کے بندے جو فکر والے ہیں اونکو بڑی نصیحت ہے وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ بیشک تم اوٹہائے جاؤ گے مرنیکے پیچہے تو کہینگے وہ جو ایمان نہیں لاے یہ تو جادو ہے ظاہر وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور اگر ہم ڈہیل دیں اون کے عذاب میں جسکا وعدہ ہمنے کیا ہے گنتی کے وقت تک

ع ۱

تو ٹھٹھے سے کہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا کس نے روک رکھا ہے ہوجانا تم جس
دن عذاب اونپر آئیگا یعنی جنگ بدر میں وہ ڈر کا نہیں رہنے کا ان سے کسی طرح
دور نہوگا اور گھیر لیگا انکو جسکا یہ جہالت سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اوسکی جلدی کرتے
تھے **فائدہ** دمیاطی نے فرمایا ہے کہ مراد اس عذاب سے حضرت جبریل علیہ السلام
کا قتل کرنا ہے ٹھٹھا کرنیوالوں کو جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے انا کفیناک المستہزئین
اسکا ذکر سورہ حجر میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور فرمایا وحاق ہم حاق صیغہ ماضی کا
ہے بجائے صیغہ مضارع کے سو اسلئے کہ اوس کے ثبوت پر دلالت کرے گیا گھیر ہی
لیا ہے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ اور اگر ہم آدمی
کو نعمت و رحمت دیکر اپنے پاس سے پھر لیلیویں اوس سے تو بیشک وہ نا امید ہوتا
ہے بیصبری کے سبب اور ہمارے کرم پر بھروسا نکرنیکے سبب ناشکرا ہے اوس
نعمت دی ہوئی کا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ
عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ
اور اگر ہم چکھادیں انسان کو بہتری یعنی تندرستی اور تونگری بعد سختی کے یعنی بیماری
یا تنگدستی کی پیچھے البتہ کہتا ہی وہ کہ گئین برائیاں مجھسے یعنی مصیبت اور تکلیف میری جاتی رہی تحقیق آدمی
بہت خوش اور مغرور ہوتا ہے نعمت سے اور اتراتا ہے اور یہ خوش ہونا اور اترانا اسکو غافل کرتا ہی نعمت کی شکر کرنے
سے مگر جنہوں نے رنج و تکلیف میں صبر کیا اور اچھے عمل کیے یعنی اسکا شکر بجالائے نعمت میں اور صبر کیا تکلیف
میں تو اونہیں کے واسطے ہے گناہ معاف ہونے اور بڑا ثواب کہ جسکا تھوڑا پیہ ہے
تھوڑا بہشت ہے **فائدہ** شیخ العالم نے فرمایا ہے کہ بہشت میں ایک ایسی نعمت
ہے کہ ساری جنت کی نعمتیں اوس کے مقابل میں کچھ بھی نہیں وہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ
کا دیدار ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ کفار عرب دشمنی کے سبب اور ٹھٹھے کی رو سے کہتے تھے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خدا نے خزانہ کیوں نہ یا فرشتے
کیوں نہ بھیجے کہ و رسول ہونیکی گواہی دیتے ایسی باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو رنج ہوتا تہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے خوش کرنیکو کہ آپنے پیغام ہمارا پہنچا دیا اور ان کے
قبول اور رد کرنیکا کچھ خیال نکرو یہ آیت شریف نازل کی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ
بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ

بِهٖ صَدْرُكَ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ تو شاید کہ تو چھوڑ
دینے والا ہے کچھ اوسمین سے جو تجھپر وحی ہوئی ہے یعنی تو نکو برا کہنے کو اور تنگ ہوتا ہے
اوس کے ظاہر کرنے مین اس خوف سے کہ کافر کہینگے کیون نہ اوترا اوسپر خزانہ کہ
لوگونکو دیکر تابعدار بناتا اور کیون نہ آیا اوس کے ساتھ فرشتہ کہ گواہی نبوت کی دیتا سو تو
ڈرانے ہی والا ہے تجھپر تو ڈرادینا ہے اوسمین کچھ تیرا قصور نہین اون کے رد و انکار
سے کیون تنگ ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ ہر شئے پر وکیل ہے یعنی گواہ ہے یا نگہبان
ہے انکا نگہدار انکا جو اوسے کام سونپے اور نگہبان اوسکا جو اپنے تئین اوسکو سونپ
دے بس اوسپر توکل کر اور دشمنون اور حاسدون کے کہنے پر نجا **فائدہ** آیت شریف
مین جو فلعلک آیا استفہام کا امام ماتریدی کہتے ہین یہ استفہام بمعنی نہی ہے یعنی چھوڑ نہیں
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بلکہ کافر کہتے ہین آپ گہڑ لیتا ہے جو
کہتا ہے وحی ہوئی یعنی قرآن آپ بناتا ہے تو کہو کہ لاؤ تم دس سورتین تو قرآن شریف
کے مانند بیان مین جس نظم مین اپنی بنائی ہوئی یعنے تمہارے گمان مین ہے کہ قرآن شریف
آپ بنا سکتے ہین اور مجھپر گمان کرتے ہو کہ آپ بناتا ہے تم کہ عرب کی فصیح اور خوش
بیان ہو چاہئے کہ تم بھی بنا سکو ایسا کلام بلکہ تم مجھسے زیادہ قادر ہو کہ تم قصے اور اخبار
جانتے ہو اور انشا اور اشعار سے واقف ہو شاعر ہو بڑے بڑے اور اپنی مدد کو بلالو
جسکو بلا سکتے ہو قرآن شریف کے مقابلہ کو سوا خدا تعالےٰ کے اگر تم سچے ہو اس کہنے مین
کہ قرآن آپ بناتا ہے اور جب کفار عرب اس کے جواب سے عاجز ہوئے کہ دس سورتین
بنا کر نلا سکے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ اور یہ ایک سورۃ
بھی نلا سکے اور انکا عجز سب پر ظاہر ہوا فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ
وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پھر یہ اگر نہ قبول کرین ایک سورۃ بھی لا نی
تو جانلو کہ جو نازل ہوا ہے اللہ تعالےٰ کے علم سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم خاص
جس سے بندونکی مصلحتین جانتا ہے اور جو انکی دنیا اور آخرت مین کام آوے اور جانلو
کہ کوئی معبودی کے لایق نہین ہے مگر وہی کہ جانتا ہے جسکو کوئی نجانے اور کر سکتا
ہے جو کوئی نکر سکے پھر اسے تم ہو اسلام پر ثابت استفہام بمعنی امر ہے یعنی ثابت ہو اسلام

پر جب جان لیا کہ قرآن شریف اللہ کا کلام ہے **فائدہ** لکم ضمیر جمع کی تعظیم کیواسطے
اور مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مخاطب مومن
ہیں کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں کافروں سے کہتے تھے کہ تم
کلام الہی کو بنایا ہوا کہتے ہو تو تم بھی ایسا بنالاؤ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ جو شخص اپنی پست ہمت سے دنیا
کی زندگانی چاہے اور اپنے اعمال کے بدلے دنیا کی زینت چاہے **فائدہ** مراد منافق
ہیں یا اہل ریا یا یہود و نصاریٰ اور یا عام لوگ کوئی ہو جو عقبیٰ کا خیال نہ رکھتا ہو ہم او کو
پورا پورا دینگے اون کے اچھے اعمال کا بدلا دنیا میں تندرستی دولت رزق کی کشائش
اولاد کی کثرت اور وہ دنیا میں کم نہ دیے جائینگے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یہی گروہ ہے جسکو عقبیٰ میں سوا دوزخ
کے کچھ نہوگا اسواسطے کہ اچھے اعمال کا بدلا دنیا میں پالیا اور برے ارادے اور فاسد
نیتیں جو عذاب کا سبب ہیں وہ رہگئے ہیں اور تباہ ہو جو کچھ کیا تھا دنیا میں کیونکہ
ثواب تو اخلاص سے ہوتا ہے اور انہوں نے خالص عمل کیے نہیں اور نیست ہو گئے
جو عمل کئے تھے دکھلا دینے کو اور لوگوں کے سنانے کو اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
اب جو کوئی دلیل رکھتا ہو اپنے رب کی طرف سے پہچانے کو اور اسپر اور دلیل ہو عقل کی راہ سے گواہ
خدا کی طرف سے کہ اوس کے سچ ہونے کے گواہ ہو اور وہ قرآن ہے تو کیا برابر ہو
جائیگا اوسکی جو دنیا کی زینت چاہے اور اچھے کام نکرے اور انجیل سے پہلے کتاب موسیٰ
علیہ السلام کی کہ پیشوا دین تھے اور بخشش کا سبب مومنوں کی وہی لوگ صاحب
بینہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں **فائدہ** کہتے ہیں صاحب بینہ مومنان اہل کتاب ہیں
یا جو مومن خالص ہو اور گواہ پیغمبر ہے اور بعضے کہتے ہیں صاحب بینہ پیغمبر ہے
اور اوسکا تابع ہے گواہ وہ جبریل ہے یا جو فرشتہ کہ اوسکا نگہبان ہے یا حضرت
ابوبکر صدیق یا حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صورت مبارک کہ جو اُنکو نظر انصاف سے دیکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کے نور اور صدق
کی نشانیاں اوس چہرہ مبارک سے مشاہدہ کرتا تھا ۝

اوہے صبح سعادت زجبین تو ہویدا ٭ آن حج حسن است تبارک و تعالی ٭ اور بعضے
کہتے ہین کہ بینہ قرآن ہے اور لفظ یتلوہ بمعنی یقرؤہ ہی یعنی پڑہتا ہے اوسکو اور گواہ
جبریل علیہ السلام ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن شریف
کا نظم اور اعجاز اور یتلوہ کو اگر بمعنی یتبعہ کے رکہین تو شاہد انجیل ہے مراد المسیسم
مین لکہا ہے کہ انجیل قرآن کے تابع ہے تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل
ہوئی ہے اور توریت بہی تصدیق اور بشارت مین اوس سے تابع ہے یعنی موافق
ہے قرآن کے وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ اور جو قرآن پر ایمان نہ لاوے
چند گروہون سے مراد اہل مکہ ہین اور ان کے گروہ مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دشمنی مین تو اوسکا ٹہکانا دوزخ ہے ضرور وہان پہنچیگا فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۔ تو نہ شک کر اون کے ٹہکانے
مین کہ تحقیق یہ وعدہ سچا ہے تیرے رب کا لیکن بہت لوگ ایمان نہین لاتے یعنی
اسکو تصدیق نہین کرتے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اور اوس سے
بڑا ظالم کون ہے کہ خدا تعالی پر جہوٹ باندہے یعنی اوسکی وحی کی تصدیق نکرے یا
اوسکا شریک کرے کسیکو أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ
الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۔ وہ گروہ اللہ تعالی پر جہوٹ باندہنے والون کا حاضر کیا جاینگا
قیامت کے دن اللہ تعالی کے سامنے اور گواہ کہینگے یہ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالی پر
جہوٹ باندہتے تہے کہ اوسکا شریک کرتے تہے اور اوسکا بیٹا بناتے تہے جانو کہ خدا
کی لعنت ہے ظالمون پر یعنے کافرون پر وہ جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے یعنی دین
سے اور دین کو ٹہیرا اور پہیرا ہوا بتاتے ہین اور عقبے ہی کا کافر ہون گے قائلین کے
مراد گواہونسے فرشتے نگہبان اور کراما کاتبین یا ہر امت کے پیغمبر مراد ہین یا ہاتہ پاؤن
مراد ہین کہ قیامت کے دن گواہی دینگے اور ضمیر جو دوبارہ آئے کہ ہم بالآخرۃ ہم کافرون
یہ اون کے کفر کی تاکید کے واسطے ہے کہ عقبے کو تصدیق نہین کرتے أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا
مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا
كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ یہ وہ لوگ کافر خدا کو عاجز نہین کرتے

اپنے عذاب سے زمین مین یعنی دنیا مین اور اونکا کوئی نہین سوا خدا کے دوست کہ خدا
کے عذاب سے اونکو بچا وے بلکہ زیادہ ہوگا اونکو عذاب دو بار عذاب ہوگا کہ آپ
بھی گمراہ ہوئے اور دوسرونکو بھی گمراہ کیا نہ تھے دنیا مین کہ سن سکتے اللہ کا کلام کو کہ
اوس کے سُننے سے بہری تھی اور نہ تھے دنیا مین کہ دیکھہ سکتے اونکی قدرت کی
نشانیان کہ اوس کے دیکھنے سے اندہے تھے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ وہ لوگ وہ ہین کہ اپنی جانونکا نقصان کیا یعنی انکا نقصان انہین
کو ہوا اور کھویا گیا اونسے جو جھوٹ باندہا تہا اونھون نے کہ بت شفاعت کرینگے اور
ملائکہ درخواست کرینگے لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ بیشک یہی لوگ
قیامت کے دن سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہین کہ انہون نے اللہ کی
عبادت کے بدلے بتونکی پرستش خریدی اور دنیا کی فانی جنس بدلے عقبے کی باقی
متاع کے مول لی یہ معاملہ صاف بڑے نقصان کا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ بیشک جو لوگ اخلاص سے
ایمان لائے ہین اور اچھے عمل کئے ہین کہ فرض ادا کئے اور نفل عبادت کی اور اللہ تعالی
کے ذکر مین آرام پایا یا اللہ تعالی سے تواضع کی کہ اوس کے سوا سب سے بیغرض رہے
وہی جنت کے لوگ ہین وہی بہشت مین ہمیشہ رہینگے مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ
وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ ان دو گروہونکا حال یعنی مومن
اور کافر ونکا مانند اندہے اور بہرے کے ہے اور سجہاکے اور سُننے والیکے کیا دونو برابر
ہین مثل مین اے کیا نصیحت نہین پکڑتے ان مثالونسے اور غور نہین کرتے **فائدہ**
کافر کو اندہے سے تشبیہ دی اسلیئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیان نہین دیکھتا اور
اور بہرے سے اسواسطے کہ وہ کلام حق نہین سنتا اور مومن کو سجہاکے اور سننے والے
سے مثال اسلیئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیان دیکھتا ہے اور اوسکا کلام سُنکر عمل
کرتا ہے **بحر الحقایق** مین لکھا ہے کہ اندہا وہ ہے جو حق کو باطل جانے اور باطل
کو حق سمجھے اور بہرا وہ ہے کہ حق کو باطل سنے اور باطل کو حق سُنے اور سجہا کا وہ ہے
جو حق کو حق دیکھے اور پیروی کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اوس سے بچے اور
سننے والا وہ ہے جو حق کو حق سُنے اور اوسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سُنے اور اُس سے

پرہیزگار ہے اور حقیقت مین سمجھا کا وہ ہے جو بموجب حدیث قدسی کے کہ آیا ہے
بی یبصر اوس کی بصیرت کی آنکھہ روشن ہو اور سننے والا وہ ہے کہ اوس کے کان
بی یسمع سننے کے ہون جو خدا سے دیکھتا ہے وہ سوا خدا کے نہین دیکھتا اور جو خدا سے
سنتا ہے وہ سوا خدا کے نہین سنتا ولقد ارسلنا نوحًا الی قومہٖ انی لکم نذیر
مبین ان لا تعبدوا الا اللہ انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم بیشک ہمنے بھیجا نوح علیہ السلام کو
اونکی قوم کیطرف اون سے اوس نے کہا کہ مین تمکو ڈرانیوالا ہون ظاہر یا بیان کرنیوالا
عذاب کی باتونکا اور نجات کے کامونکا یا ڈرانیوالا ہون اس بات سے کہ تم نہ
پرستش کرو کسیکی سوا خدا کے اسواسطے کہ جو اوسکی عبادت نکروگے تو مین ڈرتا ہون
کہ تمپر عذاب ہوگا دکھہ دینے والے دن کو جو دکھہ دینے والا کہا مجازًا
کہا کہ اوس دن عذاب ہوگا فقال الملا الذین کفروا من قومہٖ ما نرٰیک الا بشرًا
مثلنا وما نرٰیک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرای وما نرٰی لکم علینا
من فضل بل نظنکم کذبین ہ تو کہا اونچے اونچے آدمیون نے جو کافر تھے نوح علیہ السلام
کی قوم مین سے ہمتو دیکھتے ہین تجکو اپنا جیسا آدمی کوئی بات ایسی نہین دیکھتے
جس سے ہم پر تجکو فوق ہو کہ اوس کے سبب کہ ہم
تجکو نبی جانین اور تیری فرمان برداری ہم پر واجب ہو اون کافرون نے
حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہر بشریت دیکھی اور حقیقت انسانی کو دریافت نکیا
اوس سے غافل رہے ہمسری با انبیا بر داشتند ؛ اولیا را ہمچو خود پنداشتند ؛
گفتہ اینک ما بشر ایشان بشر ؛ ما و ایشان بستہ خوابیم و خور ؛ اور ہم نہین دیکھتے
تیری متابعت کرتے کسیکو مگر اونکو جو ہمارے کمینے لوگ ہین ظاہر رائے مین یعنی تجھپر ایمان لے
لائے بے غور اور تامل کے یا یہ معنی کہ جو تیرے تابع ہین وہ کمینے ہین ظاہر دیکھنے مین یعنے
جدا انکو دیکھے فورًا جان لیوے کہ یہ کمینے لوگ ہین اور ہم نہین دیکھتے تجھے اور تیرے
تابعدارونکو کچھ بزرگی اپنے پر کہ جس سے ہم تمہارے تابع ہووین بلکہ ہم تو گمان کرتے
ہین تجکو جھوٹا یعنی تیری نبوت کے دعوی کو اور اون کے تصدیق لانیکو اور ایمان لانیکو
قال یقوم ارءیتم ان کنت علی بینۃ من ربی واتٰنی رحمۃ من عندہٖ فعمیت علیکم
انلزمکموھا وانتم لھا کرھون ہ کہا نوح علیہ السلام نے اے میری قوم مجھے بتاؤ

اگر مین حجت رکھتا ہون ظاہر اپنی رب کی طرف سے ایسی جو میرے دعویٰ کی
گواہی دیوے اور اللہ تعالیٰ مجکو دے اپنے پاس سے بخشش یعنی نبوت تو تمپر چھپا رہیگا
یا تمسے چھپالیوے اوس حجت کو کہ اوسکی پہچان ندیوے تمکو کیا مین تمپر لازم کرونگا کہ قبول
کرو اور لکھا ہے کہ یہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنی نہین لازم کرنیکا حالانکہ تم اوس حجت سے
کراہیت کرتے ہو اور نہین چاہتے **فائدہ** قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حضرت
نوح علیہ السلام کر سکتے ہوتے تو لازم کرتے لیکن اختیار پروردگار کے مشیت مین ہی
کیا جانے اوسکا عدل کسکو راندے اور اوس کا فضل کسکو بلا لیوے **ب**
یکے را برانی کہ مخذول ماست + یکے را بخوانے کہ مقبول ماست + وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ
عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ اے میری قوم مین نہین مانگتا تمسے رسالت کے
پہچانے پر کچھ مال مزدوری کا کہ تمکو دینا مشکل پڑے یا تم ندو تو مجکو گران گزرے میرا اجر
تو خدا تعالیٰ پر ہے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے بڑے بڑے آدمی اور
رئیس کہتے تھے کہ تم اپنی مجلس سے کمینون اور ادنے ادنے آدمیونکو دور کردو تو ہم
تمہارے پاس بیٹھین تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا وما انا بطارد الذین آمنوا اور
مین نہین دور کرنیوالا اونکا جو لوگ ایمان لائے ہین بیشک وہ اپنے رب سے جزا
پانیوالے ہین اور اوس کے قرب کو پہنچنے والے ہین اونکو کیونکر دور کرون لیکن مین
تمکو دیکھتا ہون نادان کہ تم انکی قدر نہین جانتے وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ
طَرَدْتُّهُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور اے میری قوم کون میری مدد کرے اور روکے اللہ تعالیٰ
کے عذاب کو اگر مین انکو راند دون کیا تم نہین دریافت کرتے جو کہتے ہو ان کو اپنی
مجلس سے دور کر اونھون نے کہا کہ تو تو انکی یہ سب صفت کرتا ہے اور یہ ظاہر مین
تجھسے ملے ہوئے ہین اور تیرے موافق ہین باطن مین تجھسے مخالف ہین حضرت نوح علیہ
السلام نے فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ
وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اِنِّيْٓ اِذًا
لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور مین تمسے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے علم کے خزانے ہین اور
مین غیب نہین جانتا کہ لوگون کے باطن کی خبر دون اور مین نہین کہتا مین فرشتہ ہون

ہون جو تم مجھے کہو تو ہم جیسا بشر ہے اور مین نہین کہتا اونکو جن لوگونکو تم حقارت
سے دیکھتے ہو اون کے فقیر ہونے کے سبب اونہین کمینہ بتاتے ہو خدا اونکو بھلائی
نہ دیگا اس لیئے کہ خدا تعالے نے جو اون کے واسطے عقبی مین آمادہ کیا ہے اوس سے
بہت بہتر اور اچھا ہے جو تمکو دنیا مین دیا ہے خدا خوب جانتا ہے جو اون کے دلمین
ہے صدق اور اخلاص اور جو مین اون کے اسلام کا حکم بدون ظاہر مین تو بیشک
اوسوقت مین ظالمونمین سے ہون کیونکہ نبیونکو حکم ظاہر پر ہے قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا
فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا اونھون نے اے نوح
تو نے جھگڑا اور بحث کی ہمسے اور بہت قصہ بڑھا دیا اب تو لا عذاب جسکا وعدہ کیا ہے
اگر تو سچا ہے اپنے عذاب کے وعید مین قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ بیشک تمپر عذاب بھیجیگا اللہ اگر چاہیگا جلدی یا دیر
کر کے اور تم خدا تعالی کو عاجز کرنیوالے نہین اوس کے عذاب بھیجنے سے یا اوس سے لڑنیسے
یا اوس سے بھاگ جانیسے وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ
اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور میری نصیحت تمکو کچھ نفع نکریگی اگر مین چاہون کہ تمکو
نصیحت کرون اگر خدا چاہیگا تمکو گمراہ کرنا اس کلام مین تقدیم و تاخیر ہے مطلب یہ ہے
کہ اگر خدا تمکو گمراہ کرنا چاہے اور مین چاہون تمہین نصیحت کرون تو وہ نصیحت نفع نکریگی
وہی تمہارا رب پیدا کرنے والا اور تمہارے سب کامونمین تصرف کرنیوالا اپنے ارادہ کے
موافق اور اوسیکی طرف پھیرے جاؤ گے اور اپنے عملونکی جزا پاؤ گے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝ بلکہ نوح علیہ السلام
کی قوم نے کہا کہ نوح اپنی طرف سے جھوٹ بنا لیتا ہے وحی ہمنے نوح سے کہا کہدے
کہ جو مین نے وحی جھوٹ بنائی ہے تو اوسکا وبال مجھپر ہے اور مین بیزار ہون تمہاری گناہونسے
جو تم مجھپر بہتان کرتے ہو وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا
تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور نوح پر وحی کی گئی کہ تیری قوم ایمان نلائیگی مگر وہی جو ایمان
لا یا ہے پھر تو غم نکر جو وہ تجھے جھٹلاتے ہین اور ایذا دیتے ہین اور جب انکی دعوت
نا فائدہ جاتا رہا عذاب آنیکا وقت آگیا حکم ہوا اے نوح کوشش کی کمر باندہ وَاصْنَعِ
الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ اور بنا کشتی

ہماری نگہبانی مین یا روبرو ملائکہ کے جو مددگار اور نگہبان تیرے ہین اور ہماری وحی کر نیکی جو کشتی بنانیکو وحی کی ہے اور ہمسے کچھ نکہو اون لوگون کے مقدمہ مین جنہون نے ظلم کیا ہے یعنی اونکی نجات نمانگ کہ بیشک یہ غرق کیے گئے ہین انکے ڈبونیکا حکم ہو چکا ہے **فائدہ** حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ نوح علیہ السلام جانتے نہ تھے کہ کشتی کیونکر بنائین اوسکی کیا صورت ہو وحی آئی کہ ایسی صورت بنا جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہے حدیث شریف مین ہے کہ نوح علیہ السلام کشتی کے واسطے لکڑی ڈہونڈتے تھے حکم ہوا کہ سال کا درخت بووے بیس برس مین وہ درخت خوب ہو گیا اس مدت مین کوئی لڑکا پیدا نہوا جو قوم کے لڑکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور اونھون نے بھی اپنے باپون کی متابعت مین حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سے انکار کیا پھر نوح علیہ السلام کشتی بنانیمین مشغول ہوئے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ اور نوح علیہ السلام کشتی بناتے تھے وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ اور جب نوح علیہ السلام کی طرف جاتے تھے اوسکی قوم کے بڑے بڑے سردار ٹھٹھا کرتے تھے اس لئے کہ وہ کشتی جنگل مین بناتے تھے پانی سے دور کہتے تھے کہ کشتی تو بناتے ہو پانی کہان ہے اور طعنہ دیتے تھے کہ پہلے نبی بنے تھے اب بڑہی بنے ہو نوح علیہ السلام کہتے تھے کہ جو تم ٹھٹھا کرتے ہو ہمسے تو ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تمسے جیسے تم کرتے ہو فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ بہت جلد جان لوگے اوسکو جسپر عذاب آئیگا ایسا کہ دنیا مین رسوا کرے یعنی غرق ہو جاؤگے اور عقبے مین عذاب ہوگا ہمیشہ کہ جہنم مین جلنا ہے پھر نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس مین کہ تین ۳۰۰ سو گز لمبی تہی اور بعضون نے کہا ہے باران ۱۲۰۰ سو گز اور چوڑی پچاس گز اور بعضون نے لکہا ہے چھ سو گز اور اونچی تیس گز اور ایک قول مین تینتیس ۳۳ گز ہے اور اس کے سوا اور بھی روایتین ہین اور اوس کے تین درجے بنائے اور روغن ملدیا اور حکم الہی سے سب قسم کے جانور زمین سے ایک ایک جوڑا جمع کیا اور پرندونکو نیچے کے درجے مین رکھا اور درندہ اور چار پائے بیچ کے درجے مین اور آدمیونکو مع اسباب اور کہانے پینے کے اوپر کے درجے مین جائے دی اور سامان مین ان سبکے مشغول تہا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ یہانتک کہ آیا ہمارا عذاب

یا حکم عذاب کا اور تنور میں سے پانی نے جوش مارا اور وہ تنور پتھر کا تھا جسمین اماں حوا رضی روٹی پکاتی تھین اور حضرت نوح علیہ السلام کو ترکہ مین پہنچا تھا اور عذاب آنیکی یہ نشانی تھی کہ اس تنور سے پانی جوش کرے تو جب نشانی عذاب کی ظاہر ہوئی ہمنے نوح علیہ السلام سے کہا کہ اوٹھا لے کشتی مین ہر قسم کے حیوانون کے جو جاندار کہ جفتی کرتے ہین دو دو یعنی ایک نر ایک مادہ اور اپنے لوگونکو جو مسلمان ہین کشتی مین بٹھا لے مگر اوسکو نہ بٹھا جس کے ہلاک کا ہم حکم دیچکے ہین مراد اس سے کنعان اور واعلہ ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی ہین اور اور بھی جو کوئی ایمان لایا ہے اوسی بھی کشتی مین بٹھا لے اور نوح علیہ السلام سے موافق نہوئے اور ایمان نلائے مگر تھوڑے آدمی کہ ایک بیوی مسلمان اور تین بیٹے ایک حام دوسرا سام تیسرا یافث اور اونکی بیبیان مرد وعورت بہتر اور ان کے سوا کہ سب ایک کم اسی تھے اور نوح علیہ السلام سمیت اسی ہوتے نوح علیہ السلام سب کو کشتی کے پاس لائے اور ایک سرپوش جو بنایا تھا وہ کشتی پر ڈھانک دیا چالیس دن تک رات دن زمین سے پانی جوش کرتا رہا اور آسمان سے پانی بلا کا برستا رہا وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور کہا نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ کشتی مین کہتے ہوئے بسم اللہ مجریہا ومرسیہا یعنی اللہ کا نام لو کشتی کے چلانے کے وقت اور ٹھیرانے کے وقت اور بعضون نے کہا ہے اللہ کے نام سے ہی کشتی کا چلنا اور ٹھیرنا کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب چاہتے تھے کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کشتی ٹھیر جائے تب بسم اللہ کہتے تھے پس نوح علیہ السلام نے انکو اسطور بسم اللہ سکھائی اور کہا بیشک میرا رب بخشنے والا ہے مسلمانونکو مہربان ہے مسلمانون پر کہ انکو طوفان سے نجات دے وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور وہ کشتی انکو لئے جاتی تھی موجون مین جو عظمت کے سبب مثل پہاڑ کے تھی وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ اور آواز دی نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو اور بعضون نے اوسکا نام یام لکھا ہے اور وہ بیٹا اونکا کشتی کے کنارہ پر تھا اور نوح علیہ السلام اوسکو مسلمان جانتے تھے شفقت سے اوسے کہا اے بیٹے سوار ہو جا کشتی مین ہماری ساتھ کہ بیخوف ہو جائے اور کافرون کے ساتھ نہو کہ غرق ہو جائے گا وہ لڑکا منافق تھا باپ سے اسلام ظاہر کرتا تھا اور کافرون کے ساتھ اونکی مذہب مین متفق

تہا قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَ
حَالَ بَیْنَہُمَا الْمَوْجُ فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۰ کہا بیٹے نے جواب مین باپ سے کہ مین قریب ہے
کہ پناہ مین ہو جاؤنگا ایک پہاڑ کی جو بلندی کے سبب مجکو بچالیگا پانی مین غرق ہونے
سے نوح علیہ السلام نے کہا کوئی بچانے والا نہین آج کے دن کہ روکے اللہ تعالی کے
عذاب کو مگر اللہ جسپر بخشش کرے اور باپ بیٹے مین یہ بات ہو رہی تھی کہ طوفان کی
سختی ہوئی اور حائل ہو گئے دونون مین موج طوفان کے بس ہو گیا وہ غرق ہونیوالون
مین **فائدہ** القصہ نوح علیہ السلام کوفہ سے یا ہند سے یا عین ورد سے کہ ایک
جگہ ہی جزیرہ مین کشتی مین بیٹھے دسوین تاریخ رجب کی کشتی تمام روئے زمین پر پہرے اور
جب طوفان کا حادثہ آخر ہوا اور کافر ڈوب چکے امر الہی ہوا وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ
وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ ۰ کہا گیا یعنی حکم الہی ہوا کہ اے زمین نگل لے اپنا پانی جو باہر لائی تہی اور اے آسمان
روک لے جو پانی چھوڑ رکہا ہے اور پانی جاتا رہا اور ہو گیا جس کام کا حکم ہوا تہا کہ کافر
ہلاک ہوئے اور مسلمانون نے نجات پائی اور ٹہر گئی کشتی کوہ جودی پر موصل مین یا شام مین
عاشورہ کے دن دسوین تاریخ محرم کی اور مدت طوفان کے چھ مہینے تہی اور کہا گیا پھٹکار
ہو اور ہلاک ہو کافرون کو اور جب نوح علیہ السلام اپنے ساتہیون کے ساتھ کشتی سے
باہر آئے اوس دن شکرانہ کا روزہ رکہا اور عاشورہ کا روزہ سنت ہوا وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ
فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ ۰ اور پکارے نوح
علیہ السلام اپنے رب کو کہ اے میرے پیدا کرنے والے بیشک میرا بیٹا کنعان میرا اپنا ہے
اور تو نے فرمایا تہا کہ تیرے اپنون کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوا اور بیشک تیرا وعدہ
سچا ہے اور تو حاکمون کا اچھا حکم کرنے والا ہے اسمین کیا حکمت ہے **فائدہ** امام ماتریدی
لکھتے ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کے کفر کی خبر نہ رکہتے تہے جو خبر رکہتے تو سوال
نکرتے اسواسطے کہ خدا نے فرمادیا تہا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا یعنے جو کافر ہین اون کے
واسطے مجھسے کچھ نکہیو جب نوح علیہ السلام نے یہ کہا تو اللہ تعالی نے جواب مین فرمایا
قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ
اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ۰ کہا خدا نے اے نوح تیرا بیٹا نہین ہے تیرے

اہل دین سے وہ تو صاحب اچھے عمل کا نہین تو مجھسے وہ چیز نہ پوچھ جسکا تجھکو علم نہین یعنے
جسکو پوچھنے سے ہی نجانے وہ نپوچھ یا جس چیز کا تجھکو علم نہین وہ نپوچھ یعنے بیٹے کے کفر
کا بیشک مین تجکو نصیحت کرتا ہون اور منع کرتا ہون اس امر سے کہ تو اون نادانون سے
نہو جو سوال ناجائز کرین قَالَ رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِي
وَتَرْحَمْنِیٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے پروردگار بیشک مین تجھسے
پناہ مانگتا ہون اس کے بعد اس سے کہ مین تجھسے پوچھون وہ بات جسکا مجکو علم نہو یعنی جسکا
پوچھنا روا نہو اور جو تو مجکو نہ بخشے اور مجھپر رحم نکرے تو ہونگا مین نقصان اوٹھانیوالونمین
سے قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ
ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؀ کہا گیا کہ اے نوح اوتر آ کشتی سے سلامتی کے ساتھ جو
ہمنے تجکو دی یا ہماری طرف سے تجھپر سلام اور تحفہ ہے اور برکتین اور زیادتیان تیری
نسل مین کہ تو دوسرا آدم ہووے لوگون کے نسب مین اور ایک قول یہ ہے کہ کسیکی اہل کشتی
سے اولاد نہین رہی سوا حضرت نوح علیہ السلام کے اور اون کے تین بیٹون کے اور تمام آدمیونکا
جہان کے نسب ان تین تک پہنچتا ہے کہ سام کی اولاد عرب اور فرس ہے اور یافث
کی نسل سے ترک ہین اور حام کی اولاد ہند ہین اور سلام و برکتین اون کتنے گروہون پر
جو اونمین سے تیرے ساتھ ہین یعنی مسلمان قریب ہے کہ ہم انکو خوش نصیب کرین دنیا
مین کہ اچھی طرح زندگانی کرین اور رزق کی فراخی ہو پھر اونکو پہنچے ہماری طرف سے
عذاب دکھہ دینے والا ہو قیامت مین انسے مراد کافر ہین **فائدہ** وسیط مین قرطبی رحمۃ اللہ
علیہ سے نقل کرتے ہین کہ سب مرد و عورت مسلمان اس سلام و برکتونمین داخل ہین اور
سب کافر مرد و عورت قیامت تک اس خوش نصیبی دنیا کے اور آخرت کے عذاب
مین داخل ہین تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ
مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ؀ یہ بیان جو ذکر ہوا غیب کی خبرین ہین کہ
ہمنے جبریل علیہ السلام کے واسطے سے تیری طرف وحی کین تو نجانتا تہا انکو اور نہ تیری قوم جو
قریش ہے اس وقت سے پہلے پہر صبر کر قوم کی ایذا پر اور مشقت پر رسالت کے پہنچانی
مین جسطور نوح علیہ السلام نے صبر کیا بیشک اچھی عاقبت پرہیزگارونکی ہے دنیا مین
اونکو دشمنون پر فتح ہے اور عقبے مین بڑے بڑے درجے ہین **فائدہ** پیر طریقت نے

فرمایا ہی کہ صبر سے سب مشکلین حل ہو جاتی ہین اور صبر علاج ہی سب تکلیفونکا اور صبر کا نتیجہ فتح ہی اور
اوربے صبرونکا کام خراب ہوتا ہی وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ
مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ اور بہیجا ہمنے قوم عاد کی طرف ان کے بہائی ہود کو **فائدہ** بہائی
بسبب نسب کے کہا کہا ہود علیہ السلام نے اے میری قوم اللہ کو پرستش کرو اسکی یگانگی کیساتہ تہمارا
کوئی معبود اسکے سوا نہین ہے اور تم جو اوسکا شریک بتلاتے ہو یہ تہمارا بہتان ہے اور جہوٹ باندہ
ہوا ہے یٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اے میری
قوم مین تمسے نہین مانگتا اس رسالت کی کچہ مزدوری اور بدلا **فائدہ** سب رسول اپنی قوم سے اپنی
بیغرضی اور بے طمع ہونا بیان کرتے ہین کہ تہمت سے بچین اور نصیحت خالص ہو کسواسطے کہ نصیحت
اور دعوت جبہی فائدہ کرتی ہے کہ ہمین دنیا کی طمع نہو سو ہود علیہ السلام نے کہا میری مزدوری اور
بدلا اوسپر ہی جسنے محض اپنی قدرت سے مجہے پیدا کیا ای کیا تم سمجہتے نہین اور عقل سے سچے جہوٹے کو نہین جانتے
اور نہین جانتے کہ جو مال نہ ہو نڈے جہوٹ کیون کہیگا **فائدہ** لکہا ہی کہ قوم عاد نے حضرت ہود
علیہ السلام کی دعوت قبول نکی اور اللہ تعالی نے اونکی شامت کی سبب تین برس مینہہ نہ برسایا اور انکی
مردون اور عورتونکو بانجہ کر دیا اور یہ لوگ کہیتی کیا کرتے تہے اور لوگ ان کے دشمن بہی تہے تو کہیتی کے
واسطے مینہہ کی محتاج ہوئے اور دشمنونکے دفع کرنیکو اولاد کی حاجت پڑی تو ہود علیہ السلام نے فرمایا
وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّةً
اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو ایمان لاؤ پہر
اوسکی عبادت نکرو اوسکے سوا تو اللہ تعالی بہیجے تمکو آسمان سے تمہاری کہیتون پر مینہہ برابر برسنے
والا اور تمہاری قوت کیساتہ اور قوت بڑہا دی کہ تمکو اولاد دیوے وہ تمہارے دشمنونکو دفع کرین تو میری
بات سنو اور نہ پہر جاؤ مجہسے اور منہ نہ پہیرو اللہ تعالے کی کلام سے کہ گناہی کرتے رہو قَالُوْا یٰھُوْدُ
مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ کہا اے ہود تونے ایسی حجت اور دلیل نہین بیان کی جس سے تیرا کہنا
صحیح معلوم ہووے حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام نے انکو معجزے دکہلائے تہے اور یہ کچہ خاطر مین نلائے
اور انکار کیا وَّمَا نَحْنُ بِتَارِکِیْٓ اٰلِھَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ وَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ کہا اور نہین ہین
ہم ترک کرنیوالے عبادت خداؤن اپنے کی بات تیری سے کہ کہے تو ایک خدا کو بندگی
کیرو اور نہین ہم واسطے تیری ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىکَ بَعْضُ اٰلِھَتِنَا بِسُوْٓءٍ قَالَ
اِنِّیْٓ اُشْھِدُ اللّٰہَ وَاشْھَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ نہین کہتے ہم بیچ شان تیری کے مگر یہ کہ پہنچایا ہی ساتہ

تیرے تئین کسی بہوت نے خداؤن ہمارے مین سے بری طرح سے کہا اور ایذا دی اور بیماری اور کہتے ہین مراد جنون اور سودا ہی عاد کی قوم نے جو گالیان دیتا ہے خداؤن ہمارے کو اونہون نے تجکو دیوانہ کیا ہی تو باتین کہ خارج عقل سے ہین تجہسے سنی جاتی ہین کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم بھی شاہد رہو اوپر اس بات کی کہ بیزار ہون مین اُس چیز سے کہ تم شریک کرتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ سوائے اللہ کے یعنے عبادت مین اُسکی اورون کو شریک کرتے ہو پس جمع ہو تم اوپر مکر کے یا برائی میری کے سب تم اور خدا تمہارے بیچ ہلاکی میری کے اتفاق کرو پس مجکو مہلت نہ دو تم اور جو کچھ چاہو بیچ قصد میرے کے کرو کہ مین خطرہ نہین رکہتا اور ساتھ حمایت اور نگہبانی اللہ کی کے ضرر تمہارے سے اندیشہ نہین ہی اور یہ بھی ایک معجزہ ہود علیہ السلام کا تہا کہ اکیلا رو برو جماعت بہت کی کہ جبار اور صاحب شوکت اور دولت اور پیاسے لہو کے اُسکے تہے یہ سب مبالغہ کیا کہ جمع ہو اور مہلت نہ دو اور ہلاکی میری مین سعی کرو وہ باوجود شدت کر اور قہر کے اور قدرت کر ایذا دینے اُسکی سے عاجز ہوئے جیسے کہا ہی ؎ تو خدا را شو اگر جملہ عالم دریا ست ٭ بخدا اگر سر موی قدرت تر گردد ٭ اور ہود علیہ السلام ساتہ کرم الہی کی شوق تمام رکہتا تہا کہا اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق توکل کیا مینے اوپر اللہ کے کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی اور ہم اپنے ساتہ اُسکے سونپتے ہین نہین ہے کوئی چلنے والا یعنی جاندار نہین ہی مگر اسے پکڑنیوالا ہی بال اُسکے اور پکڑنے بال پیشانی کی تمثیل مالکیت کی اور قدرت اور تصرف اُسکی کے ہی تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر راہ عدل کے اور سیدہی کی ہی جو کوئی اوپر اُسکے توکل کرے اُسکو ضائع نہین کرتا بحر الحقایق مین فرمایا ہی کہ صراط مستقیم وہ ہی کہ آخر طرف حق کی ہووے نہ طرف غیر اُسکی کے جیسے کہ کہا ہی وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ؎ چون ہمہ راہ از وست از ہمہ چیز راست ٭ تو بہر رہ کہ روی سوی اوراست ٭ چون از و بود ابتدائی ہمہ ٭ ہم بدو باشد انتہائے ہمہ ٭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ پس اگر پہرو تم تحقیق کہ مین پہنچانیوالا ہون ساتہ تمہارے وہ چیز کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہ اُسکی طرف تمہارے یعنی وحی اللہ کی تہا تمہارے پہنچائی اور اوپر تمہارے حجت واجب کی مینے پس جو قبول نہی تمنے اللہ تعالےٰ تمکو ہلاک کریگا اور جانشین تمہارا کریگا پروردگار میرا ایک گروہ کو بجز تمہارے اور نقصان نہ ساگے پہنچا اللہ کو کچہ تمہارا اعراض کرنے کہ مجہسے اور انکار قبول دعوت کی سے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر سب چیز کے نگہبان ہی یعنی قول اور فعل اور حقیقت سب کی جانتا ہی اور جب کافر قوم ہود کی ساتہ ان باتون کے نصیحت پکڑنیوالی نہوئی حکم الہی ساتہ عذاب اُنکے کے نازل ہوا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور اسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتہ عذاب اونکی کے نجات دی ہمنے ہود کو اور اُن لوگون کو کہ ایمان لائے تہے ساتہ اُسکے اور وہ چار ہزار تہے ساتہ ہود کی نجات دی ہمنے ساتہ بخشش کے اپنی طرف سے یعنی نجات ساتہ فضل ہمارے کے تہی نہ ساتہ عمل اونکی کے

کے اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب سخت سے اور وہ سموم دزخ کی تہی کہ بیچ
حلق اونکی کے گہس کر دماغ اون کے سے باہر جاتی تہی اور اعضا اون کے ٹکڑے
ٹکڑے کرتی تہی وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور وہ عاد ہے یعنی اثر کہ بیچ شہرون احقاف کے دیکھتے ہین نشانی
قبیلہ عاد کی ہے انکار کیا اور کافر ہوئے ساتہ آیتون پروردگار اپنے کے اور گنہگار
ہوئے بیچ پیغمبرون اوس کے گناہ ایک پیغمبر کا لازم کرنیوالا گناہ سب پیغمبرون کا
ہے اور پیروی کی حکم ہر سرکش لڑنے والے کے یعنی عاجز ہوئے بیچ اوس کسیکے کہ انکو
ساتہ اللہ کے دعوت کرتا تہا اور فرمانبردار ہوئے اوس کسیکے کہ اونکو ساتہ کفر اور گمراہی
کے بلاتا تہا وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا
لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ اور پیچہے سے آئے بیچ اس دنیا کے لعنت کو کہ دور ہونا اور ہلاکت ہے
اور بیچ دن قیامت کے بہی لعنت پیچہے اونکے ہے جانو تم کہ قوم عاد کی کافر ہوئے
ساتہ پروردگار اپنی کے جانو تم کہ دوری ہے خاص عاد کو یعنی رحمت سے دور ہے اور
اور بعضون نے کہا ہے دوری ہوجیو خاص عاد کو یعنی ہلاکت اور دعا ہلاکت کی اوپر
اون کے پیچہے ہلاک ہونے اون کی کے دلیل ثابت ہونے عذاب کے ہے عطف بیان
عاد کا ہے یعنی یہ عاد کہ ہلاک ہوئے عاد اولی تہے کہ حضرت ہود علیہ السلام اوپر اونکے
اوٹہے تہے یعنی پیغمبر ہوئے تہے نہ عاد ارم کہ اونکو عاد ثانیہ کہتے ہین وہ ساتہ قوم ثمود کی
ہلاک ہوئے وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ
هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ
اور بہیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بہائی اون کے صالح کو مراد برادری نسبی ہے کہا
صالح نے اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کو ساتہ یگانگی کے نہین ہے واسطے تمہارے کوئی
معبود سوا اوس کے اوسنے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنی آدم کو کہ باپ تمہارا ہے اور
سوا نطفونکا کہ نسل آدمی کی اوس سے پیدا ہوتی ہے خاک سے پیدا کیا اور زندگانی
یعنی عمر دی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین مذکور ہے کہ بیس عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے
تین سو سی ہزار تلک تہے یا تمہارے تئین قدرت دی اوپر عمارتون زمین کے تا
حویلیان پاکیزہ اوپر اوس کے بنائین اور ساتہ کہودنے نہرون کے اور بونے درختون

لگے مشغول ہوئے پس بخشش چاہو تم اوس سے یعنے ایمان لاؤ تم تو تمکو بخشے
پس توبہ کرو تم ساتھ بندگی اوسکی کے عبادت غیر اوسکی سے تحقیق کہ پروردگار میرا
نزدیک ہے امید وار ونکو ساتھ رحمت کے اجابت کرنیوالا دعا کرنیوالونکا ہے ساتھ فضل
و احسان اپنے کے قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ کہا قوم نے کہ اے صالح تحقیق کہ تھا
تو درمیان ہمارے امید دار یعنی نشانی دانائی کی اور عقلمی کی بیچ پیشانی تیری کے دیکھتے
تھے ہم آگے اس سے کہ دعوی نبوت کا کرے تو اور چاہتے تھے ہم کہ بادشاہ تجکو اپنا بناویں
ہم یا امید رکھتے تھے ہم کہ ساتھ دین ہمارے کے صاحب دین کا ہوئے تو اب ساتھ
اس بات کے کہ کہتا ہے تو امید تجسے توڑی ہمنے آیا ہمکو منع کرتا ہے تو اوس سے کہ
بندگی کرین ہم اوس چیز کے کہ تھے باپ دادے ہمارے پوجتے تھے اور تحقیق ہم بیچ
شک کے ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکی توحید اور چھوڑنے عبادت
بتونکی سے ایک شک تہمت مین ڈالنے یعنی گمان کہ جان کو بیقرار اور دلکو بے آرام اور
عقل کو پریشان کرتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ کہا صالح نے
اے قوم میری وہ کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر ہو مین اوپر حجت روشن کے پروردگار اپنے سے
اور دی ہووے میرے تئین نزدیک اپنے سے پیغمبری پس کون ہے کہ یاری کرے
اور باز رکھے عذاب اللہ کے سے اگر نافرمانی کرون مین اوس کے تئین بیچ پہچانے رسالت
کے پس مین تمہارے تئین طرف اللہ کے بلاتا ہون اور تم مجکو طرف دین اپنے کے دعوت
کرتے ہو اور ساتھ میرے جہگڑتے ہو پس تم نہین زیادہ کرتے ہو میرے تئین سوا نقصان
اور خسارہ کے لاتے ہین کہ قوم ثمود کی نے بعد جہگڑے اور لڑائی بہت کے معجزہ مانگا
جیسے کہ سورہ اعراف مین مذکور ہوا اگر چاہے معلوم کرے کہ ساتھ دعا اوسکی کے
پتھر سے اونٹنی نکلی صالح علیہ السلام نے اوپر اون کے حجت پکڑے اور بیچ مقدمہ
اونٹنی کے وصیت شروع کی وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ اور کہا اے قوم میری یہ اونٹنی ہے کہ اللہ نے
پیدا کی ہے واسطے تمہارے جس حال مین کہ نشانی ہے اوپر قدرت اوسکی کے پس چھوڑ

تم اوسکو تو کہاوے اور چرے بیچ زمین اللہ کی کے یعنی رزق اوسکا اوپر تمہارے نہین
ہے اور نفع خاص تمکو ہے اور نہ پہنچاؤ تم اوسکو بدی اور ایذا کہ اگر ساتھ برائی اوسکی کے
قصد کروگے تم پس پکڑے تمکو عذاب نزدیک یعنی پیچھے ایذا اوسکی کے عذاب کئے
جاؤ اور فرصت نپاؤ تم عذاب سے فعقروھا فقال تمتعوا فی دارکم ثلثۃ ایام ذلک وعد غیر
مکذوب پس پے کیا اوس اونٹنی کو یعنی پاؤن کاٹے اور مفصل سورہ قمر مین مذکور ہوگا
اور پیچھے پے کرنے اونٹنی کے بچہ اوسکا اوپر پہاڑ کے چڑہا اور تین آوازین کین صالح
علیہ السلام اوسوقت درمیان قوم کے نہ تہا جب آیا احوال اوسکو سنا پس کہا تم جیوگے اور
فائدہ پاؤگے بیچ گہرون اپنے کے تین دن کہ چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور
ہفتہ کے دن اوپر تمہارے عذاب اوتریگا یہ وعدہ نہ جہوٹا ہے لائے ہین کہ چارشنبہ
کو منہہ اونکا زرد ہوا اور پنجشنبہ کو سرخ اور جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب اوترا۔
فلما جاء امرنا نجینا صلحا والذین امنوا معہ برحمۃ منا ومن خزی یومئذ ان ربک
ھو القوی العزیز ۰ پس اوسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اونکے کی نجات دی ہمنے
صالح کو اور اون لوگون کو کہ ساتھ اوس کے تہے ایمان لانے والے ساتھ فضل اور
بخشش کی نزدیک ہمارے سے نہ ساتھ عمل اونکے کے یعنی محض فضل سے صالح کو اور
مسلمانونکو نجات دی ہمنے اوس بلا اور آفت سے اور رسوائی اوسدن کی سے یعنی
قیامت کے سے تحقیق کہ پروردگار تیرا وہ زور آور ہے یا صاحب قدرت ہے اوپر
نجات مومنونکی غالب ہے اوپر دشمنون کے ساتھ ہلاک کرنے اونکے کے واخذ
الذین ظلموا الصیحۃ فاصبحوا فی دیارھم جثمین ۰ اور پکڑا اون لوگون کو کہ
ستم کیا اونہون نے اوپر اپنے ساتھ کفر کے آواز بڑی نے مراد آواز جبرئیل علیہ السلام
کی ہے **زاد المسیر** مین لایا ہے کہ بیچ اوس تین دن کے کہ وعدہ جینے کا تہا
اپنے گہرون مین بیٹہہ کر قبرین تیار کین اور عذاب کے منتظر تہے جب چوتہے دن
سورج نکلا اور عذاب نہ آیا گہرون سے باہر آئے اور ایک دوسرے کو آپسمین پکارتے
تہے کہ ایکا ایکی جبرئیل علیہ السلام اوپر صورت اصل اپنی کے کہ پاؤن اوپر زمین کے
اور سر اوپر آسمان کے پر پہیلائے ہوئے مشرق سے مغرب تلک پاؤن اوسکے زرد
اور بازو اوسکے سبز اور دانت سفید اور براق یعنی چمکتے ہوئے اور پیشانی روشن

اور رخسار سب چمکتے ہوئے اور بال ہر اوسکے سرخ مانند مونگے کے ظاہر ہوا تو قوم ثمود نے
اس حال کو دیکھکر مونہہ طرف گہرون کے کیا اور وہ قبرین کہ تیار تہین او نمین آئی جبرئیل
علیہ السلام نے نعرہ کیا کہ موتوا علیکم لعنۃ اللہ یعنی مرو تم اوپر تمہارے لعنت اللہ
کی ہو جیو سب ایکبارگی موئے اور لرزہ گہرون مین پڑا اوپر جتہین اوپر اون کے گرین
ہین ہوئے بیچ گہرون اپنے کے مردے کان لم یغنوا فیہا الا ان ثمود کفروا ربہم الا
بعدا لثمود ہ گویا کہ ہرگز نتھے بیچ اون گہرون کے وسیط مین لایا ہے کہ
اللہ تعالی نے ساتھ اوسی آواز کے ہلاک کیا اوسکو کہ قوم ثمود کی سے تہا مشرق
میں اور مغرب مین مگر ایک مرد کہ نام اوسکا ابو رغال تہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا کہ ابو رغال کون ہے آنحضرت نے فرمایا کہ باپ ہے قبیلہ ثقیف کا
جانو تم کہ تحقیق قوم ثمود نے انکار کیا پروردگار اپنے کو جانو تم کہ دوری ہے رحمت سے
خاص قوم ثمود کی کو ولقد جاءت رسلنا ابرہیم بالبشری قالوا سلما اور البتہ
تحقیق کہ آئے بیجھے ہوئے ہمارے فرشتون سے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹہ تھے اور
ومیاطی مین کہا ہے کہ تین فرشتے یعنی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام اوپر
صورت جوانون خوبصورت کے آئے طرف ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خوشخبری کی
ساتھ بیٹا ہونیکے یا ہلاک ہونے قوم لوط کی حقایق سلمی مین مذکور ہے کہ وہ خوشخبری
تہی ساتھ دوستی ہمیشگی کے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ جو پہلے
سے خلیل کو نوازا کہ کہا واتخذ اللہ ابرہیم خلیلا آخر ساتھ ہمیشگی دوستی کی بشارت دی
اور بہی حقایق مین لایا ہے کہ وہ خوشخبری تہی ساتھ ظاہر ہونے حضرت رسالت
کے صلب اوس کے سے اور ساتھ اس کے کہ وہ خاتم پیغمبرونکا اور صاحب تاج
حمد کا ہے اور ایک بشارت یہ کہ باپ کو ایسا بیٹا ہووے ع

خوشوقت آن پدر کہ چنین باشدش پسر * شاباش آن صدف کہ چنین پرورد گہر *
آیا از و بکرم وابنا از وعزیز * صلوا علیہ ما طلع الشمس والقمر *

ومنہاطی مین لایا ہے کہ جبرئیل واسطے ہلاک قوم لوط کی آیا تہا اور اسرافیل بشارت
بیٹے کی ابراہیم کو لایا تہا اور میکائیل واسطے محافظت لوط اور اہل اوس کے اور
نکالنے اون کے کے موتفکات سے القصہ جب نزدیک خلیل کے آئے کہا

ع ۷

جو بسبب نبی تھے حضرت یوسف نے یہ بات اس واسطے کہی جو جانیں وہ کہ یہ خاندان نبوت سے ہے یعنی نبیون کی اولاد سے ہے یہ شرافت جانکر زیادہ اونکی بات کو سچ جانیں اور کہا کہ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہجاہے اور لایق نہین ہمکو جو ہم نبی زادے ہین کہ شریک کرین خداتعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو بلکہ اوسکو اپنی ذات مین اکیلا اور یکتا جان کر بندگی کرین اوسکی ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ یہ خداتعالیٰ کا ایک جاننا فضل ہے خداتعالیٰ کے ہم پر اور سب آدمیون پر بھی فضل پہنچے اوس کا جو اون کے واسطے نبیونکو بہیجا تو اونکو راہ خدا کی بتادین اسے پر اس بات کو بہت لوگ جن کے واسطے نبی آئے ہین شکر نہین کرتے نبی کے بہیجنے کے نعمت کا یعنی نبی کا بہیجنا بڑی نعمت ہے آدمیون پر کہ نبیون کے بتلانے سے راہ خدا کی پاتے ہین اور کفر کی بلا سے امن مین رہتے ہین یہ کہکر حضرت یوسف علیہ السلام اور طرح سے لگے سمجھانے اور خداتعالیٰ کے دین کو لگے بتانے کہ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اے قیدیو سمجھو تو کہ بہت سے خدا طرح طرح کی جدا جدا جو تم رکھتے ہو یعنے کوئی سونیکا کوئی روپے کا کوئی لوہے کا کوئی پتھر کا کوئی بڑا کوئی چھوٹا خدا جو یہ ہین تمہارے انکا کہنا اچھا ہے یا خداتعالیٰ ایک زبردست کا ماننا بھلا ہے مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ نہین پوجتے تم سوائے خداتعالیٰ کے مگر نامو نکو یعنے کیئے چیزونکا نام مقرر کر رکہا ہے تمنے اور تمہارے باپ دادانے جو وہ چیزین دراصل کچھ نہین ہین اور نہین بہیجا خداتعالےنے واسطے پوجنے اون کے کی کوئی دلیل جو مقرر ہو اور سچ جانے کہ وہ کچھ چیز بھی ہین یعنی جو تمہارے بڑون نے کیئے نام مقرر کر رکہے ہین جو وہ نرے نام ہی ہین اور دراصل کچھ ہین ہی نہین إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ط نہین کہا پوجنے کو سوائے خداتعالیٰ کے جو وہ ہے لایق پوجنے اور بندگی کو ہے یعنی سوائے خداتعالیٰ کے کسیکی بندگی کو نہین فرمایا بلکہ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ کہا ہے تم سبکو کہ نہ پوجو کسیکو سوا اوسی کے جو وہی خداتعالیٰ ہے پیدا کرنیوالا سب کا ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

یہ بندگی کرنا اور پوجنا فقط اوسی کا یہی دین مذہب مضبوط ہے اسلئے پر بہت
آدمی نہین جانتے اس بات کو اور نجاننے سے خراب ہین جب یہ دین مضبوط
اور خدا کی وحدانیت یعنی ایک جاننا خدا کا بیان کرچکے تب اون کے خواب
کی تعبیر لگے دینے اور کہا کہ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّا اَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهٗ خَمْرًا
اے قیدیو سنو تعبیر اپنے خوابونکی تم مین سے ایک جو آبدار ہے چھوٹ کر قید سے
پھر پلاویگا خاوند اور صاحب اپنے کو یعنی بادشاہ کو شراب جس طرح سے ہمیشہ
پلاتا تھا اور بادشاہ تیری بھی تقصیر معاف کریگا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ اسے پر دوسرا تم دونو مین سے جو وہ باورچی یا بکاول ہے سولی پر
چڑھایا جاویگا پھر کھاوینگے جانور اوس کے سر سے بھیجا اور گوشت جب یہ
تعبیر اونھون نے سنی آبدار تو خوش ہوا پر بکاول نے کہا مین نے تو خواب دیکھا
ہی نہین حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ
کہہ چکا مین تعبیر اور ہو چکا کام جو ہونا تھا وہ جو تمنے مجھسے پوچھا تھا یعنی جو مین نے
خواب کی تعبیر کہی وہ اگر خواب دیکھا یا ندیکھا تھا وہ ہو چکا اب پھرنے کا نہین
وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اور کہا حضرت یوسف
نے اوسکو جسکو جانتے تھے کہ یہ چھوٹیگا اور بادشاہ اوس کی تقصیر معاف
کریگا یعنی اپنی خدمت قدیمی پر پھر قایم ہوگا اوس سے کہا کہ یاد کیجو مجھے یعنی
ذکر کیجو میرا آگے اپنے بادشاہ کے یعنی میرا حال کہیو کہ ایک بیگناہ قیدخانے مین
ہے اوس کا احوال معلوم کر کے قید سے نکالو کہتے ہین کہ اس بات کے تین دن
پیچھے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تقصیر اوس باورچی یا بکاول کی ہے حکم کیا تو اوسے
سولی پر چڑھایا اور وہ آبدار بیتقصیر تھا اوسے وہی خدمت قدیم جو پانی پلانے
کی تھی دی کر سرفراز کیا جب وہ آبدار بادشاہ کے پاس پہنچا حضرت یوسف کو
اور اونکا وہ کہنا سب اوسکی یاد سے جاتا رہا فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ
رَبِّهٖ پھر بھلا یا شیطان نے مذکور کرنا حضرت یوسف کا بادشاہ کے آگے
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۵ پھر رہے کئی برس حضرت یوسف قید
خانے مین کتنے برس کہتے ہین کہ تین برس سے زیادہ نو برس تک اور بعضے

کہتے ہین کہ اوس آزار کے چھوٹنے کے پیچھے سات برس رہے قید مین اور
مشہور یون ہے کہ جس روز سے قید ہوئے تھے تد سے بارہ برس قید مین رہے
کہتے ہین کہ ایک دن حضرت جبرئیل قید خانے مین آئے حضرت یوسف نے
پہچانا اور کہا کہ اے بہائی پیغمبرون کے تمہارا آنا گنہگارون کے جگہ کس سبب
ہوا حضرت جبرئیل نے کہا کہ خدا تعالے نے تجھے سلام بہیجا ہے اور کہا کہ تجھے
شرم نہین آئی کہ آدمیونکو جانتا ہے تو قید سے چھڑانے والا قسم ہے اپنی بڑائی
اور خدائی کی جو تجھے کئی برس قید مین رکھون حضرت یوسف نے کہا اے
جبرئیل بارے یہ کہو کہ مجھسے اس حال مین خدا تعالے خوش ہو حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہان تجھسے خوش
ہے تو کہا پھر حضرت یوسف نے تو کیا پروا ہے جو وہ خوش ہے تو پھر کسی مصیبت کا غم نہین مجھے خدا تعالی
کی خوشی مطلوب ہے کہتے ہین کہ جب وہ دن مصیبت کے آخر ہوئے مصر کے
بادشاہ ریان نے ایک رات خواب ڈراونا دیکھا فجر کو سارے حکیمون اور
عقلمندون اور تعبیر کہنے والونکو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ
يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ
بیشک خواب مین دیکھا مین نے کہ سات گائین موٹیان مین کہایا اونکو اور ایک
سات گاؤن سوکھی دبلیون نے اور ویسی ہی کچھ موٹی نہوئین اور سات
بالین اناج کی ہری اور تازی ہین اونکو اور ایک سات بالون سوکھیون نے
لپیٹ کر ایکدم مین ڈہانک لیا اور غائب کیا وہ ہری تازی بالین ان سوکھی
بالون مین چھپ گئین جب بادشاہ یہ خواب کہہ چکا تو پھر پوچھا کہ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ
أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝ اے جماعت عقلمندون
اشرافونکی اور تعبیر دینی والے خوابونکی بتاؤ اور خبر دو مجھے اور کہو تعبیر میرے
خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ
بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۝ کہا ان حکیمون اور داناؤن نے کہ یہ خواب کچھ
یونہی واہی تباہی جھوٹا سا ہے اور ہم نہین ایسے خوابون بیہودہ کی تعبیر جاننے
والے یعنی ہم سچے خواب کی تعبیر کہتے ہین اور یہ یونہی خواب کچھ جھوٹا سا ہے
بادشاہ انکا جواب سنکر غمگین ہوا اور فکر مین گیا کہ کس سے پوچھون اور کیونکر

معلوم کرون اس خواب کی تعبیر کو اوس آبدار نے جب فکر مند دیکھا بادشاہ
کو تب وہ اپنا خواب اور تعبیر بتانے حضرت یوسف کی اور وہی ہونا اوس
تعبیر کا اوسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم
بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ اور کہا اوس نے جو چھوٹا تھا اون دونون قیدیون
سے اور وہ یاد آیا بہت مدت کے پیچھے جو کہا تھا حضرت یوسف نے کہ میرا
حال بادشاہ سے کہہ کر مجھے چھٹا یو جب یہ یاد آیا تو کہا بادشاہ سے مین بتاؤن
تمہین ایک شخص کو واسطے تعبیر کہنے اس خواب کے مجھے بھیجو قید خانے مین
جو وہان ایک آدمی ہے جو وہ تعبیر خواب کی بتاتا ہے وہی ہوتا ہے یعنی
سچی تعبیر کہتا ہے یہ بات سنکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہا جلد ہی جا اور تعبیر
میرے خواب کی اوس سے پوچھ آبدار آداب بجالایا اور بادشاہ کے پاس سے
قید خانہ مین آیا اور کہا يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اے یوسف سچے یعنی سچ خواب
کی تعبیر بتانے والے کہہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر جو دیکھا ہے بادشاہ نے
خواب مین کہ سات گاؤن موٹیونکو کہا یا سات گاؤن دبلیون نے اور سات
بالون ہریونکو سات بالون سوکھیون نے لپٹ کر سکھا دیا سب حکیم اور دانا
اس خواب کی تعبیر مین حیران ہین تو اسکی تعبیر بتا دے تو لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ پھر جاؤن مین تجھسے سنکر طرف لوگون کے یعنی اوس
مجلس مین جو بادشاہ رہان اور امرا وہان میری راہ دیکھتے ہین جاکر تعبیر خواب
اوس کی کہون تو شاید کہ تیرے طفیل وہ بھی جانین کہ اس خواب کی یہ تعبیر
ہے اور تیری بزرگی سے واقف ہون حضرت یوسف نے یہ خواب سنکر کہا
وہ سات گائین موٹیان اور سات بالین ہری نشانی ہے سات برس
سے کی ہے یعنی ان برسون مین خوب سما ہوگا اناج سستا اور میوہ بہت
اور مینہ خوب ہون گے اور اون سات گاؤن دبلیون اور اون سات
بالون سوکھیون سے اشارہ ہے سات برس کے کال سے کہ ہرگز مینہ نہ برسے
اور زمین پر سبزی بھی نہ اوگے گی یہ خواب کی تعبیر کہہ کر اوسکا علاج

بتانے لگے اور قال تزرعون سبع سنین دابا کہا کہیتی کرو اب سات
برس تک ہمیشہ یعنی تغافل اور سستی نکرو یعنی ایسی طرح کہیتی کرو کہ ایک ذرہ
زمین کو خالی چھوڑو فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون
پھر جو وہ کہیتی کاٹو تو اناج کو رہنے دو اونہیں بالون مین یعنی غلہ کو بالون سے
یعنی بھس سے جدا نکرو اور وہین کوٹھون مین بھر رکھو تو کیڑا یا گھن سے خراب
نہو مگر تھوڑا سا کہانے کے لایق بالون سے نکال کر کہاؤ ثم یاتی من بعد ذلک
سبع شداد یاکلن ما قدمتم لہن الا قلیلا مما تحصنون پھر آوین گے پیچھے
اون سات برسون پر سے کے سات برس کال کے جو اشارہ ہے دبلی گاؤن
اور سوکھی بالون سے اون کال کے برسون مین کہاوین گے لوگ وہ جو بالون
مین رکھا ہے تھوڑا تھوڑا اوس رکھے ہوئے مین سے ثم یاتی من بعد ذلک
عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون پھر آوین گے پیچھے اوس کال کے برس
سے کے جو اون مین فریاد لوگون کی داد کو پہنچیگی یعنے کال تمام ہوگا اور مینہ
برسیگا اور کہیتیان ہونگی اور میوے ہون گے اور دودہ بکریون دنبیون سے
دوہین گے یعنے سات برس کے کال کے پیچھے پہر سما ہوگا جب حضرت یوسف
علیہ السلام نے یہ تعبیر اوس خواب کی اور اوسکا علاج بتایا اوس آبدار
نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ سنکر بہت خوش ہوا اور اوس کی جی مین
یون آیا کہ اوسہی کی زبان سے سننے وقال الملک ائتونی بہ اور کہا بادشاہ
ریان نے کہ یوسف کو میری پاس لاؤ تو مین اوسکی زبان سے سنون تعبیر اپنے
خواب کی فلما جاءہ الرسول پہر جب وہ بہیجا ہوا بادشاہ کا یعنی وہ آبدار
آیا حضرت یوسف کے پاس اور کہا کہ اے یوسف تجکو بادشاہ نے بلایا ہے تو
تیرے منہ سے وہ تعبیر سنے قال ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن
ایدیہن ان ربی بکیدہن علیم جواب دیا حضرت یوسف نے کہ پہر جا اپنے
بادشاہ پاس اور کہہ اوسکو کہ پوچھے اور معلوم کرے حال اون عورتون کا جنہون
نے ہاتھ اپنے زلیخا کی مجلس مین کاٹے تھے بیشک رب میرا انکے مکر عورتون کے
سے واقف اور جاننے والا ہے یعنی جا کر کہہ بادشاہ سے کہ یوسف کہتا ہے کہ

پہلے یہ بات حضرت یوسف نے اسواسطے کہی کہ بادشاہ بھی جانے کہ یوسف
بے تقصیر ہے تو عزت زیادہ ہووے جب یہ پیغام آبدار نے آن کر بادشاہ
سے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ اون عورتونکو جمع کرد اور زلیخاکو بھی لاؤ اور قَالَ مَا
خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ اور کہا بادشاہ ریان نے اون
عورتون کو کہ کیا حال تھا تمہارا اور کیا دیکھا تمنے جب کہ چاہی آرزو اپنی تمنے
یوسف سے یعنی جسوقت کہ تمنے یوسف سے اپنے دل کی آرزو چاہی تھی کیا
دیکھا اوسکو قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ کہا سب اون عورتون
نے کہ پاک ہے خدا تعالےٰ اس سے کہ پیدا نکر سکے ایسی پاکیزہ خوبصورت
یوسف کو نہین جانتے ہم یوسف پر کچھ برائی یعنی ہرگز برائی ہمنے ذرا بھی نہین
دیکھی یوسف سے جب زلیخا نے دیکھا کہ اب کچھ فائدہ نہین جھوٹھ بولنے مین
وہ بھی سچ بولے اور یوسف علیہ السلام کی بیگناہی پر اقرار کیا اور قَالَتِ امْرَأَتُ
الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عزیز کی عورت نے یعنی زلیخا نے کہ اب ظاہر
ہوئی اور کہا زلیخا نے کہ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ہمنے
چاہی تھی یوسف سے اپنے دل کی آرزو کو اور وہ ہر طرح بیشک سچا ہے یعنی
اوسکی کچھ تقصیر نہین اور سچا تھا جو عزیز کے آگے کہا تھا کہ زلیخا مجھسے چاہتی تھی
اپنے دلکی آرزو اور مین بچا گیا ہون اوس سے یہ معلوم کر کے بادشاہ نے حضرت
یوسف کو کہلا بھیجا کہ اون عورتون نے اپنے گناہ پر اقرار کیا اب تو آ جو تیری خوشی
ہو جیوے اونکو تنبیہ کرون حضرت یوسف نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری غرض
نہین کہ اونکو تنبیہ کرو بلکہ مدعا میرا وہ ہے کہ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ
وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ اس بات کو اسواسطے کہا تو جانین
عزیز دو باتونکو کہ ایک تو مین نے اوس کے گہر مین برا کام نہین کیا اوس کے
پیچھے اور اوس کے پالنے کا حق ادا کیا مین نے اور دوسرے یہ کہ جانے کہ خدا
تعالےٰ نہین راہ نہین دکھلاتا برا کام کرنیوالون کو حضرت یوسف نے چاہا کہ اونکو
خبردار کرے کہ مین اپنے گناہ نکرنے پر مغرور نہین ہون بلکہ شکر خدا تعالیٰ کا کرتا ہون
کہ اوس نے مجھے ایسے گناہ سے بچا رکھا اگر اوسکی پناہ نہوتی تو کیونکر مین بچ سکتا اور یہ کہنا

جزو ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا

رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور نہین مین بہلا اور اچہا اور بیگناه کہتا اپنے
تئین یعنے مین نہین کہتا کہ میرا جی کسی بات کو نہین چاہتا بلکہ بیشک جی چاہتا ہے
سب کا برائی اور گناه کرنیکو مگر جسپر رحم کرے پالنے والا میرا اور اپنی پناه مین
رکہے وہی گناه سے بچتا ہے بیشک رب میرا بخشنے والا ہے اونکا جنکا جی
چاہتا ہے گناه کرنیکو اور کرتے نہین اور مہربان ہے کہ اپنے بندونکو گناه کرنے
سے بچاتا ہے کہتے ہین کہ باتین حضرت یوسف کی سب آنکر بادشاه سے
کہین بادشاه کو ان باتون سے زیاده شوق اون کے ملنے کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ
ائْتُوْنِیْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ اور کہا مصر کے بادشاه ریان نے کہ لاؤ
یوسف کو میرے پاس توجہوڑون مین یعنے دون مین اوسکو اپنے واسطے
یعنی اپنے آرام اور فراغت کے واسطے کام ملک کا یعنی اپنے گہر کا مختار
اوسے کرون کہتے ہین کہ ستر خواص اور ستر گہوڑے خاصے تیار کرکے اور پوشاک
عمده قید خانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے بادشاه نے بہیجی
اور بڑی دہوم سے اور بڑی شان سے حضرت یوسف کو قید خانے مین
سے لائے جب نزدیک بادشاه کے آئے بادشاه نے بہت عزت اور حرمت
کی اور گلے لگایا اور اپنے پاس برابر بٹہایا اور فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پہر جب باتین کرنے
لگے اور بادشاه نے اوس سے خواب کی تعبیر پہر پوچہی حضرت یوسف نے
تعبیر اوسکی وہی بتائی بادشاه نے خوش ہوکر قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ
اَمِيْنٌ کہا کہ اے یوسف بیشک تو آج سے ہمارے پاس صاحب عزت اور
امانت دار ہے سب چیز پر یعنے تجہے مختار کیا جو تیرا جی چاہے کام خدمت
مجہسے مانگ لے قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ کہا حضرت
یوسف نے کہ مجکو حاکم کر اوپر خزانون زمین کے یعنی وه جو سارے تیرے
ملک کا محصول آتا ہے مجکو اوس پر حاکم کر بیشک مین رکہنے والا ہون اور

کچھ اوس محصول مین نقصان نہین ہونے دینے کا اور عقلمند ہون مین ملک
داری کے کام مین اور کئی زبانین جانتا ہون مین **فائدہ** کہتے ہین حضرت
یوسف بہتر بولیان بولتے تھے اور سمجھتے تھے کہتے ہین کہ بادشاہ ریان نے
ایک تخت جڑاؤ سونیکا اور ایک تاج جھلاجھل کا حضرت یوسف کو دیا
اور کنجیان خزانون کی اون کے حوالے کین اور سارے ملک پر مختار کیا
اور عزیز کو تغیر کیا تھوڑے دنون پیچھے عزیز مر گیا اور بادشاہ کے کہنے سے
زلیخا سے نکاح کیا اور اوس سے دو بیٹے ہوئے ایک منیشا دوسرا افراہم
اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ وَكَذٰلِكَ اسی طرح جو بادشاہ ریان کو مہربان
کیا ہے نے اور مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ
نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ عزت دی ہمنے یوسف کو مصر کی زمین مین جو اوس کا
ایک سو بیس کوس لنبان اور ویسا ہی چکلان تہا یعنے مصر کے بادشاہ کا
اسنے کو سب مین حکم تہا اور مختار تھا یوسف علیہ السلام اس ساری زمین
مین کہ جہان چاہتا تھا وہان جا بیٹھتا تھا اور پہنچاتا ہون نعمت دنیا کی مہربانی
اپنی سے جسکو چاہتا ہون اور نکا اور نالایق نہین کرتا ہون مین مزدوری
اور حق نیک کام کرنیوالونکا یعنے نیکون کی محنت کو ضایع نہین کرتا ہے
اونکو نیکی کا بدلہ دیتا ہون مین اگر وہ نیکی کرنیوالے مسلمان ہوتے ہین تو
دین دنیا مین دونو جگہ دیتا ہون اور اگر وہ کافر ہوتے ہین تو دنیا ہی مین انکو
بدلہ اونکی نیکی کا دیتا ہون دین مین کچھ نہین وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور بہر طرح بدلہ نیکی کا آخرۃ مین یعنے دین مین بہت اچھا ہے
اونکو جو ایمان لائے ہین خدا تعالی پر ایک جان لینے سے یعنی جنہون نے
خدا کو ایک جانا ہے اور پیغمبر اوس کے کو بیشک جانا ہے اور دنیا مین وہ اپنے
تئین بچانے والے ہین ہر برائی اور گناہ سے جیسے حضرت یوسف نے اپنے
تئین زنا اور بدکاری سے بچایا تو دنیا مین ایسے مرتبہ کو پہنچے اور آخرۃ مین تو
سبحان اللہ کیا پوچھنا ہے اوس رتبے کا جو کہنے مین نہ آسکے **فائدہ** کہتے
ہین کہ جب حضرت یوسف مصر کے ملک پر مختار اور حاکم ہوئے جا بجا زمیندارونکو

ع ۸ ۱

کہلا بہیجا اور تقید کیا کہ ایسی کہیتی کرو جو کہین ذرا زمین خالی نرہے اور بڑی بڑی کوٹھی اور کہتے غلہ کے رکہنے کو بنوائے جب کہیتی تیار ہوئی سارے برس کے خرچ کے موافق لیکر باقی آناج کو ویساہی بالون مین بھس سمیت کوٹہون مین بہرا سات برس تک اسیطرح کیا آٹہوین برس جو کال شروع ہوا مینہ برسنا موقوف ہوا شام اور مصر کے ملک مین آناج مہنگا ہوا اوس گرد کے لوگ مصر کے شہر مین آتے تھے اور آناج خریدتے تھے پہلے برس تو لوگون نے نقد روپئے دیکر آناج مول لیکر کہایا دوسرے برس گہنا زیور دیکر لیا تیسرے برس لونڈی غلام دیکر لیا چوتھے برس گہوڑا گائے بکری اونٹ دیکر لیا پانچوین برس باغ حویلیان دے کر لیا چھٹے برس اپنے فرزندونکو دیکر لیا ساتوین برس سبنے اپنے غلامی کے خط لکہدئے حضرت یوسف کو اور منت سے آناج لیکر کہایا حضرت یوسف نے یہ سب احوال بادشاہ ریان سے ظاہر کیا بادشاہ نے کہا یہ سب تیری غلام ہین اور تو مالک مختار ہے جو چاہے سو کر حضرت یوسف نے بادشاہ کے روبرو سب کو آزاد کیا اور فرزنداون کے اور باغ حویلیان اور گہوڑا اونٹ اور گہنا جس جس کا تھا اوس کے حوالے کیا اور بخشا یہ خدا تعالی نے اسواسطے کیا تہا کہ جب حضرت یوسف کو عزیز کے ہاتھ مالک نے بیچا تہا سب نے اونکو غلام زر خرید جانا تہا اب اون سب کو بلکہ دور دور کے لوگونکو زن وبچون سمیت اونکو بکوایا تو کوئی اونہین غلام نکہہ سکے کہتے ہین کہ وہ کال جب کنعان مین پہنچا جو حضرت یوسف کا وطن تہا وہین حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے کنبے سمیت رہتے تھے اونکی اولاد کا بھی کال سے برا حال ہوا باپ سے آن کر کہا کہ مصر کے شہر کے بادشاہ کی تعریف سنتے ہین کہ سب کال کے مارون پر مہربانی کرتا ہے اور غریبون اور مسافرونکو خوش کرتا ہے اگر تو رخصت دیوے تو ہم بھی جاکر کہانیکو لاوین جو ہمارے فرزند اور عورتونکا فاقون سے برا حال ہے حضرت یعقوب نے رخصت دی اور کہا بنیامین کو میری خدمت کے واسطے چہوڑ جاؤ پر اونٹ اور جنس اوسکی بھی لیجاؤ تو اوسکا حصہ غلہ کا لاؤ یہان سے دسون بھائی اونٹون پر سوار اور ایک اونٹ بنیامین کا

کا بغیر سوار کے خالی اور ہر ایک نے جنس لچہ اپنے ساتھ لے لے تو اونٹ دیکر آناج لاوین یہ سب روانہ ہوئے وَجَاۤءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور آئے بہائی یوسف کے مصر مین کنعان سے پہر اندر آئے پاس حضرت یوسف کے اور رسم ادب کے بجالائے پہچانا حضرت یوسف نے اپنے بہائیونکو دیکہتے ہی اور اونہون نے نہ پہچانا حضرت یوسف کے سبب اوس کے جو بہت مدت پیچہے دیکہا تہا قائل کہتے ہین کہ چالیس برس پیچہے دیکہا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف مُنہ پر نقاب رکہتے تہے اور چلون کے اندر سے باتین کرتے تھے اس سبب نہ پہچانا تھا حضرت یوسف نے پوچہا کہ تم کون ہو جو جاسوس اور ہرکارے سے معلوم ہوتے ہو اونہون نے کہا اے بادشاہ خدا تعالے سے پناہ مانگتے ہین ہم ایسے باتون سے ہم سب ایک باپ کے بیٹے ہین حضرت یوسف نے پوچہا تمہارے باپ کے کتنے بیٹے ہین اونہون نے کہا بارہ بیٹے تھے ایک کو بچپن مین بہیڑیا لیگیا اور ایک کو باپ کی خدمت کے واسطے گہر مین چہوڑ آئے ہین اور ہم دس بہائی تیری خدمت مین آئے ہین حضرت یوسف نے پوچہا اس شہر مین کوئی تمہین جانتا ہے جو شاہدی تمہارے سچ پر دیوے اونہون نے کہا مصر کے لوگ ہمین نہین پہچانتے حضرت یوسف نے کہا تم مین سے ایک یہان رہے اور سب جاوین اوس بہائی کو جو گہر چہوڑ آئے ہو لاوین تب تمہین سچا جانین اونہون نے فال کہولی اور قرعہ ڈالے شمعون کا نام نکلا شمعون نے کہا مین رہونگا حضرت یوسف نے اپنے خدمتگذارون کو کہا کہ انکی جنس جو لائے ہین لو اور آناج بہر دو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جبوقت تیار کیا انکا کام یعنی اون سب کو ایک ایک اونٹ آناج کا بہر دیا اونہون نے کہا یہ ایک اونٹ جو اوس بہائی کا جو باپ کے پاس ہے اسے بہی بہر دو حضرت یوسف نے کہا کہ مین آدمیون کے حساب سے دیتا ہون اونٹون کے حساب سے نہین دیتا اونہون نے تکرار کی قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ کہا حضرت یوسف نے کہ لاؤ میرے پاس بہائی کو جو تمہارا ہے

باپ کی طرف سے یہ نہین دیکھتے تم کہ مین پورا ناپ کر دیتا ہون سپاٹا یعنی حق
کسیکا رکہتا نہین اور مین بہت اچہا اوتار نیوالا ہون مسافرونکا یعنی مہمان
کے اوتارنے مین اور مہربانی کرتے مین کمی نہین کرتا فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِہٖ فَلَا کَیۡلَ
لَکُمۡ عِنۡدِیۡ وَ لَا تَقۡرَبُوۡنِ پہر اگر تم نلائے میرے پاس اپنے بہائی کو
تو مین نہین دینے کا تمکو اناج اور تم پاس میرے مت آئیو قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ
عَنۡہُ اَبَاہُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ کہا اونہون نے اوسکو ہم مانگین گے اوس کے باپ سے اور
تکرار کرینگے اور ہم کرنیوالے ہین اس کام کے یعنی خدانے چاہا تو ہم مقرر لے آوین گے بہائی کو
وَ قَالَ لِفِتۡیٰنِہِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَہُمۡ فِیۡ رِحَالِہِمۡ اور کہا یوسف نے چپ کے اپنے
خدمتگارون سے کہ رکہہ دو جنس انکی وہ جو مول مین اناج کے دی ہے اونکے
بوجہون مین یعنے اونہون کی جنس بہی اناج مین چہپاکر اونکے اونٹون پر رکہہ
دی کہتے ہین کہ وہ جنس بودار کی کہالین تہین اور کئے جوڑے پاپوش کے تہے یہہ
اسواسطے کیا کہ نچاہا حضرت یوسف نے کہ بہائیون کے ہاتہ اناج بیچے اور دوسرے
اس واسطے کہ لَعَلَّہُمۡ یَعۡرِفُوۡنَہَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰۤی اَہۡلِہِمۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ شاید کہ یہہ
پہچانین جنس اپنی کو جب پہرین یعنی جب جاوین طرف اپنے کنبے کے اور کہولین
بوجہونکو شاید کہ یہ پہر پہرین میری طرف اور بہائی کو لاوین یعنی جب یہ اپنی وطن مین
پہنچین اور اونٹون پر سے اوتار کے بوجہونکو کہولین اور اپنی جنس پہچانین جانین کہ بہولے
سے یہ ہماری چیزین پہر آئی ہین یہ حق اونکا ہی اس سبب پہر آوین یہان تو بہائی کو
لیتے آوین فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡہِمۡ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡکَیۡلُ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَکۡتَلۡ
وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ پہر جب گئے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے اپنی باپ کی طرف کہا انہون نے
کہ اے بابا منع کیا ہے ہمسے اناج ماپنا یعنی مصر کے بادشاہ نے کہا کہ پہر نہین ماپیں گے
کا اناج اگر تم اوس بہائی کو نلاؤ گے تو پہر بہیج ساتہ ہمارے بہائی کو یعنی بنیامین کو
ہمارے ساتہ بہیج تو ناپ لاوین اناج کو اور بیشک ہم اوسکے رکہوالے ہین اور خبردار
ہین اوسکی ہر بات سے قَالَ ہَلۡ اٰمَنُکُمۡ عَلَیۡہِ اِلَّا کَمَاۤ اَمِنۡتُکُمۡ عَلٰۤی اَخِیۡہِ مِنۡ قَبۡلُ
فَاللّٰہُ خَیۡرٌ حٰفِظًا وَّ ہُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ اے فرزندو کیونکہ اعتبار کرونگا
تمہارا بنیامین پر جیسے کہ اعتبار کیا تہا مین نے اوپر یوسف کے پہلے اس سے جو تمنے کہا تہا کہ ہم اوسکے نگہبان ہین اور کہو دیا مین نے

مین تمہارا اعتبار نکیوبہر خدا تعالی بہت اچہا رکہوالا ہے اور خبردار اور وہی بخشنے والون اور رحم کرنیوالون سے بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے مجھے سوائے خدا تعالی کے کسی کا بہروسا نہین وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ اور جب حضرت یعقوب کے فرزندون نے کہولے بوجھ اپنی پایا اوسمین جنس اپنی کو جو مصر کے بادشاہ کو اناج کے مول مین دی تہی اور اوس نے چہپا کر پہیر دی تہی یعنی چہپاکر رکہہ دی تہی قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ اور کہا اونہون نے کہ بابا کیا چاہین ہم یعنی کیا کیا تعریف کرین ہم اوس کے احسان کی اور یہ دیکہہ جنس ہماری جو ہم اناج کے مول مین دی آئے تہے پہیر دے ہمکو اب لازم ہے ہمکو سبب اس کرم اور احسان کے جو پہر جاوین ہم اوس بادشاہ پان ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ یہ ایک اونٹ کا غلہ پیانہ تہوڑا ہے بادشاہ اتنا ہمین دیویگا اوس کے آگے کچہ چیز نہین قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ کہا حضرت یعقوب نے کہ ہرگز نہین بہیجنے کا بنیامین کو تمہارے ساتہ جب تک کہ دو تم مجکو قول خدا تعالی کا اور قسم کہاؤ آخری زمانے کی پیغمبر کی یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کہاؤ اس بات پر لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ کہ مقرر لادو پہر مجھے بنیامین کو اگر کچہ اوسمین بہانہ کرو تو اور تمہین کچہہ نہو مگر یہہ کہ گرد تمہارے ہووے عذاب خدا تعالی کا اور تم سب مرو اونہون نے قبول کیا اور قسم کہائی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ہم بنیامین کو پہیر لاوین گے اور کچہ بہانہ نکرین گے فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ پہر جس وقت دیا باپ کو قول اور قسم کہائی تب کہا حضرت یعقوب نے کہ خدا تعالی ہے اوپر اوس کے جو کہتا ہون مین نگہبان خبردار یعنی ہمارے قول اور قسم پر خدا تعالی گواہ اور شاہد ہے اور بنیامین کے بہیجنے پر راضی ہوئے اور محبت فرزندونکی نے جوش کیا اور وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا اے فرزندو میرے مت جائیو مصر کے شہر مین ایک دروازے سے تم سب کہ ایسا نہووے جو کسو کی نظر لگی تمکو کہ ایک باپ کے ایسے جوان خوبصورت شاندار بیٹے ہین اور جائیو جدے جدے دروازون سے اول تو محبت اور پیار سے بیٹونکو یہ نصیحت کی پہر اپنے عاجزی بیان کرنے لگے کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہین چل سکتی

وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ۭ اور کہا کہ مین دور نہین کرسکتا تمسے قضا خدا تعالیٰ
کی سے ذرا بہی یعنے جو مرضی خدا تعالیٰ کی ہو گی وہی ہو گا مین اپنی تدبیر سے اوسے
ہرگز نہین پہیر سکتا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط نہین حکم اور فرمان مگر خدا تعالیٰ کا یعنی وہی
حاکم ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سوائے اوس کے کسیکا کچہ کہنا نہین ہوتا عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ
وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝ اوسے پر بہروسا کیا مین نے اور اوسی پر چاہئے کہ
بہروسا کرین بہروسا کرنیوالے اور اوس کے سوا کسی پر نکرین وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ
اَمَرَھُمْ اَبُوْھُمْ اور جب اندر شہر کے آئے فرزند حضرت یعقوب کے جہان سے فرمایا
تہا باپ اون کے نے یعنی جدے جدے دروازون سے مصر کے اندر گئے مَا کَانَ
یُغْنِیْ عَنْھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ نہ تھے جو دور کرے اونسے تدبیر باپ کی قضا خدا تعالیٰ
کے سے کچہ بہی یعنے حضرت یعقوب نے تدبیر بتائی تہی واسطے دور ہونے برائی کے جو
کہا تہا کہ ایک دروازے سے اکٹہے نجانیو شہر مین سو وہ کچہ تدبیر کام نہ آسے ہونا تہا
سو ہوا جو آگے قصہ سے معلوم ہوگا اِلَّا حَاجَۃً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰھَا پر وہ جو غرض
تہی دل مین یعقوب کے سو ظاہر کی یعنے دل مین جو محبت اور شفقت فرزندونکی تہی
حضرت یعقوب کی دل مین اوس کے سبب بیٹونکو نصیحت کی وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ
اور بیشک یعقوب علیہ السلام عقلمند تھا اور جانتا تہا اوس چیز کو جو ہمنے سکہایا تہا اوسے
مینا م پوشیدہ سے یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے سکہائے سے اوس نے کہا تہا
کہ مین دور نہین کرسکتا قضا کو اپنی تدبیر سے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اسے پر
بہت آدمی نہین جانتے بہید تقدیر کا یا یہ نہین جانتے کہ تدبیر ہرگز پیش نہین جاتی
تقدیر کی آگے وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اور جب آئے فرزند حضرت یعقوب کے
آگے حضرت یوسف کے اور نقاب منہہ پر رکہی اندر چلون کے تخت پر بیٹہے تھے
پوچہا کہ یہ کون مین اونہون نے کہا کہ ہم کنعان کے رہنے والے مین ہمین جو کہا تہا کہ
بہائی کو لاؤ ہم باپ سے قول اور قسم کرکے لائے مین حضرت یوسف نے کہا کہ معلوم
ہوا بہت ہو گرد چہوٹے پر ادب سے بیٹہے حضرت یوسف نے کہا کہ چہ طباق کہانے کے لاؤ
جب لاکر رکہے تو فرمایا کہ جو دو بہائی ایک ماں سے ہون ساتہ ایک طباق مین کہاؤ
اور دو دو بہائی ایک طباق پر بیٹہے کہانیکو بنیامین ایک طباق پر رہا تو بے اختیار روتے

ع ۱۱ / ۲

روتے بیہوش ہوا تو کہا کہ اسکے منہہ پر گلاب چہڑکو تو بارے فرا ہوش مین آیا حضرت
یوسف نے پوچہا کہ اے جوان کنعانی تجہے کیا ہوا جو تو بیہوش ہو بنیامین نے
کہا اے بادشاہ تو نے فرمایا کہ ایک مان سے جو وہ بہائی ہون ایک طباق مین
ساتہ کہاوین میرا بہی بہائی یوسف ایک مان سے تہا مجہے یاد آیا کہ اگر آج وہ ہوتا تو مین
بہی اوس کے ساتہ کہاتا اکیلا نرہتا اسواسطے کہ میرا یہ حال ہوا حضرت یوسف نے
کہا کہ آگے آ تیرا بہائی مین ہی میرے ساتہ کہا جب بنیامین کو ہمیت طباق کے پردے
کے اندر لائے اس بہانے سے اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ جگہ دی پاس اپنے بہائی کو حضرت
یوسف نے یعنے اس بہانے سے اپنے بہائی کو پاس بلاکر بٹہایا اور نقاب بندہی ہوئی
ہاتہ باہر نکالا کہانیکو بنیامین نے جوہین وہ ہاتہ دیکہا پہر بے اختیار رونے لگا حضرت
یوسف نے پوچہا کہ اب کیون روتا ہے اوس نے کہا کہ میرے بہائی کا بہی ہاتہ ایسا ہی
تہا کچہ تفاوت نہین حضرت یوسف یہ بات سنتے ہی بیطاقت ہوئے اور نقاب منہ
سے سرکاکر بنیامین کو اپنا جمال دکہایا اور قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
کہا بیشک مین ہون تیرا بہائی دیکہہ لے اور غم مت کہا اوس سبب جو بہائیون نے
کیا ہمارے ساتہ جب بنیامین نے دیکہا پہر بیہوش ہوا جب ہوش مین آیا تو دونون
بہائی گلے ملے اور بنیامین اونکا دامن پکڑ کر کہا کہ مین اب تمسے جدا نہین ہونیکا یعنے
تمہین اب نہین چہوڑنے کا حضرت یوسف نے کہا کہ تاکید باپ کی جو تیرے
واسطے کی ہے تو جانتا ہے اب بغیر بہانے کے تجکو مین نہین رکہہ سکتا اگر تو کہے
تو تجہے تہمت چوریکی لگاکر رکہون بنیامین نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی حضرت یوسف
نے کہا تو اس بات کو بہائیون سے نکہیو کہ یہ بادشاہ یوسف ہمارا بہائی ہے پہر اسنے
کہا کہ اچہا حضرت یوسف نے کہا اپنے نوکرون کو کہ ان مسافرونکی رخصت کی تیاری
کرو فَلَمَّا جَہَّزَہُمْ بِجَہَازِہِمْ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْہِ پہر جب تیاری کی انکی واسطے
تور کہا چہپاکر کٹورا سنہری جڑاؤ بادشاہ کے پانی پینے کا بوجہ مین بنیامین کے یعنے
حضرت یوسف نے اپنے نوکر کو کہا چہپاکر کٹورا بنیامین کے اونٹ کے بوجہ مین رکہہ دی
اوس نے اوسی طرح کیا اور سب اونکی تیاری کرکے رخصت کیا جب شہر سے باہر
نکلے پیچہے اون کے حضرت یوسف کے نوکر گئے اور ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُہَا الْعِیْرُ

اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ پہر پکارا آواز دینے والے نے کہ اے قافلہ والو اونٹون کے سوار
بیشک تم چور ہو جب اونہون نے یہ آواز سنی تو قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ
کہا اور اونکی طرف منہ پہیرا یعنے اولاد نے حضرت یعقوب کی انکی طرف منہ پہیر کر
کہا کہ تمہارا کیا کہویا گیا ہے جو ڈہونڈہتے ہو قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ
بَعِيْرٍ کہا خدمتگارون نے حضرت یوسف کے کہ کہویا ہے بادشاہ کے پانی پینے کا
کٹورا اور جو کوئی لادیوے اوسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ دینگے وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ
اور ہم اوس کٹورے کے رکہوالے ہین یعنی وہ ہمارے سپرد کیا ہوا ہے کہتے ہین اوس عہد
کو واسطے شان اور نام بادشاہ کے جڑاؤ بنایا تہا اور بڑا تہا جو اوسی سے اناج ناپ کر دیتے
تھے اور رسم ترازو کی وہان نہ تہی قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ
وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ کہا حضرت یعقوب کے فرزندون نے کہ قسم ہے خدا
تعالی کے بیشک تم جانتے ہو کہ ہم بہلے آدمی ہین اور نیک ہین جو تمنے پہلی بار ہماری
جنس ہمارے اونٹون کے بوجہون مین رکہہ دی تہی اب ہمنے پہیر تمکو لادی اور یہ دیکہتے
ہو کہ اونٹون کے مونہہ ہمنے باندہ رکہے ہین تو کسیکا کچہ نکہاوین اور ہم نہین آئے ہین
مصر مین خرابی کرنے کو یعنی برائی کرنے اور ہمارا کام چوری نہین قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ
كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ اونہون نے کہا اگر تمہارے پاس سے نکلے تو پہر اوسکا بدلہ کیا ہو
اور اگر تم ہو جہوٹے یعنے اگر تم جہوٹے نکلو اور وہ تمہارے پاس سے نکلے تو تمہارا کیا حال
کرین قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝
کہا حضرت یعقوب کی اولاد نے بدلہ اوسکا جس کے بوجہ مین سے نکلے پہر وہی ہے بدلہ
اوسکا جیسا بدلہ دیتے ہین ہم چورونکو یعنے سزا دیتے ہین یعنی جو چور کا حال کرتے ہین ہم
وہی حال اوسکا ہوگا حضرت یعقوب کے دین مین جو کوئی کسیکی چیز چراتا تہا چور جسکی
کے مالک کا غلام ہوتا تہا جب یہ بات اونہون نے کہی حضرت یوسف کے نوکرون
نے کہا کہ اچہا پہر چلو اور جہاڑا دو یہ سب پہر آئے حضرت یوسف کے آگے فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ
قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ پہر ڈہونڈہنے لگے اوس کٹورے
کو اون کے گٹہون اور گونون مین سے پہلے بنیامین سے شروع نکیا جہاڑا لینا اس
واسطے کہ سمجہا نہین انہون نے رکہہ دیا ہوگا جب اون سب کا جہاڑا لے چکے تب

بنیامین کا جہاڑا لگے لینے تو اوسمین سے نکلا وہ پیالہ اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ کَذٰلِكَ
كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ اسی طرح سکہایا ہمنے
یوسف کو وحی سے یعنی اوسکے جان کے کانون مین کہا جو نہ تہا لایق یوسف کو یہ کہ پکڑتا
اپنے بہائی کو بادشاہ مصر کے دین مین یعنے مصر کے بادشاہ کے دین مین چور کو مارنا
اور قید کرنا مقرر تہا نہ غلامی مین لینا اور نہ کیا کچہ کام یوسف نے مگر وہ جو مرضی اور
حکم خدا تعالی کا تہا اوسی کے فرمانے سے سب کام کیا نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ
وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ بلند اور اونچا اوٹہاتا ہون مین
درجہ اور مرتبہ جسکا چاہتا ہون مین یعنے جسکا مرتبہ چاہتا ہون مین بلند کرتا ہون اور اوپر
کرتا ہون مین سب عقلمندون سے عقلمند اور دانا یعنے جسکو چاہتا ہون مین سب
داناؤن سے دانا کرتا ہون مین جب وہ پیالہ بنیامین کے بوجہ مین سے نکلا تب حضرت
یوسف علیہ السلام نے بہائیونکو کہا کہ یہ کیا کام کیا تمنے اور دینے تمسے وہ سلوک کیا
اوسکے بدلے تمنے یہ کیا اور تم تو کہتے تہے کہ ہم پیغمبر زادے ہین قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ
سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ کہا اونہون نے کہ اگر چوری کی بنیامین نے تعجب نہین بیشک
چوری کی تہی اسکے سگے بہائی یوسف نے پہلے اس سے قائل کہتے ہین کہ بچپن
مین حضرت یوسف نے اپنی خالہ کی مرغی لیکر فقیر کو دی تہی بغیر خالہ کے کہے اسواسطے
کہا کہ یوسف نے بہی چوری کی تہی فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ
پہر حضرت یوسف نے یہ بات سنکر چہپایا اپنی دل مین اوس بات کو اور ظاہر نکیا
اون پر یعنے اس بات کا جواب کچہ ندیا قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ
کہا حضرت یوسف نے کہ تم بہت برے ہو سب چوری کرنے کے اور خدا تعالی
جانتا ہے وہ جو تم کہتے ہو اور بیان کرتے ہو یہ کہکر اپنے نوکرون کو کہا حضرت یوسف
نے کہ بنیامین کو لیجا کر رکھو پہر سب بہائیون نے اوسکے چہڑانیکے واسطے بہت کچہ
کہا لیکن ہرگز پیش نگیا تدروبیل کو غصہ آیا اور اوسکے رونگٹے کہڑے ہوکر کپڑون سے
باہر نظر آنے لگے اور روبیل نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے بہائی کو چہوڑ دے اور
نہین تو ایسی ایک چیخ اور نعرہ مارونگا کہ اوسکے ڈر سے حاملہ عورتون کے پیٹ
گر پڑینگے حضرت یوسف نے دیکہا کہ روبیل کو غصہ آیا اپنے چہوٹے بیٹے کو کہا کہ

چھپکے سے روبیل کے پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے اس نے جاکر جونہیں ہاتھ پیٹھ پر پھیرا غصہ اس کا جاتا رہا
روبیل نے بھائیوں سے کہا کہ تمنے میرے تئین ہاتھ لگایا انہون نے کہا کہ نہین روبیل نے کہا کہ قسم ہے
خدا تعالیٰ کی یہان کوئی ہمارے باپ کی نسل سے ہے کسواسطے کہ دستور تھا کہ جب ان مین سے کسی کو
غصہ آتا تھا اور کوئی حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے اس کے بدن پر ہاتھ پھیر دیتا تھا غصہ اس کا
جاتا رہتا ۔ کہتے ہین کہ روبیل کو دوسری بار غصہ آیا اور چاہا ان نے کہ حضرت یوسفؑ کو
سمیت تخت کے اٹھالیوے انھون نے نقاب بندہی ہوئی تخت پر سے اترکر روبیل کی
پٹکے مین ہاتھ ڈال کر زمین سے اٹھالیا اور سر سے اونچا کیا اور بیچ مین رکھ دیا اور کہا کہ اے
کنعانیو تم اپنے زور پر مغرور ہو نہین جانتے کہ قدرت خدا تعالیٰ کی ہے ایک سے ایک زور آور ہے
جب انہون نے دیکھا کہ زور سے کچھ نہین ہوتا تب منت کرنے لگے اور قالوا یا ایھا العزیز
ان لہ ابا شیخا کبیرا فخذ احدنا مکانہ انا نرٰک من المحسنین
کہا اے عزیز یعنی مختار بادشاہ مصر کے کہ بیشک **بنیامین** کا باپ بہت بوڑہا اور بزرگ ہے
اور جب سے یوسفؑ بیٹا اس کا موا ہے بنیامین کو بہت چاہتا ہے اگر تیری خوشی یونہی ہے تو
ہم مین سے اس کے بدلے رکھ لے اور اسے چھوڑ دے بیشک ہم تجھے دیکھتے ہین احسان کرنیوالون سے
اور ہم پر بہت احسان تو نے کئے ہین یہ ایک اور بھی احسان کر قال معاذ اللہ ان ناخذ
الا من وجدنا متاعنا عندہ انا اذا لظلمون کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ
مانگتا ہون مین خدا تعالیٰ سے جو پکڑ رکھون مین سوائے اس شخص کے کہ جس کے پاس سے پایا ہے
ہمنے جنس اپنی کو اگر سوائے اس کے دوسرے کو پکڑون بیشک ہون مین اسوقت ظلم کرنیوالون سے
تمہارے دین کے موافق فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا پھر جب ناامید ہوئے
حضرت یوسفؑ سے اور چاہا کہ بنیامین کو نہین دینے کا ایک گوشہ مین جاکر مصلحت کرنے لگے
قال کبیرھم الم تعلموا ان اباکم قد اخذ علیکم موثقا من اللہ ومن قبل
ما فرطتم فی یوسف کہا بڑے نے جو انہون سے تھا یعنی روبیل جو سب سے عمر مین بڑا تھا
یا عقل مین بڑا تھا کہا اس نے کہ اے نہین جانتے تم وہ جو باپ تمہارے نے مقرر لیا ہے تمسے قول
خدا تعالیٰ کا اور قسم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بنیامین کو صحیح سلامت پھیر لادین
اور کچھ بہانہ نکرین اور تمنے اس سے پہلے تقصیر کی ہے یوسفؑ کے کام مین یہ سب باتین کیا
بھول گئے تم سبھون نے کہا کہ یاد ہے پھر اب کیا کرین پھر کہا اس نے کہ فلن ابرح الارض

حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ میں ہرگز جدا
نہیں ہونے کا اس زمین سے یعنے مصر سے ہرگز جانے کا نہیں جب تلک رخصت دے مجھے باپ
میرا یا حکم کرے خدا تعالی واسطے ہمارے کہ باپ پاس جاوین یا باپ چھڑا دین بنیامین کو اور
خدا تعالی بہت اچھا ہے سب حکم کرنے والون سے جو کچھ غرض اور لالچ نہیں رکھتا اور کہا کہ
اب صلاح یہ ہے کہ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَآ
اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ پھر جاؤ تم اپنے باپ کے پاس اور کہو اے بابا صاحب
بیشک بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی اور ہم شاہد نہیں اس کی چوری کے مگر اسنا جانتے ہیں ہم
کہ کٹورا بادشاہ کا اس کے بوجھ میں سے نکلا اور ہم نہیں چھپی بات پر نگہبان یعنی خبردار کہ ظاہر میں
تو چوری اس پر ثابت ہوئی ہے اور در اصل ہم نہیں جانتے کہ اس نے چرایا ہے یا تہمت ہے اگر
ہمارے کہنے کا یقین نہیں تو وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور پوچھ گانون کے لوگون سے جس میں تھے ہم یعنے مصر میں بھیج کسی کو تو
پوچھے وہان کے لوگون سے اور اُن قافلہ والون سے پوچھ جنکے ساتھ ہم کنعان میں آئے ہیں اور
وہ کنعان میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہمسایہ تھے اور بیشک ہم سچ بولنے والے ہیں جب
روبیل نے یا یہودا نے یہ مصلحت بتائی اُنہون نے قبول کیا اور وہان سے چلے اور باپ کی
خدمت میں آنکر وہ جو بھائی نے بتایا تھا کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ
حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سنکر کہا کہ مجھے یقین نہیں یہ جو تم کہتے ہو بلکہ بنایا تمہارے
واسطے تمہارے جی نے کام کو جو چاہا تمنے اور تمنے مصلحت کی آپس میں او نہیں تو مصر کا بادشاہ
کیا جانتا تھا کہ چور کو غلامی میں لیتے ہیں پھر اب صبر بھلا ہے میں نے صبر اختیار کیا او قبول کیا آگے اور
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ شاید کہ خدا تعالی لا لاوے
مجھسے ان سب کو اکٹھا یعنی یوسف کو اور بنیامین کو اور اسکو جو مصر میں ہے بیشک خدا تعالی
واقف ہے اور جانتا ہے حال میرا اور وہ کام مضبوط کرنے والا ہے یہ کہکر نہایت غم او غصے سے
وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ اور پھیرا منھ اپنا فرزندون سے اور اپنے مکان میں عبادت کی جا بیٹھے
وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ اور کہا ہی ہزار غم اور افسوس اوپر جدائی یوسف کے یہ کہہ کر
بیقرار ہوئے اور رونے لگے **ف** کہتے ہیں کہ چالیس برس یا اسی برس تک
جدائی میں حضرت یوسف علیہ السلام کے روتے تھے اور آنسو سوکھنا او غم کے بوجھ سے پیٹھ جھک گئی اور

وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ سفید ہوئین آنکھین اُن کی غم اور رونے سے
اور وہ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام غصہ تھے فرزندون پر اور کچھ کہتے نہ تھے اُن کو اے پر
جب فرزندون نے دیکھا نہایت بیقرار باپ کو قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ
حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝ کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی جو ہمیشہ رہیگا تو
یوسف کو یاد کرتا یہان تک کہ ہووے تو بیمار سخت یا ہووے تو مرنے والون سے یعنے مرنے کے
وقت تلک تو یوسف کو یاد کرتا ہی رہیگا قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ
کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے سوا اسکے نہیں کہ گلہ کرتا ہون مین غم۔ اور غم اپنے سے طرف
خدا تعالیٰ کی نہ تمسے اور کسی سے کچھ گلہ ہے یعنے مین تمہین تو کچھ نہین کہتا اپنے خدا سے فریاد
کرتا ہون مین اپنے غم کی ۔ **ف** کہتے ہین جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے
کہا اِنَّمَا اَشْكُوا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ خدا تعالیٰ نے وحی یعنے پیغام پوشیدہ بہیجا کہ اے
یعقوب قسم ہے اپنی بزرگی اور خدائی کی کہ اگر یوسف اور بنیامین مر گئے ہوتے تب بہی مین
اُن کو پھر جلا کے تجہسے ملاتا اس خوشخبری سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مین جانتا ہون خدا تعالیٰ کی وحی سے زندگانی یوسف کی جو تم نہین
جانتے ۔ **ف** کہتے ہین کہ ایک دن حضرت عزرائیل واسطے ملنے حضرت یعقوب کے
آئے اُنہون نے پوچھا کہ یا عزرائیل تمہین قسم ہے پروردگار کی جو تمنے میرے یوسف کی جان
قبض کی ہے اُنہون نے کہا نہین حضرت یعقوب علیہ السلام کو اُمید ہوئی اور کہا يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا
فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ اے میرے فرزندو جاؤ اور ڈہونڈو اور معلوم کرو
یوسف کے احوال کو اور اُس کے بہائی بنیامین کو وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور نا امید مت ہو رحمت اور فضل خدا تعالیٰ کے سے
اور بیشک چاہیئے کہ نا امید نہووے کوئی فضل اور رحمت خدا تعالیٰ کی سے مگر قوم جماعت
کافرون کی یعنی جو خدا تعالیٰ کو ایک نجانے وہ اُس کی رحمت سے دور ہووے یہ کہا اور خط

مصر کے بادشاہ کو لکھا

مضمون خط کا

یعقوب اسرائیل کے بیٹے اسحاق ذبیح اللہ کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے مصر کے
بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم اُس گہرانے کے ہین جو دادا میرے ابراہیم خلیل اللہ کو ہاتھ پانو باندہ کر

نمرود نے آگ میں ڈالا اور خدا تعالی نے اُس کو امان دی اور اُس آگ کو گلزار کیا اور باپ
میرے اسحاق کے حلق پر چھری رکھی اور خدا تعالی نے اُس کے بدلے دُنبہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا
تھا سب بیٹوں سے خوبصورت اور میرا پیارا اُس کو بھائی ۔ جنگل میں لے گئے تھے اور
کرتہ اُس کا لہو بھرا میرے پاس لاکر کہا کہ اُسے بھیڑیے نے کھایا ۔ میں اُس کی جدائی میں
ایسا رویا کہ آنکھیں میری سفید ہوئیں اور نظر کچھہ نہیں آتا اور غم اُس کا میرے دل سے
جاتا نہیں یہ بھائی اُس کا سگا تھا اپنے دل کی تسلی کے واسطے اپنے پاس رکھا تھا سو تو نے
اُسے چوری لگا کر رکھا اور ہم اُس گھرانے کے نہیں جو چوری کریں اگر تو اُس بیٹے میرے کو
بھیج دے تو تیرے حق میں اچھا ہے نہیں تو بددعا کرونگا میں تجھکو جو نشانی اُس کی ساتویں
اولاد تلک تیری پہنچیگی یہ خط تمام کرکے بیٹوں کو دیا اور تھوڑی سی اُون دُنبوں کی اور
گھی اور پنیر اور کچھہ ایسا ہی تیار کرکے دیا اور بیٹوں کو مصر کی طرف رخصت کیا یہ وہاں سے
روانہ ہوئے راہ تمام کرکے مصر میں آئے ۔ اور جس بھائی کو مصر میں چھوڑ گئے تھے اور اُسکے
مشورے سے باپ کے پاس گئے تھے اُس سے ملے اور احوال کہا اور خط باپ کا بادشاہ
کے واسطے لائے ہیں پھر سب نے ملک حضرت یوسف کے پاس کا قصد کیا فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ
پھر آئے جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے دربار میں حضرت یوسف کے یعنے حضرت
یوسف کے روبرو آئے اور قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ
مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ کہا اے عزیز
پہنچی ہمکو اور ہمارے کنبے کو سختی اور مصیبت بھوک اور غم کی یہ جنس ہم لائے تھوڑی سی
کم قیمت سست مول اس پر مت دھیان کر اور ماپ دے میانہ پورا ہمکو اور اپنی طرف
سے اور زیادہ وہی اُس کے مول سے بیشک خدا تعالی بدلہ دیتا ہے زیادہ دینے والوں کو
یعنی جو کوئی بغیر بدلے کچھہ کسی کو دیتا ہے تو خدا تعالی اُس کا عوض بہت اچھا دیتا ہے یہ کہا
اور خط باپ کا حضرت یوسف کے تخت کے کنارے پر ادب سے رکھا حضرت یوسف ؑ نے
وہ خط پڑھا محبت نے باپ کی بے اختیار کیا ۔ تب قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ
إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ٥ کہا اے جانتے ہو تم جو سلوک کیا تمنے یوسف ؑ
اور اُسکے بھائی سے سلوک کہ جو حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا تھا سو بیان ہو چکا اور
بنیامین کو ایسا خوار رکھتے تھے جو اُسے طاقت نہ تھی کہ اُن سے بات کرسکتا سوائے عاجزی

اور ڈر کے سو وہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمنے جو اُن دونوں بھائیون سے سلوک کیا تھا جانتے ہو اُن باتون سے توبہ بھی کی ہے یا نہیں جو اُسوقت تم نادان تھے سبب جوانی کے اونچا نتے تھے حق باپ کا اور رحم چھوٹے بھائیون پر اُن دنون مین جوانی کی اپنے جی کی خوشی کی تہی اُس کام سے اب پچتا کر توبہ کی ہے یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام نے نصیحت سے کہی نہ کچھ غصہ سے یہ کہہ کر نقاب اپنی مُنھ پر سے اُٹھائی جب اُنھون نے صورت دیکھی اور وہ حسن اُن کو نظر آیا قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ کہا ای مقرر تو یوسف ہے جو ایسا حسن رکھتا ہے قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ ہان مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ہبیشک احسان رکھا خدا تعالی نے ہم پر جو جیتا رکھا اور یہ نعمت بخشی بیشک جو کوئی کہ ڈرتا ہے خدا تعالی سے اور صبر کرتا ہے بندگی کے کرنے مین اور گناہ کے نکرنے مین پھر مقرر خدا تعالی نہین کہوتا مزدوری بہلا کام کرنے والون کی جب بہائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچانا چاہا کہ پاس تخت کے جاکر حضرت یوسف علیہ السلام کے پانو چومین حضرت یوسف علیہ السلام نے تخت سے اُتر کر بھائیون کو گلے لگایا قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ہ کہا بھائیون نے قسم ہے خدا تعالی کی اے یوسف کہ بیشک حسن مین اور دولت مین اور احسان کرنے مین چنا اور اختیار کیا اور بڑا کیا تجکو خدا تعالی نے ہم پر اور ہم سب مقرر گنہگار ہین جو ویسے سلوک کئے ہمنے تمسے قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہ کچھ طعن اور گلہ نہین آج کے دن تم پر یعنی تمہارے سلوک کا کچھہ ذکر نہین کرونگا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ بخشیگا خدا تعالی تمکو جو اپنے گناہ کا اقرار کیا تمنے اور وہ خدا تعالی بہت اچھا بخشنے والا ہے سب بخشنے والون سے ❊ **ف** کہتے ہین کہ خدا تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ وہ جبّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کنوئین مین بازو سے کھول کر پہنایا تھا اُسے حضرت یعقوب علیہ السلام پاس اپنی نشانی بہیج حضرت یوسفؑ نے موافق امر الہی کے بھائیون سے کہا کہ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ہ لیجاؤ یہ جبّہ میرا کنعان مین پھر ڈالو اُس جبّہ کو اوپر مُنھ باپ میرے کے تو ہووے دیکھنے والا یعنے اِس جبّہ کی برکت سے آنکھین اُسکی روشن ہونگی پھر جب اُسکی

آنکھیں اچھی ہوں سب وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ آؤ تم سمیت اپنے سارے کنبے کے
یعنے سارے کنبے اپنے کو کنعان سے لے آؤ اور مصر میں وطن اور رہنا اختیار کرو ۝

ف کہتے ہیں کہ یہودا نے کہا کہ اسے یوسف یہ جبہ مجھے دے کہ اُسکو پہر اکرتا آگے
باپ کے میں لے گیا تہا تو یہ خوشی بدلہ اُس غم کا ہو وے حضرت یوسف علیہ السلام نے جبہ اُسی کو
دیا اور راہ خرچ جو چاہتا تہا اور سواریاں جو ضرور تہیں سب تیار کر کے اُن کو دیں یہودا سب
بہائیوں کے ساتھ مصر سے روانہ ہوا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جسوقت جدا ہوا قافلہ مصر سے
یعنی جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر کے شہر سے نکلے اور جنگل میں پہنچے باو حکم
خدا تعالیٰ کے سے اُس جبہ کی بو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس لے گئے جب اُنکو وہ بو پہنچی تو
قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ کہا اُن کے باپ پوتوں سے
اور جو کوئی اُسوقت اُن کے پاس تہا کہ بیشک پاتا ہوں میں یعنی آتی ہے مجکو یوسف کی بو اگر تم
مجہے بیعقل نکہو کہ بڑہاپے سے اُسکے حواس درست نہیں قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ
الْقَدِيمِ ۝ کہا اُنہوں نے کہ قسم ہے خدا تعالیٰ کی جو بیشک اب تک تو اُسی حیرانی میں ہے
پہلے یعنی وہ جو ہمیشہ سے یوسف کی محبت کا خیال جو تیرے دل پر بندہا ہوا ہے چالیس برس
یا اسی برس ہوئے ہیں جاتا نہیں یاد اور ذکر اُسکا بہولتا نہیں تجکو فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ
أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۝ پہر جب آیا خوشخبری دینے والا یعنے یہودا کہتے ہیں
کہ یہودا بہائیوں کے ساتھ تہا اُسنے آگے دوڑ کر کنعان میں آیا باپ کے پاس اور ڈالا وہ جبہ
باپ کے منہ پہ پہر ہوا باپ اُن کا سب کچھ دیکھنے والا یعنے اُس کرتے کے ڈالنے سے
حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوئیں اور قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ
اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسے میں نے نکہا تہا تمکو کہ مقرر
میں جانتا ہوں خدا تعالیٰ کے چہپے پیغام سے کہ یوسف جیتا ہے اور مجہے اُمید تہی اُسکے
ملنے کی اور میں نے کہا تہا کہ مجہے یوسف کی بو آتی ہے تم مانتے نہ تہے اور میں کہتا تہا جو میں
جانتا ہوں وحی اللہ کی سے اور تم نہیں جانتے پہر تیاری کی کوچ کی اور جتنے اُن کے کنبے اور
زمانے کے تہے سب کو ساتھ لیکر مصر کی طرف چلنے کا قصد کیا اور بیٹے حضرت یعقوب
علیہ السلام کے آنکر باپ کے پاؤں میں گرے اور قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا
كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ کہا کہ ای بابا صاحب بخشوا ہمارے گناہوں کو خدا تعالیٰ سے اور بیشک ہم

گنہگار رہین لینے ہمارے حق مین دعا مانگ تو خدا تعالیٰ ہمارے گناہ بخشے قَالَ سَوْفَ
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جلد بخشوانا چاہونگا
مین تمہارے واسطے پالنے والے اپنے سے بیشک وہ بخشنے والا ہے گناہونکا گنہگارون کے
اور مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندون پر ؛ ف کہتے ہین کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام جب حضرت یوسف علیہ السلام سے آنکر ملے تب ایک رات پچھلے پہر تہجد کی نماز
پڑھ کر بیٹون کو بخشوانے کو کھڑے ہوئے آگے آپ اپنے پیچھے حضرت یوسف کو کھڑا کیا اور
اُن کے پیچھے اُن کے سب بھائیون کو کھڑا کیا اور آپ دعا مانگی اور سب بیٹون نے آمین کہا
تو خدا تعالیٰ نے اُن کو بخشا غرض کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام سارے کنبے سمیت
کنعان سے مصر کے نزدیک پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ریان کو اور سب
امراؤن کو فوج سمیت بڑے ٹھاٹھ سے سوار ہو کر باپ کو پیشوا لینے آئے جب حضرت
یعقوب علیہ السلام کو خبر ہوئی تو ایک اونچے ٹیلے پر بیٹون سمیت کھڑے ہوئے اور حضرت
یوسف علیہ السلام کی سواری کا تماشہ دیکھنے لگے جب سواری اُس ٹھاٹھ سے دیکھی تب
حیران ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے کیا احسان کیا جو ایسی دولت اور نعمت حضرت یوسف علیہ السلام کو
دی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنکر کہا کہ اے یعقوب اس لشکر کو دیکھکر کیا حیران ہوا ہے
اوپر دیکھ جو لشکر فرشتون کا آسمان سے زمین تلک تیری خوشی ہونے سے خوش ہین جب تلک
تو غم مین تھا یہ فرشتے بھی تیرے واسطے غم کھاتے تھے ؛ ف کہتے ہین کہ جب
حضرت یوسف علیہ السلام نزدیک باپ کے آئے چاہا کہ گھوڑے سے اُتر کر باپ کو سلام کرین
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ صبر کر تو باپ تیرا تجھے سلام علیک کرے جب حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو دیکھا تو کہا اسلام علیکم یا مذہب الحزن یعنی اے
دور کرنے والے غم کے اُنہون نے سلام کا جواب دیا اور دونون گلے ملکر خوشی کا رونا روئے
حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو باپ سے ملایا اور ایک تحفہ مکان جو پاس مصر کے
حضرت یوسف علیہ السلام نے بنایا تھا کہا اُس مین چلو فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ
اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ پھر جب اندر آئے اُس مکان مین حضرت یوسف علیہ السلام نے جگہہ دی
اپنے پاس باپ اور خالہ کو جو خالہ مان کی جگہہ تھی یعنی جب اُس مکان مین آئے تو پھر دوبارہ
ملے اور باپ اور خالہ سے اور احوال پوچھا اور بہتیرون پر مہربانی کی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ

اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَ اور کہا کہ اے اب مصر کے اندر چل کر رہو اگر خدا تعالیٰ چاہے تو
بے ڈر امن سے یعنی ایک دو دن باہر کے مکان مین رکھا پھر کہا اب شہر کی حویلی مین چل کر
خاطر جمع سے رہو خدا تعالیٰ کے فضل سے بے فکر تنگی سے اناج کی اور محنت سے سب بات
کی بےغم رہو جب یہ مصر کے شہر کے اندر آئے اپنے محل مین حضرت یوسف علیہ السلام
نے اُن کو رکھا اور ضیافتیں کین وَرَفَعَ اَبَوَيۡهِ عَلَى الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا اور
چڑھایا خالہ اور باپ کو اپنے تخت پر یعنی بٹھایا تخت پر اور وہ اوندھے ہوئے یعنے جھکے
اُس کے سجدہ کرنے کو اُس وقت مین دستور بادشاہون اور بزرگون تعظیم سجدہ تھا یعنے
حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ اور بھائیون کو اور خالہ کو حرمت اور عزت سے
اپنے تخت پر بٹھایا اُنھون نے نہایت خوشی سے تعظیم کا سجدہ کیا جب حضرت یوسف ع نے
یہ حال دیکھا تو بہت خوش ہوئے اُن کے خوش ہونے سے وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِيۡلُ
رُءۡيَاىَ مِنۡ قَبۡلُ اور کہا اے بابا صاحب یہ سجدہ کرنا تم سب کا تعبیر میرے اُس خواب کی
ہے جو مین نے دیکھا تھا بچپن مین قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّىۡ حَقًّا بیشک کیا اُس خواب میری کو
پروردگار میرے نے سچا وَقَدۡ اَحۡسَنَ بِىۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِىۡ مِنَ السِّجۡنِ وَجَآءَ بِكُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ
اور بیشک نیکی کی مجھسے پروردگار میرے نے جو نکالا مجھکو قیدخانے سے اور لایا تمکو جنگل سے
یہان یہ جنگل کنعان سے باہر تھا جہان حضرت یعقوب علیہ السلام کا گھر تھا یعنی تمکو اور مجکو
مِلایا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّيۡطٰنُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَ اِخۡوَتِىۡ اِنَّ رَبِّىۡ لَطِيۡفٌ لِّمَا يَشَآءُ
اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ پیچھے اس سے جو ڈالی دشمنی شیطان نے مجھ مین اور میرے بھائیون مین بیشک
پروردگار میرا نیکی پہچانے والا ہے جسکو چاہتا ہے مقرر وہ واقف اور جاننے والا ہے
سب کے حال کا اور مضبوط کام کرنے والا ہے ہر ایک کام اُس کے لائق

ف کہتے ہین کہ اس احوال کے چوبیس برس پیچھے حضرت یعقوب علیہ السلام نے
دنیا سے رحلت کی اور پیچھے اُس کے تیئیس ۲۳ برس کے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب مین
دیکھا باپ کو جو کہتے ہین کہ اے یوسف علیہ السلام بہت تیرے دیکھنے کو جی چاہتا ہے
آؤ اور تین ۳ دن کے پیچھے مجھسے آن ملے گا یہ خواب دیکھکر چونکے اور بھائیون کو بلایا اور بہت
وصیتین کین اور یہودا کو اپنی جگہہ بٹھایا اور اپنے بیٹے اُن کو سونپے پھر خدا تعالیٰ کی جناب مین
اس طرح سے مناجات کرنے لگے کہ رَبِّ قَدۡ اٰتَيۡتَنِىۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَعَلَّمۡتَنِىۡ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ

اے پالنے والے میرے بیشک دیا تونے بادشاہی کا ملک اور تونے سکھایا مجھکو علم خواب کی تعبیر کا
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ ای پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے توہی ہے یار میرا دین اور دنیا میں
مار مجھکو مسلمان حکم بردار یعنی مرنے کے وقت تلک تیرا فرمانبردار رہوں اور ملا مجھکو نیکبختوں میں
یعنے میرے باپ دادا کے پاس پہنچا مجھے ۔ **ف** کہتے ہیں کہ اس خواب کے تین دن
پیچھے حضرت یوسف کا وصال ہوا اور ان کی وفات کی طرح یون کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت
یوسف علیہ السلام کہیں جایا چاہتے تھے سواری کو گھوڑا منگوایا اور چاہا کہ سوار ہوویں کہ
اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سیب بہشت کا لیکر آئے اور کہا اے یوسف
دنیا میں بہت رہے عیش اور سیریں اور سواریاں کیں اب حکم یون ہے کہ چلو اور
بہشت کا تماشا دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا حاضر ہوں جو کچھ حکم خدا تعالی کا ہو
پر اتنی فرصت ہے کہ میں بی بی اور فرزندوں کو رخصت کروں انہوں نے کہا کہ حکم نہیں
اس سیب کو سونگھو حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ سیب سونگھا اور جان ان کے بدن کی
پنجری سے اڑ کر بہشت کے درخت کی ڈالیوں پر لگی پھرنے انا للہ وانا الیہ راجعون اب
آگے اللہ تعالی فرماتا ہے ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا
اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْکُرُوْنَ ۝ یہ قصہ جو یوسف کا کہا غیب کی خبروں سے ہے ہمنے
بھیجا ہے تجکو واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے اور نہ تھا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یوسف کے بھائیوں کے پاس جسوقت وہ اکٹھے ہوکر یوسف کے کنوئیں میں ڈالنے کی مصلحت
کرتے تھے اور آئے باپ کے جھوٹی باتیں بناتے تھے یعنے اے حبیب تو اسوقت ان کے
پاس نہ تھا جو تجھے خبر ہوتی یہ جو بیان کیا ہمنے غیب کی خبر تجھے بھیجی ہے تو یقین ہو لوگوں کو
کہ بیشک نبی بھیجا ہوا خدا تعالی کا ہے وَمَآ اَکْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝
اور نہیں ہیں بہت لوگ اگرچہ بہتیرا چاہے تو سچ جاننے والے یعنے بہتیرا چاہے تو کہ سب
تیری بات مانیں بہت لوگ ہیں کہ ہرگز سچ نہیں جاننے کے تیرے کہنے کو وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ
۱۱ ع ۵
عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور نہیں مانگتا تو اوپر پہنچانے حکم الہی کی
مزدوری نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت خدا تعالی سے واسطے خلقت کے وَکَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ اور بہت نشانیاں ہیں بیچ

کی قدرت کی بیچ آسمان اور زمین کے یہ پھرتے ہین اور دیکھتے ہین اور نشانیون کو اور یہہ
اُن نشانیون سے مُنھ پھیرنے والے ہین یعنے اُن کو دیکھ کر انجان سے ہوتے ہین اور غور اور
دھیان کر کے اُن مین نہین دیکھتے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ اور
نہین مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والون سے خدا تعالی کو ایک کر کے اور یہ خدا تعالی
کے ساتھہ شریک کرنے والے ہین یعنے مکے کے لوگ فرشتون کو خدا تعالی کی بیٹیان کہتے ہین
اور یہودی حضرت عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین اور نصاری حضرت عیسے علیہ السلام کو بیٹا خدا کا
کہتے ہین اور اولاد باپ کے ملک کی وارث ہوتی ہین اور خدا تعالی کے ملک کا کوئی وارث
نہین سب اُس کے بندے اور محتاج ہین اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِیَھُمْ غَاشِیَۃٌ مِّنْ عَذَابِ
اللّٰہِ اَوْ تَاْتِیَھُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اے کیا بے ڈر ہوئے اُس سے
جو آوے پہنچنے والا عذاب خدا تعالی کی طرف سے یا آوے اُن پر قیامت ایکا ایک
اچانک اور اُن کو خبر نہو اُس کے آنے کی چاہیے کہ امیدوار ہین عذاب اور قیامت کے
قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگون کو کہ یہ ایک جانب
خدا تعالی کا راہ میری ہے جو بلاتا ہون مین اس راہ سے خدا تعالی کی طرف اوپر دکھلاوے
روشن کھلی ہوئی کی مین اور جو کوئی میری راہ پر چلا بلاتے ہین طرف خدا تعالی کے اور پاک ہی
خدا تعالی شریک اور فرزندون سے کافر کہتے ہین کہ خدا تعالی کے پاس فرشتے ہین فرشتون
کے ہوتے آدمیون کے ہاتھ پیغام کیون بھیجا اگر وہ چاہتا تو فرشتون کے ہاتھ بھیجا اسکا
جواب خدا تعالی نے بھیجا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ
اَھْلِ الْقُرٰی اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھسے سی پیغمبر کو مگر بھیجا مردون کو جو وحی بھیجی ہمنے
اُن کی طرف جو شہر یا گانوون کے رہنے والے تھے یعنے تجھسے آگے اے محمد صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم جتنے نبی ہمنے بھیجے سب آدمی ہی اشراف بھیجے فرشتہ کبھی بھیجا ہی نہین اَفَلَمْ
یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ط ای کیا سیر
نہین کرتے اور نہین پھرتے شام کی زمین مین جو وہ شہر ہے ہود پیغمبر اور لوط پیغمبر کی امت
اس مین رہتے تھے پھر دیکھو اور ڈرو جو کیسا ہوا آخر کام اُن کا جو پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے
اور وہ تم سے پہلے تھے اُن کے مکانون کا حال دیکھ کر ڈرو اور پیغمبر کو جھوٹا اور جادوگر نہو

وقال النبی صلعم

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور سب طرح گھر آخرۃ کا یعنے
بہشت اور نعمتین اُس کی اچھی ہین اس دنیا کے مزون سے اُن کو جو دور رہتے ہین شرک سے
اور پیغمبر کے کہنے کو سچ جانتے ہین اسے نہین سمجھتے اور غور کرتے تم اب چاہیئے کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تیرے وقت کے اپنی دولت پر اور بڑی عمرون پر غرور
اور بہروسا نکرین کہ اگلے نبیون کی امت کو ہمنے بہت ڈہیل اور فرصت دی تہی +
حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا یہان تک کہ ناامید
ہوئے پیغمبر ایمان لانے اُن کے سے اور جانا کافرون نے کہ یہ جہوٹے تہے جو کہتے تہے
کہ ہم پیغمبر ہین تم ہمارا کہنا نمانوگے تو تم پر عذاب آویگا اس بات کو کافرون نے جہوٹھ جانا
اور جب وقت اُس عذاب کے آنے کا پہنچا تو جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ ۝ وَلَا يُرَدُّ
بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝ آیا پیغمبرون کو مدد کرنا ہمارا یعنی عذاب
اُن کافرون پر اُترا پہر چہڑایا جسکو چاہا ہمنے یعنے پیغمبرون کو اور اُن کے یارون کو
چہڑایا اُس عذاب سے اور کافرون کو ہلاک کیا اور پہرتا نہین عذاب ہمارا کافرون پر
آیا ہوا جب اُتر چکتا ہے لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ بیشک ہے
بیچ قصہ پیغمبرون کے ڈرانا اور نصیحت واسطے عقلمندون کے اور عقلمند وہ ہین جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مانین اور اُن کو سچا جانین مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ
وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
نہین ہے یہ قرآن بات بنائی ہوئی بلکہ ہے یہ سچ کرنیوالا اور موافق توریت انجیل کے بعضے احکام
کی ہے اور بیان جدا جدا ہے سب چیز کا اس مین اور راہ دکہلانے والا ہے سیدہی اور بخشش ہے
خدا تعالی کی طرف سے اُن لوگون کو جو سچ خدا تعالی کا فرمان جانتے ہین اُسکو اور وہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیشک بہیجا ہوا اُس کا جانتے ہین ۝ ۝ ۝ ۝ ۝ ۝ ۝

ع ۱۲ ۶

سورة الرعد مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثلث واربعون آیۃ

المر ۝ ہر ایک تفسیر کرنیوالے نے ان چار حرفون کے معنے علیحدہ کہے ہین اور ایک عالم نے کہا کہ
معنے یون ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین خوب جانتا ہون اور دیکہتا ہون سنتا
جو کچہہ کہ ساری عالم کی خلقت کرتی ہے اور کہتی ہے اور یہ بہی خوب جانتا ہون مین کہ

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ
یہ آیتیں قرآن کی ہین اور وہ جو اترا ہے تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے
پروردگار کے پاس سے سب سچ ہے اور درست ہے کچھ شک نہیں اس مین پر بہت
لوگ نہین مانتے اور سچ نہین جانتے اُسے اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ خدا تعالی وہ ہے جس نے بہت اونچا بنایا آسمان کو بغیر ستون
کے جو دیکھتے ہو تم اُسے پھر ارادہ کیا عرش کے بنانے پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اور تابعدار بنایا اپنے حکم کا سورج اور چاند کو یہ دونون چلے جاتے ہین ایک
حد مقرر پر جو وقت ٹھیرایا ہوا ہے گرمی جاڑے کا یا وقت قیامت کا تب تلک پھرا
کرین گے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ تدبیر کرتا ہے
اور کام بناتا ہے اپنے بندون کے کھول کر بیان کرتا ہے اپنے قرآن کی آیتون کو جو اچھی طرح
سمجھہ مین آوین اسواسطے کہ شاید تم ساتھ ملنے اپنے پروردگار کے شک نہ رکھو اور یقین لاؤ
یعنے سچ جانو کہ قیامت کے دن گورون سے اٹھ کر خدا تعالی کی حضور جا کر سب تم کھڑے
ہو گے حساب دینے کو وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا اور
خدا تعالی وہ ہے جس نے پھیلایا زمین کو لنبا اور چوڑا اور پیدا کئے زمین مین پہاڑ بڑے
مضبوط اور ندیان پیدا کی زمین مین جو بہتی ہین وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اور سب طرح کے میوے پیدا کئے زمین مین دو طرح کا
جوڑا جیسے بعضا زرد سرخ اور سیہ سفید اور جیسے کھٹا میٹھا اور بعضا گرم سرد اور تر
خشک اسیطرح جوڑا پیدا کیا اور دیکھو قدرت خدا تعالی کی جو ڈھانکتا ہے رات کو
دن پر یعنی دن کی گرمی اور روشنی پر اندھیرا اور سردی لاتا ہے تو سب خلقت دن کی
محنت سے کار و بار کے آرام کرین تو فجر کو تازہ دم اٹھین ماندگی اور سستی سب جاتی
رہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ بیشک ان چیزون مین ہر طرح
نشانیان ہین خدا تعالی کی قدرت کے واسطے اُن لوگون کے جو سوچ کرتے ہین ان باتون مین وَفِي الْاَرْضِ
قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ اور پیدا کئے خدا تعالی نے زمین مین ٹکڑے زمین کے ملے
ہوئے آپس مین جو یہ ہے ایک نشانی ہے قدرت کی کہ ایک زمین ہے بعضا ٹکڑا اُس مین
لائق کھیتی اور باغ بنانے کی ہے اور اسی کے پاس زمین کھاری ہے جو اُس مین کھیتی نہین

ہوتی اور بعضی زمین نرمی ریت ہے اور پیدا کی زمین میں وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ اور باغ ہیں انگوروں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں کسو درخت کی جڑ میں کئی شاخیں ملی ہیں اور کوئی درخت جدی ہے جڑ سے یعنے ایک شاخ ہے جڑ سے نکلی ہے اور ایک پانی پیتی ہیں سب درخت اور کھیت اور بڑائی دیتے ہیں ہم بعضے میوے کو بعضے میوے پر مزے میں اور رنگ میں یعنی کوئی بہت میٹھا مزے دار خوشبو ہے کوئی کھٹا بیمزہ بدبو ہے اور وہ قدرت کی نشانی ہے جو ایک پانی سب درختوں میں جاتا ہے کوئی میوہ کھٹا کوئی میٹھا کوئی پھیکا ایسا کہ نیل نکلے کوئی کڑوا ہوتا ہے اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ بیشک ان چیزوں میں ہر طرح نشانیاں ہیں کھلی ہوئی خدا تعالی کی قدرت کی ان لوگوں کے واسطے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں ان چیزوں میں وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور اگر اچنبا کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کے ایمان نہ لانے پر پھر زیادہ اچنبا ہے ان کی بات کا جو کہتے ہیں یہ کافر کہ اے کب جب ہم ہووینگے مر کر گوروں میں خاک پھر کیا ہم ہووینگے نئی خلقت میں یعنی کیا ہم مٹی ہو کر نئے سرے سے بنکر پیدا ہونگے یہ نہیں سمجھتے کہ جس خدا تعالی نے پہلے پیدا کیا ہے اور اسے ایسی قدرتیں ہیں جو بیان کیا اور تم دیکھتے ہو ان چیزوں کو پھر اس کے آگے دوبارہ بنانا کیا بڑا کام ہے یہ لوگ جنکو یقین نہیں ہے کہ قیامت میں پھر گوروں سے اٹھینگے وہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اپنے پروردگار سے اور انہیں لوگوں کے گلے میں طوق ہیں گمراہی کے دنیا میں جو اس طوق میں سے کبھی نہ نکل سکینگے مرنے کے وقت تلک اور بعد مرنے کے آگ کا طوق ہوگا ان کے گلے میں اور وہی لوگ دوزخ کی آگ میں رہنے والے ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہینگے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ اور جلد مانگتے ہیں تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو جو عذاب ہے پہلے بھلائی سے جو عذاب سے امن میں ہیں خدا تعالی نے اس امت کے کافروں پر عذاب کرنا قیامت کے دن مقرر رکھا ہے اور دنیا میں مرنے تلک عذاب صورت بدل جانے کے سے امن میں ہیں سو وہ کہنے لگے کافر

اس امن سے پہلے عذاب مانگتے تھے اور بیشک گذر چکے پہلے ان سے بہت قومون پر عذاب اور اس بات کو یہ مکے کے لوگ بہی جانتے ہین اس پر عذاب مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بہت بخشش کرنے والا ہے لوگون پر اگر توبہ کرین کفر سے اس پر بہی جو یہ ظلم اور کفر کرتے ہین اگر اب بہی سمجہین اور کفر سے توبہ کرین اور ایمان لاوین اور جو کفر کو نچہوڑین اور اسی حال مین مرین تو پہر بیشک پروردگار تیرا ہر طرح سخت عذاب کرنے والا ہے جو ایسا نکوئی کر سکے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ کیون نہین اتری نشانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کے پروردگار کے پاس سے جیسے ہم چاہتے ہین یعنی کافر مکے کے کہتے تھے کہ جیسے حضرت موسی علیہ السلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور حضرت عیسے علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے تھے ویسا ہی کام یہ کیون نہین کرتے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر تو ڈرانیوالا ہے یعنے تیرا کام ڈرانا ہے فقط اور کہنا ہے زبان سے اور واسطے ہر قوم کے راہ بتانے والا ہے جدا یعنی ہر پیغمبر کا معجزہ جدا تھا اور تیرا معجزہ قرآن ہے جو ان مکے کے لوگون کی زبان مین ہے لیکن کسی قابل اور عالم کا مقدور نہین جو اس کے برابر کہہ سکے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ خدا تعالی جانتا ہے جو کچہہ اٹھاتی ہے ہر پیٹ والی اپنے پیٹ مین بچے کو کہ اس کے پیٹ مین نر ہے یا مادہ ہے اور خدا تعالی ہی جانتا ہے جو کچہہ کم ہوتا ہے پیٹ مین اور جو کچہہ زیادہ ہوتا ہے یعنی ایک بچہ ہے یا زیادہ ہین کچی بچہ یا پورے دنون مین پیدا ہوگا یا اس سے کچہہ کم زیادہ دنون مین ہوگا ان باتون کو سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ اور سب چیز کی خدا تعالی کے پاس حد ہے جو نہ اس حد سے زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے اور خدا تعالی ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہے چہپے ہوون کا اور کہلے ہوون کا اور بڑا ہے سب کے دہیان اور سمجہہ سے اور سب چیز سے اوپر ہے جو اس کی حد نہین اور بے نہایت بڑا یعنے جو تم دل مین خیال بانڈہتے ہو اور جو زبان پر نہین نکالتے خدا تعالے اوسے ہی جانتا ہی سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ

برابر ہے خدا تعالیٰ کے آگے جو کوئی تم میں سے چھپ کر بات کرے یا پکار کر کہے وہ سب جانتا ہے اور جو کوئی چھپا چاہے کام اپنا رات کو یا ظاہر کرے دن کو خدا تعالیٰ کے آگے یکساں ہے لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ واسطے آدمی کے رکھوالے آگے پیچھے نگہبانی کرتے ہیں اس کی خدا تعالیٰ کے حکم سے یعنے ہر بندے کے ساتھ رکھوالے آگے اور پیچھے رکھوالی کرتے ہیں اس کی نیک اور بد کاروں کی یا کر لکھتے جاتے ہیں رات دن جو کچھ وہ کرتا ہے اور وہ کہتا ہے ان کا کام نام کراماً کاتبین ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ بیشک خدا تعالیٰ نہیں بدلتا اس چیز کو جو کسی قوم کے پاس ہے جیسے جمعیت اور تندرستی جب تلک کہ وہ قوم بدل ڈالیں اس چیز کو جو ان کے دلوں میں ہیں اچھی باتیں جیسے شکر اور انصاف اور خیرات یعنی خدا تعالیٰ کسی کو جمعیت بدلے مفلسی اور تندرستی کے بدلے بیماری نہیں دیتا جب وہ خیرات اور انصاف اور شکر کرتا ہے پھر جب آدمی یہ باتیں چھوڑتا ہے تب اس پر مصیبت آتی ہے وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ اور جب چاہتا ہے خدا تعالیٰ کسی قوم پر برائی یعنے عذاب اور مصیبت پھر وہ پھرنے والے نہیں اس سے اور نہیں ہے اس قوم کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی والی جو اس سے مصیبت اور عذاب دور کرے خدا تعالیٰ ہی سب کا والی ہے هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وہ ہے خدا تعالیٰ جو وہ دکھلاتا ہے تمکو بجلی جو اس میں ڈر ہے اور امید ہے اور امیدوار ہو مینھ کے جو وہ مینھ کی نشانی ہے اور وہی خدا تعالیٰ ہے اٹھاتا ہے بدلیاں بھاری مینھ کی بھری ہوئی وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ تسبیح پڑھتا ہے رعد جو گرجتا ہے ساتھ تعریف خدا تعالیٰ کے رعد نام ایک فرشتے کا ہے وہ بدلی کا رکھوالا ہے وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کی تسبیح ہمیشہ پڑھتا ہے اور فرشتے سب تسبیح پڑھتے ہیں خدا تعالیٰ کی تعریف کے ڈر سے یعنی سب خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور بھیجتا ہے خدا تعالیٰ آسمان سے آگ کو پھر اس سے پہنچاتا ہے جس پر چاہتا ہے یعنی جس شخص کو چاہتا ہے اسے اس آگ سے ہلاک کرتا ہے

ف کہتے ہیں نویں برس ہجرت سے عامر بیٹا طفیل کا اور اربد بیٹا ربیعہ کا دونو نے

آپس مین مصلحت کی یہ کہ عامر نے کہا کہ ہم دونون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے کو
چلیں ہیں اُنہین باتون مین لگاؤن گا تو پیچھے سے ایک تلوار ماریو جو دوسرے کی حاجت
نرہے یہ بات مقرر کرکے آئے اور باتون ہین مشغول ہوئے آخر کو بڑی دیر پیچھے کہا کہ یا
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب جاکر مین ایک بڑا لشکر سوار اور پیادے کا لاکر تم سے
سمجھون گا یہ کہہ کر دونون چلے آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے پروردگار
تو سمجھ لے ان دونون سے پھر عامر نے باہر آکر اربد کو کہا وہ مصلحت جو کی تھی وہ کیا ہوئی
تونے تو کچھہ نکیا اُس نے کہا کہ جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو بیچ مین آجاتا تھا غرض کہ
جب وہ دونون مدینہ سے باہر آئے ایکایک صاعقہ یعنے ایک آگ آسمان سے آئی جو اربد تو
اُسی وقت جل موا اور عامر اپنے گھر جاتے تک بُرے حال سے وہ بھی موا اور ایک یہودی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور لگا پوچھنے کہ اے ابو القاسم بتا جو تیرا خدا
جواہر کا ہے یا موتی کا ہے یا سونے کا ہے اُسی وقت غضب الٰہی سے ایک بدلی پیدا
ہوئی اور بجلی نے اُسے جلا کر مار ڈالا سو خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ جس پر چاہتا ہے
خدا تعالی صاعقہ بھیجتا ہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہین خدا تعالی کی شان مین جو وہ کیا ہے
اور کا ہے کا ہے کیا احمق ہین جو ایسی باتین کرتے ہین اور وہ خدا تعالی تو بہت بڑا ہے
عذاب کرنے والا جھگڑنے والون پر لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ خدا تعالی ہی کا بُلانا ہے
اور پکارنا ہے سچ اور درست ہے یعنے اُسی سے دعا مانگنا ہے اور اُسی کا یاد کرنا
لائق ہے جو وہ سنتا ہے اور روا کرتا ہے حاجت پکارنے والے کی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ
اور وہ لوگ جو بلاتے ہین اور پکارتے ہین سوائے خدا تعالی کے بتون کو جو
اُنہین خدا تعالی کا شریک کہتے ہین وہ بت اُن کا پکارنا اور بلانا نہین مانتے
اور نہین سنتے اور اُن کی حاجت روا نہین کرتے ذرا بھی لیکن اُن کی مثل ویسی ہے کہ جیسے
کوئی پیاسا اپنے دونون ہاتھ پسارے کنوے کے پانی کی طرف اور پکارے پانی کو جو پانی
اُس کے منھہ کو پہنچ جاوے بغیر ڈول رسّی کے اور پانی بغیر اسباب کے نہین پہنچنے والا
اُسکے منھہ کو اسی طرح بتون کی بھی قدرت نہین جو کسی کا کچھہ کام کر سکین وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اور نہین ہے بلانا اور پکارنا کافرون کا بتون کو مگر بیچ بہلاوے کے

اور ہنکا دینے کے پڑے ہین کچھہ فائدہ نہو گا کبھی اُن کو بتون سے کسی طرح وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ اور خدا تعالی ہی کو سجدہ
کرتا ہے جو کوئی کہ ہے آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہے زمین مین خوشی سے مطیع مسلمان اور
اور لاچاری سے کافر وقت مصیبت کے اور سجدہ کرتا ہے پرچھانوا اُن سب کا فجر کو
مغرب کی طرف اور شام کو مشرق کی طرف یعنی ہمیشہ پرچھانوا سب کا سجدہ کیا کرتا ہی
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھ
مشرکون سے کہ کون ہے پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کہو اُن کی طرف سے کہ
خدا تعالی ہے اسواسطے کہ اُن کو سوائے اسکے اور کوئی جواب نہین پہر تو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا کہو کہ پہر تم یہ جانکر پکڑتے ہو
اپنا وسیلہ سوائے خدا تعالی کے اور دوست جانتے ہو ایسونکو جو نہین کر سکتے اپنا بہلا
اور نہ برا یعنے بتون کو جو اپنا نفع اور نقصان کرنیکی قدرت اور خبر نہین تمہین کیا فائدہ ہوگا
اُن کے پوجنے سے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ
کہہ کہ اے کیا برابر ہے اندہا اور دیکہنے والا یا برابر ہے اندہیرا اُجالا بت پوجنے والے
اندہے ہین جو اُن کو نظر نہین آتا کہ بت آپ عاجز ہین اَوروں کی مدد کیا کر سکین گے اور مومن
جو خدا تعالی کی قدرت کی نشانیان دیکہہ کر پہچانتے ہین اور اندہیرا کفر کا اور روشنائی
اسلام کی کیا برابر ہین یہ باتین اور کہو کہ یہ جو تم بتون کو پوجتے ہو اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ کیا مشرکون نے بنایا ہے خدا تعالی کے ساتھہ
شریک بتونکو شاید کچھہ بتون نے پیدا کیا ہے جیسے خدا تعالی نے پیدا کیا ہے پہر شبہ پڑا
بت پوجنے والون کو اس پیدا کی ہوئی چیز مین کہ پہچانا نہین جاتا اُن سے کہ یہ چیز
بتون کی پیدا کی ہوئی ہے یا خدا تعالی کی پیدا کی ہوئی ہے یعنے شریک تو اُسے کہتے ہین
جو برابر کا ہو قدرت مین جیسا خدا تعالی نے پیدا کیا ہے چاہئے کہ ایسا ہی بت بہی پیدا
کرین سو یہ الزام دیا خدا تعالی نے بت پوجنے والون کو کہ اے احمقو کیا سمجہے کہ تم بتون کو
خدا تعالی کا شریک کہتے ہو وہ تو ایسے عاجز ہین جو اپنا برا بہلا نہین کر سکتے اگر انہین
گرا دو تو اُٹھہ نہ سکین اور کہہ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ کہ خدا تعالی
ہی ہے پیدا کرنے والا سب چیز کا اور وہ خدا تعالی ایک ہے بڑا زبردست جو کوئی اُسکا

شریک نہیں اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ
زَبَدًا رَّابِیًا اُتارا خدا تعالی نے آسمان کی طرف سے پانی مینھ کا پھر بہ کر چلا پانی جنگلون
مین موافق ہر ایک جنگل کے پھر اٹھایا اُس پانی نے کف اور جھاگ اونچے اونچے وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ
عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اور اُس چیز کو بھی جو اُسی آگ کی
بھٹی مین رکھ کر دھونکتے ہین سنار یا لہار واسطے گہنا بنانے کے یا ہتھیار بنانے کو
کف آتا ہے اُس پر جیسے پانی پر کف آتا ہے یعنے تانبے پیتل کو جو کٹھائی مین رکھ کر بھٹی مین
آگ کی دہکاتے ہین گہنا یا کچھ چیز بنانے کو تو میل اُس کا جدا ہو کر آگ کے زور سے اوپر
آتا ہے جیسے پانی کے کف اوپر آتے ہین كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ایسی ہی
مثلین مارتا ہے خدا تعالی سچ کی اور جھوٹھ کی یعنی خدا تعالی مثل بیان کرتا ہے سچی بات کو
مینھ کے پانی اور سونے روپے تانبے پیتل کے ساتھ جو انسے ہزارون طرح کی نفعے اور فائدے
ہین اور جھوٹی بات کی مثل کف پانی کے اور تانبے پیتل اور سونے روپے کے مثل سے
ماری ہے جو کسی کام کا نہین فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ
فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ پھر وہ جو کف ہے پانی کا اور سونے روپے اور تانبے پیتل پر کا پھر وہ جاتا
رہتا ہے جلدی کر کر اور میل ہو کر اُسے ٹھیراؤ نہین ایسے ہی جھوٹی بات کو ٹھیراؤ نہین
اور وہ جو فائدہ دیتا ہے لوگون کو جیسے پانی مینھ کا اور جیسے سونا اور روپا پھر وہ رہتا ہے
دیر تلک ملک مین ایسے ہی سچی بات کو مضبوطی ہے كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝
ایسی ہی مثلین مارتا ہے خدا تعالی یعنے ایسی طرح سمجھاتا ہے کھول کھول کر جو تم سمجھو اور
دہیان کرو اور بھلی بُری کو اور سچ جھوٹھ کو پہچانو لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی
وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖ واسطے اُن لوگون کے جنہون نے اپنے پروردگار کا حکم مانا نیکیان اور بھلائیان
ہین بہشت اور اُس کی نعمتین اور وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم اپنے پروردگار کا اون
لوگون کے واسطے اگر ساری دنیا کا مال دولت ہووے اور اُتنا ہی اور ہووے اور وہ
لوگ اُس سب مال اور دولت کو دیوین اس واسطے کہ عذاب سے چھوٹین یعنی ساری
دنیا کا مال دولت اور اُتنا ہے اور بھی ہو سو کافر وہ سب مال دولت
دیوین اور کہین کہ یہ سب لو اور ہمین چھوڑو اور عذاب نکرو اُنکی بات کوئی نہ سنے گا

وقف النبی علیہ السلام

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وہی لوگ ہین جو واسطے اُن لوگون کے ہے بہت بری طرح سے حساب لینا اور اُن کے رہنے کی جگہہ دوزخ ہے اور بہت بری ہے دوزخ رہنے کی جگہہ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ اسے پہر جو کوئی کہ جانتا ہے کہ وہ جو اترا ہے تجھہ پر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار کے پاس سے وہ درست ہے اور سچ ہے کیا برابر ہے وہ کوئی جو اندہا ہے یعنے جس شخص نے قرآن کو سچ جانا برابر نہین ہے اُس شخص کے جسکو خوبی اور کیفیت قرآن کی نظر نہین آتی اور کہتا ہے قرآن کو کہ شعر ہے بنایا ہوا شاعر کا اور پچھلے لوگون کا قصہ ہے سوائے اِس کے نہین یعنے مقرر نصیحت جانتے ہین قرآن کو صاحبِ عقل یعنی احمقون نے قصہ سمجہا ہے اور عقلمند نصیحت سمجھتے ہین قرآن کو اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وہ لوگ جو پورا کرتے ہین خدا تعالیٰ کے قول کو جو پہلے دن کیا تھا اور نہین توڑتے اُس قول کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ اور وہ لوگ جو ملائے رکھتے ہین اُس چیز کو جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس چیز کو ملائے رکھو یعنے ایمان سب پیغمبرون پر لاؤ اور سب کو برحق جانو اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابون کو سچ جانو سو وہ لوگ سب پیغمبرون کو اور سب کتابون کو سچ جانتے ہین اور ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اور دہشت کھاتے ہین بری طرح کے عذاب دینے سے یعنے ڈرتے ہین اِس بات سے کہ کہین ایسا نہو جو ہین گناہون کے واسطے عذاب کرین اور اپنے کرم سے نہ بخشے تو بڑی خرابی ہو وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہین بندگی کی محنت مین اور چاہتے ہین اور آرزو کرتے ہین اپنے پروردگار کی خوشی کی اور قائم رکھتے ہین نماز کو۔ اور بانٹتے ہین اور دیتے ہین حقدارون کو اور محتاجون کو اُس چیز سے جو روزی دی ہے ہمنے اُن کو اُس مین سے دیتے ہین چھپ کر اور سب کے روبرو اور ہٹاتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنی برائی کے بدلے بھلائی کرتے ہین لوگون سے جنکا یہ بیان ہوا وہی لوگ ہین جو اُن کے واسطے آخرت کا گھر ہے سو وہ آخرت کا گھر

ع ۱۱ نصف

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ باغ ہین ہمیشہ رہین گے اندر آوینگے ان باغون مین وہ لوگ جنکا پہلے مذکور ہوا اور جو کوئی نیکبخت ہوگا اُن کے باپ دادا سے اور اُن کی نکاحیون سے اور اُن کی اولاد سے جتنے نیکبخت ہونگے سب آوینگے اُن کے باغون مین اور فرشتے اُن پاس آوینگے ہر دروازے سے بہشت کے سلام علیک کرینگے اور کہین گے سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ سلامتی ہو تم پر یعنی ہمیشہ یہان تم سلامت رہو گے سبب اُس کے جو تمنے صبر کیا تھا دنیا مین جو بندگی کی محنت پر جیسے گرمیون مین روزے رمضان کے اور جاڑون مین راتون کو اُٹھکر وضو کرتے تھے تم پھر کیا خوب ہے واہ وا عاقبت کا گھر جو ملے گا اُن کو وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو توڑتے ہین قول خدا تعالیٰ کا مضبوط قول کرکے یعنے پہلے روز قول مضبوط کرکے توڑتے ہین اور کاٹتے ہین اُس چیز کو جسکو فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے کہ جوڑو اُسے یعنے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور دوستی کرو یہ اُس کا اُلٹا دشمنی کرتے ہین اور خرابی کرتے ہین ملک مین یعنی اور غیر لوگون کو بہکاتے ہین کہ یہ جو کہتا ہے کہ مین پیغمبر ہون سو جھوٹا ہے اُس کا کہا نا نیو یہ لوگ جو ایسی باتین کرتے ہین یہ دور ہین خدا تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے اور اُنہین کے واسطے بہت بُرا ہے آخرت کا گھر سو وہ دوزخ ہے اور وہان کے بڑے عذاب ہین ہمیشہ کے اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ط وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ خدا تعالیٰ روزی کھولتا ہے جس کی چاہتا ہے اور تنگ روزی کرتا ہے جس کی چاہتا ہے وہ عالم اور خوش ہین یہ مکے کے لوگ دنیا کے زندگی سے جو اُن کو جمعیت اور تھوڑی سی دولت ہے اور نہین ہے یہ جینا اور دولت دنیا کی عاقبت کی دولت اور زندگی کے آگے مگر ذرا سا فائدہ یعنی عاقبت کی دولت اور زندگی کبھی تمام نہوگی اور دنیا کی دولت اور جینے کا بھروسا نہین وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط قُلْ اِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ اَنَابَ

ع ۳ / ۸ / ۹

اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ کیون نہین اُتری محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر نشانی یعنی معجزہ سے جیسے کہ ہم چاہتے ہین کہو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ بیشک خدا تعالی گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر ہزارون معجزے اور نشانیان قدرت کی دیکھی ہرگز سچ نہین جانتا اور ایمان نہین لاتا اور دکہاتا ہے راہ سیدہی یعنے توفیق ایمان کی دیتا ہے بغیر معجزہ دکھائے اُس کو جو کوئی اُس کی طرف عاجزی کرتا ہے اور پہرتا ہے خدا تعالی کی طرف سب کو چھوڑ کر اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ وہ لوگ ہین جنہون نے سچ جانا پیغمبر اور قرآن کو اور آرام پاتا ہے دل اُن کا خدا تعالی کی یاد سے جانو اس بات کو کہ خدا تعالی کی یاد سے آرام پاتے ہین دل اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچہے کام کیے ہین دنیا مین اُن کی خوشی ہے زندگانی مین اگرچہ مفلس غریب ہون اور بہت اچھا پہر کر جانا ہے عاقبت مین جو کچھہ عذاب نہوگا اُن کو اور بہشت اور اُس کی نعمتین ملین گی خدا تعالے کے فضل سے كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۝ جیسے اور پیغمبرون کو بہیجا تھا اسی طرح بہیجا ہمنے تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک قوم مین جو بیشک گذریان پہلے ان لوگون سے بہت قومین اور تجہے بہیجا اسواسطے جو تو پڑہے مکے کے لوگون کے آگے اُس چیز کو جو ہم بہیجتے ہین تیری طرف یعنے قرآن سُنا مکے کے لوگون کو اور یہ مکے کے لوگ منکر ہین رحمن سے یعنے نہین جانتے کہ رحمن کون ہے قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ رحمن میرا پروردگار ہے جو نہین ہے کوئی لائق جو اُس کی بندگی کیجئے مگر وہی اُسی کی طرف مجھے پہر جانا ہے

ف کہتے ہین کہ بعضے مکے کے لوگون نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر تو چاہے کہ ہم تیرے تابعداری کرین تو تو کہہ قرآن کو جو یہ سب مکے کے گرد کے پہاڑ دور ہون اور زمین کہیتی کے لائق نکلی اور زمین پھٹ کر تالاب پانی کے بہین اور دادا پردادا جی اٹھکر کہین کہ یہ پیغمبر سچا ہے تب ہم ایمان لاوین خدا تعالی نے اُنکی جواب مین یہ آیت بہیجی کہ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ

أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا اگر ہوتا کوئی قرآن ایسا جو اُس کے پڑھنے سے
پہاڑ چلنے لگتے یا زمین پھٹ جاتی یا اُس کے پڑھنے سے مُردے باتین کرنے لگتے
تو ایسا معجزہ اسی قرآن کا ہوتا یہ جو کافر کہتے ہین کہ اگر ویسے معجزے دیکھین تو ایمان
لاوین یہ غلط کہتے ہین بلکہ خداتعالی کے اختیار مین ہین سب کام یعنے ایمان لانا
اور نلانا خداتعالی کی تقدیر سے ہے کافر ہونا اور اُسی کی توفیق سے ہے ایمان لانا
لوگون کا أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا کیا نہین ہوئے نا اُمید
مسلمان ان کافرون کے ایمان لانے سے یعنے ابھی امیدوار ہین مسلمان کہ یہ ایمان
لاوین گے اور نہ سمجھے وہ کہ اگر چاہتا خداتعالی تو ہر طرح راہ دکھاتا سب لوگون کو
ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹنے کے وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ
أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ع ۱۰
اور ہمیشہ پہنچا کرے گا کافرون کو عذاب سخت سبب اُسکے جو یہ دشمنی کرتے تھے خداتعالے
کے رسول کی یا اُترے گا تو یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری فوج اُترے گی
نزدیک اُن کے گھرون کے اور لوٹ مار کیا کرے گی فوج تیری جب تک کہ آوے
وعدہ خداتعالی کا جھوٹھ نہین کرتا وعدہ یعنے جو وعدہ خداتعالی کا ہے سچا ہے
اب خداتعالی اپنے حبیب کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے جو ان کافرون کی باتون سے
آزردہ دل مت ہو کسواسطے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۰ بیشک مزاح اور ٹھٹھے کرتے تھے اگلے لوگ
اپنے وقت کے پیغمبرون سے پہلے تجھسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے تیری
قوم تجھسے سلوک کرتی ہے پھر ڈھیل دی مین نے اُن لوگون کو جو کافر تھے یعنے اُن پر
اُسی وقت عذاب نہ بھیجا اور دولت اور عیش مین رکھا پھر جب وقت آیا تو پکڑا اپنے
اُن کو عذاب مین پھر کیسا ہوتا ہے کرنا عذاب میرا جو سب جانتے ہو کہ اُن کا کیا حال ہوا
ویسا ہی ان کا حال ہوگا جب وقت آوے گا أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا
كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ اے جو کوئی کہ ہووے رکھوالا آدمی پر اور بدلہ
دینے والا ہو اُن کامون کا جو اُس نے کئے ہون بھلے یا برے کیا برابر ہوتا ہے
اُس کے جس سے کچھ نہو سکے یعنے خداتعالی سب بندون کے کامون سے واقف ہے

اور موافق اُن کاموں کے بدلہ ہرایک کو دے سکتا ہے کیا برابر بتوں کے ہے جو وہ ایسے عاجز ہیں اور بیخبر ہیں جو گریں تو آپسے نہ اُٹھ سکیں یہ سب باتیں جانکر پھر اور بناتے ہیں بتوں کو شریک خدا تعالیٰ کا اور پوجتے ہیں اُن کو اور قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بت پوجنے والوں کو کہ نام رکھو اور تعریف بیان کرو اُن کی جنکو شریک مقرر کیا ہے تمنے خدا تعالیٰ کا یعنے جیسے خدا تعالیٰ کے نام ہیں حیّ اور رزّاق اور خالق اور سمیع اور بصیر اور علیم ایسا نام کوئی بتوں کا بھی بتاؤ یا بتلاتے ہو اور خبر دیتے ہو خدا تعالیٰ کو اُس چیز کی جو اُسے خبر نہیں کہ شریک اُس کے زمین پر ہیں یا نام رکھتے ہو بتوں کا شریک ظاہر کے کہنے سننے کو یعنی یونہی نام رکھ لیا ہے اور درحصل وہ اُس نام کے لائق ہرگز نہیں جیسے کالے نام کو راہ رکھا ہے یہ بھی نہیں بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ بلکہ اچھا رکھا ہے کافروں کے واسطے مکر اور جھوٹ اُن کا اور انکار کیا ہے سیدھی راہ سے یعنے راہ سیدھی اسلام کی میں جانے نہیں دیتے یعنے توفیق ایمان کی نہیں پاتے اور اُنہیں بتوں کو شریک بنانا خدا تعالیٰ کا اچھا لگتا ہے اور جو کوئی ایسا ہے جو اُسے خدا تعالیٰ سیدھی راہ سے بھلا دے یعنے توفیق اسلام کی ندیوے پھر نہیں کوئی راہ بتانے والا اُسے جو وہ مسلمان ہووے لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۝ کافر او مشرکوں کو عذاب ہے زندگانی میں دنیا کی جیسے قتل اور قید ہونا اور لوٹے جانا اور قحط میں گرفتار ہونا او ہرطرح عذاب آخرت کا تو بہت سخت ہے اور بہت بڑا کبھی اُس عذاب سے چھوٹ نہ سکے نہیں اور نہیں ہے کوئی اُن کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝ تعریف اور خوبی ہے بہشت کی وہ بہشت جس کا وعدہ دیا ہے پرہیزگاروں کو اُس میں رہنے کا سو وہ بہشت کیسا ہے جسمیں بہتی ہیں اُس کے درختوں اور مکانوں کے نیچے نہریں میوے اُس بہشت میں سب طرح کے ہمیشہ رہیں گے۔ اور

چھانو بھی وہان ہمیشہ ہوگی یہ بہشت جس کی تعریف کی آخر کو ملے گا اُن کو جو پرہیزگار ہین ڈرتے ہین خدا تعالی کے عذابون سے اور آخر کو کافر آگ مین رہینگے ہمیشہ

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ

اور وہ لوگ جنکو دی ہمنے کتاب توریت یعنے وہ یہودی جو مسلمان ہوئے خوش ہوتے ہین اُس چیز سے جو تیری طرف بھیجی ہے یعنے قرآن سنکر خوش ہوتے ہین اور یہودیون کی قوم سے کوئی شخص ہے جو نہین مانتا قرآن کی آیت کو کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقرر مجھے حکم ہوا ہے وہ کہ بندگی کرون مین صرف خدا تعالے کے ایک جان کر اُسے اور کسی کو اُس کا شریک نجانون اُسی کی طرف بلاؤن خلقت کو یعنی سب کو کہون کہ اُس کی بندگی کرو اور اُسی طرف پھرنا ہے مجھے بھی اور سب کو

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ۝ اور ایسا ہی بھیجا ہے ہمنے قرآن کو حکم کرنے والا عربی زبان مین جو بہ سکے کے لوگ جلد سمجھین اور اگر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعداری کرے گا تو سکے کے لوگون کی آرزو کی یعنے اگر تو ان کا کہا مانے بعد اُس کے جو آچکی تیرے پاس خبر کہ بتون کو ہرگز نپوجیو جو بہت برا کام ہے یا بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف ہوا یہ بات جانکر جو پھر اُن کی خوشی کے واسطے کرے گا اُن کا کہا تو پھر نہین کوئی تجھے خدا تعالے کے عذاب سے چھڑانیوالا اور نکوئی یار ایسا جو تجھہ پر عذاب نہ آنے دیوے یعنے پھر کوئی عذاب سے بچانیوالا نہین ۞ کہتے ہین کہ بعضے یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے دیتے تھے کہ یہ نکاح بہت کرتے ہین اور ہمیشہ عورتون مین مشغول ہین اگر یہ پیغمبر ہوتے تو اُن کو عورتون کا خیال نہوتا سو یہ آیت خدا تعالی نے بھیجی

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً اور مقرر ہمنے بھیجا پیغمبرون کو پہلے تجھسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنائیان ہمنے اون پیغمبرونکے واسطے نکاحیان اور اولاد یعنی اگلے پیغمبرونکی بھی قبیلہ اور فرزند تھے کچھہ انہون نے نئی بات نہین کی وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ

پہنچا دیوے پیغمبر کو اور نہین کرتا پیغمبر وہ کہ لاوے معجزے مگر حکم خدا تعالیٰ کے سے یعنے بغیر مرضی خدا تعالیٰ کے پیغمبر معجزہ نہین دکہاتا اور دکہلانا معجزہ کا وقت پر لکہا ہوا ہے جب وہ وقت آویگا البتہ معجزہ ظاہر ہوگا یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ مٹاتا ہے خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اور ثابت رکہتا ہی یعنی برقرار رکہتا ہے جسے چاہتا ہے اور اُس کے آگے ہے اصل سب کتابون کا یعنے لوح محفوظ جو سب کتابین اور سب احوال اُس مین ذرا ذرا لکہا ہوا ہے سو وہ خدا تعالے کے پاس ہے جو چاہتا ہے لکہتا ہے اُس مین اور جو چاہتا ہے موقوف کرتا ہے مختار ہے مالک ہے وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ اور اگر ہم دکہاوین تجہے اے محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم کوئی اُس چیز سے جو وعدہ کیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب کا یا تمام کردین تجہے پہلے اُن کے عذاب دکہلانے سے ہم مختار ہین چاہین سو کرین یہ مقرر تیرا ذمہ پیغام پہنچا دینا ہے ہمارا کافرون کو اور ہمارا ذمہ ہے حساب لینا اور بدلہ دینا موافق اُنکے کامون کے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ کیا نہین دیکہتے کافر لوگ کے جو ہم گہٹاتے آتے ہین زمین کو اُس کے کنارون سے یعنے تہوڑا تہوڑا ملک کافرون کے قبضے مین سے نکلتا ہے اور مسلمانون کے قبضے مین آتا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے جو ملک ان پاس کم ہوتا جاوے اور مسلمانون کے پاس زیادہ ہوتا جاوے اور مسلمان زورآور ہو دین اور کافر کمزور ہوتے جاوین نہین ہے کوئی رد کرنے والا خدا تعالیٰ کے حکم کا اور خدا تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ❊ وَقَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلِلّٰہِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا اور بیشک مکر اور فریب کیا اُن لوگون نے جو اُن سے پہلے تہے یعنے ہر پیغمبر کی اُمت نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبر سے فریب کیا پہر خدا تعالیٰ کے پاس ہے بدلہ دینا تمام مکرون کا یعنے اون سب کو اُن کے فریب کا بدلہ دیوے گا یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ وَسَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ جانتا ہے خدا تعالے جو کچہہ کرتا ہے ہر ایک آدمی بہلائی یا برائی سب کے کامون کی خبر ہے اُسے اور جلد ہوگا جو جانین گے کافر

جو کس کو ملے گا آخرت کا گھر یعنے اب تو کافر اپنی بڑائی اور شیخی کرتے ہین اور اپنی دولت پر
مغرور رہین مسلمانون کو مفلس جانکر خاطر مین نہین لاتے لیکن وہ وقت بھی نزدیک ہے
جو جانین گے کہ بہشت مین کون جاتا ہے وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ
كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝ اور کہتے ہین
کافر کہ نہین تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا کہہ اُن کے جواب
مین کہ کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے بیچ اور وہ شخص کفایت
کرتا ہے شاہدی دینے کو جس کے پاس ہے اصل سب کتابون کا یعنے جبرئیل علیہ السلام
میرے پیغمبر ہونے کا گواہ بس ہے جو اُس کے آگے لوح محفوظ ہے اُس مین سب احوال
سب کا اول سے آخر تک لکھا ہے

سورۃ ابراہیم مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنتان وخمسون آیۃ

الٓرٰ ان تین حرفون کے کئی معنے لکھے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ نام قرآن کا ہے یعنی
كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ یہ قرآن ایک کتاب ہے جو بھیجا ہے ہمنے اُسے تیری طرف اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکالے تو لوگون کو اندھیرے کفر کے سے طرف اُجالے دین اسلام
کے ساتھ حکم اور توفیق پروردگار اُنکے کی یعنی تو راہ دین اسلام کی سب کو بتلا پر جسکو
توفیق نصیب ہوگی وہ تیرا کہا مانے گا لیکن تو بتا راہ خدا تعالیٰ زبردست تعریف کی گئی کی
اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط خدا تعالیٰ وہ کوئی ہے جو اُس کا ہے
سب جو کچھ کہ آسمان اور زمین مین ہے سب کا مالک ہے خدا تعالے وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ
مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ اور مصیبت اور محنت ہوئی گی کافرون کو بڑے عذاب سخت سے
الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا
وہ کافر جو بے سمجھے اور احمق پنے سے چاہتے ہین دنیا مین جینے کو آخرت کو چھوڑ کر
اور پھیر رکھتے ہین لوگون کو خدا تعالیٰ کی راہ سے یعنے منع کرتے ہین لوگون کو کہ مسلمان نہو
اور ڈھونڈھتے ہین خدا تعالیٰ کی راہ مین پھیر اور موڑ یعنی لوگون کو بہکاتے ہین کہ یہ مسلمانون کا
دین راہ ٹیڑھی ہے سیدھی نہین أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ یہ کافر جو منع کرتے ہین

لوگوں کو مسلمان ہونے سے وہی بھولے ہوئے ہیں راہ سیدھی سے بھولنا دور دراز بہت
کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کہتے تھے کہ جتنی کتابیں جو خدا تعالی نے بھیجی ہیں اُن میں سے
کوئی کتاب عرب کی زبان میں نہیں آئی یہ قرآن کیوں اس زبان میں آیا ہے خدا تعالی
نے اُن کے جواب میں یہ آیت بھیجی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ
لَهُمْ اور نہیں بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اپنی قوم کی زبان بولنے والا یعنے جو پیغمبر آیا ہے
اپنی قوم کی زبان بولتا اور سمجھتا آیا ہے یعنے جس قوم میں نبی آیا اُسی قوم میں سے پیدا
کرکے اُس قوم پر بھیجا تو بیان کرے اور اچھی طرح سمجھاوے حکم خدا تعالی کا فَيُضِلُّ اللّٰهُ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ پھر راہ بھلا دیتا ہے
خدا تعالی جس کو چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خدا تعالی
زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ اپنے نشانیوں کے اسواسطے
جو نکالے اپنی قوم کو اندھیرے کفر کے اور بے سمجھے کے اور لاوے طرف روشنائی
دین کے اور عقل کے اور یاد دلا اُن کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالے کے
دنوں کو جن دنوں میں خدا تعالی کا عذاب کا فرون پر آیا تھا اور مقرر اُن دنوں کی یاد
کرنے میں نشانیاں ہیں خدا تعالی کی قدرت کی سب صبر کرنے والوں کو جو لوگ کہ بلا
میں صبر کرتے ہیں اور نعمتوں کا شکر کرتے ہیں اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
بنی اسرائیل کو کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ
وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو
کہ اے قوم یاد کرو تم اُس نعمت کو جو احسان کیا خدا تعالی نے تمہارے اوپر اور وہ
احسان یہ تھا کہ جب چھڑایا تمکو فرعون کے لوگوں سے جو چکھاتے تھے تمکو بڑا عذاب
یعنے تم پر بڑا عذاب کرتے تھے یہ کہ جو تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہارے
بیٹیوں کو جیتا چھوڑتے تھے اپنے کام خدمت کے واسطے اُس بات میں بڑی
آزمائش ہے تمہارے رب سے یعنے ویسی بلا سے چھڑانا بڑا احسان ہے خدا تعالی کا تم

ع ۱۶ ۱۳

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب خبردار کیا تمکو اس بات سے رب تمہارے نے کہ اگر نعمتوں کا شکر کروگے یعنی احسان مانوگے تو مقرر زیادہ کرونگا نعمت تم پر اور اگر ناشکری کروگے تو مقرر میرا عذاب سخت ہے نہ شکر کرنے والوں پر وَقَالَ مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور کہا موسی علیہ السلام نے اپنے قوم کو کہ اے قوم اگر ناشکری کروگے تم اور جو کوئی زمین پر رہتا ہے یعنے اگر سارا عالم ناشکری کرے تو پھر بیشک خدا تعالی بے پرواہ ہے اور تعریف کیا ہوا ہے سب بھلائیوں سے اور سب برائیوں سے یعنے کچھ تمہارے شکر کرنے سے نفع اور تمہارے ناشکری سے نقصان اسے نہیں بلکہ شکر کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے جو خدا تعالی نعمت زیادہ دیگا اور ناشکری تمہارے ہی حق میں بری ہے جو اس سے عذاب میں پڑوگے اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ اے کیا نہیں پہنچی تمہیں خبر یعنی کیا تمنے نہیں سنا احوال ان کا جو تمسے پہلے تھی امت حضرت نوح پیغمبر کی اور خبر قوم عاد اور ثمود کی اور خبر ان کی جو ان کے پیچھے تھی جو کوئی نہیں جانتا گنتی ان کی کہ عاد اور ثمود کے پیچھے کتنے ہزاروں خلقت ہو چکی جو ان کی گنتی سوائے خدا تعالے کے کوئی نہیں جانتا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ آئے ان لوگوں کے پاس پیغمبر ان کے خدا تعالی کی طرف سے ساتھ نشانیوں کے یعنے ساتھ معجزوں کے پھر ان کافروں نے ہاتھ پھیر کر ان کے منہ دی کہ چپ رہو اور کہتے تھے کافر پیغمبروں کو کہ ہم نہیں مانتے اس کو جسواسطے تمہیں بھیجا ہے یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمیں بھیجا ہے خدا تعالی نے جو دین سکھا دیں ہم تمکو سو ہم یہ تمہارا دین نہیں سیکھتے اور ہم شبہ میں ہیں اس چیز سے جو تم بلاتے ہو ہمکو اس کی طرف یعنے تم جو دین کی طرف ہمکو بلاتے ہو ہم شبہ میں ہیں کہ تم اور دین تمہارا سچ ہے یا جھوٹھ ہے ہم تمہارا کہنا نہیں مانتے اور تمکو سچا نہیں جانتے قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ کہا اُن کے پیغمبرون نے اُن کو کہ ہم تمکو خدا تعالے
کی طرف بلاتے ہین اسے کیا تم خدا تعالے کو جھوٹھ جانتے ہو اور شبہ ہے تمکو
خدا تعالیٰ کی ذات مین جس خدا تعالیٰ نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ بلاتا ہے
تمکو تو بخشے تمکو گناہ تمہارا جو اگر اُس کی طرف تم جاؤ تو یعنے اگر ایمان لاؤ تو بخشے جاؤ گے
اور ڈہیل دے تمہین اور عذاب نکرے تم پر ایک وقت مقرر تلک یعنی جب تلک تم
جیتے رہو تم پر عذاب نہ آوے قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن
تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ کافرون نے جواب دیا پیغمبرون کو کہ
نہین ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنے جیسے ہم آدمی ہین ویسے ہی تم ہو چاہتے ہو تم کہ پہیر
رکھو ہمکو اُس چیز سے جسکو پوجتے تھے باپ دادا ہمارے پھر اگر تم اپنی بات مین
سچے ہو تو کچھہ سند لاؤ کہلی ہوئی جس سے ہم جانین کہ تم سچے پیغمبر ہو قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا
أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ
کہا کافرون کے جواب مین پیغمبرون نے اُن کی کہ ہے تو یوہی کہ ہم آدمی تمہین جیسے
ہین پر خدا تعالے احسان اور فضل کرتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور
نہین ہے ہمارے تئین قدرت اور نہین کر سکتے جو لاوین تمہارے واسطے سند
مگر ساتھہ حکم خدا تعالیٰ کے یعنے ہماری قدرت نہین کہ بغیر حکم خدا تعالیٰ کے کچھہ معجزہ
دکھا سکین اور چاہیئے کہ اللہ تعالے پر بھروسا کرین مسلمان یعنی جو کوئی کہ ایمان لاوے
سوائے خدا تعالیٰ کے کسی پر بھروسا نکرے وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا
سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ اور کس سبب ہم بھروسا نکرین
خدا تعالیٰ پر یعنے ہم مقرر بھروسا کرین کہ بیشک اُس نے راہ دکھائی ہمکو راہ سیدہی ہماری
یعنے جس راہ سے ہمنے پہچانا خدا تعالیٰ کو اور اُس کی بزرگیون کو جانا ہمنے وہ راہ اُسی نے
ہمکو دکہائی اور مقرر ہم صبر کرینگے جو تم دُکھ دوگے ہمکو اور خدا تعالیٰ پر چاہیئے کہ
بھروسا کرین بھروسا کرنے والے اور نہ کسی پر اُس کے سوا بھروسا کرین وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ اور کہا
اُنہون نے جو کافر تھے اپنے پیغمبرون کو کہ ہم مقرر نکال دینگے اپنے شہر سے تمکو

ثلث الربع

ع ۲ / ۱۴

یا پھر آؤ تم ہمارے دین مین یعنے کافرون نے پیغمبرون کو کہا کہ تم یہ باتین چھوڑ دو اورنہین تو ہم تمہین شہر بدر کرین گے یہ بات سنکر پیغمبر اُن کے مسلمان ہونے سے ناامید ہوئے تو فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ پھر حکم بھیجا طرف پیغمبرون کے پروردگار اُن کے نے کہ تم خاطر جمع رکھو کہ مقرر ہم مار کر خراب کر دین گے کافرونکو جو تمہارا کہا نہین مانتے اور بسادین گے اور آباد کرین گے تمکو اس ملک مین ان کے ویران کرنیکے پیچھے یہ بات مقرر ہی اُس کے واسطے جو کوئی ڈرے گا میرے آگے کھڑے رہنے سے اور ڈرے گا میرے ڈرانے سے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ اور قضیہ فیصل ہونا چاہنے لگے یعنے پیغمبر اور کافر کہنے لگے کہ جو کوئی ہم مین سے جھوٹا ہے اُس پر عذاب آوے خراب اور ناامید ہوئے سب غرور اور تکبر کرنے والے اور جھگڑنے والے پیغمبرون سے یہان تو دنیا مین ایسا بدحال اور مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ آگے اُسکے دوزخ ہے یعنے قیامت مین اُن کو دوزخ مین لیجائین گے جہان ہوین گے پانی ملا ہوا پیپ کا اور زرد پانی کا ملا ہوا ہوگا جو وہ دوزخ کے رہنے والون کے بدن سے بہا ہوگا يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ ایک ایک گھونٹ پیوین گے اور پانجانگا اور حلق سے نہ اُترے گا وہ پانی جو نہایت کڑوا اور بدبو اور گندہ اور بیمزا ہوگا اور پیاس نہ بجھے گی اور آوے گی اُس پانی پینے سے سختی مرنے کی ہر طرف سے اور مرے گا نہین جو عذاب سے چھوٹے اور آگے ہوگا اُس کے سوائے اُس عذاب کے اور عذاب سخت اور بڑا جو ہمیشہ اُسی حال مین رہین گے مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ مثل اُن لوگون کے جو کافر ہوئے اپنے رب سے یہ کہ کام نیک اُن کے ایسے ہین جیسے راکھ جو اُس راکھ پر زور سے چلی باد آندھی کے دن یعنے نیک کام کافرون کی مثل جیسی راکھ کا ڈھیر ہے جو آندھی کے دن زور سے کی باد اُس راکھ کے ڈھیر پر چلے تو سب کو اُڑا لیجاوے اور پھر

کچھہ ہاتھہ نہ آوے جو کافرون نے نیک کیا ہو دنیا مین ان کامون پر بھروسا
کرنا بھولنا ہے دور دراز یعنے کافرون کی نیک عمل کچھہ کام نہ آوینگے عمل موقوف
ایمان پر ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اے کیا نہین دیکھتا تو اے دیکھنے والے وہ کہ خدا تعالی
نے پیدا کیا ہے آسمان اور زمین کو درست اور ثابت اگر چاہے خدا تعالے تو دور
کرے تم لوگون کو اور پیدا کر لاوے خلقت نئی تمہارے بدلے وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
بِعَزِيْزٍ ۝ اور نہین ہے یہ کام خدا تعالی پر مشکل یعنی تمہارا کھودینا اور نئی
خلقت کا پیدا کرنا خدا تعالی کے آگے سہج ہے وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
اور نکلکر قبرون سے باہر آوینگے خدا تعالے کے آگے قیامت کو سب جتنے
دنیا مین پیدا ہوکر مرینگے پھر کہینگے غریب اور کم زور جو تھے کافر دنیا مین
سردارون کو اور دولتمند کافر جو تھے دنیا مین کہ مقرر ہم تھے دنیا مین تمہارے
تابعدار یعنے جو دین تمنے کہا تہا سو ہمنے قبول کیا تھا پھر اب بچاؤ ہمکو خدا تعالی کے
عذاب سے کچھہ تو یعنے جو کچھہ تمسے ہوسکے ہم پر سے کم کرواؤ پھر وہ سنکر دنیا
کے دولتمند اور سردار کافر ان کے جواب مین یہ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ
کہینگے کہ اگر راہ دکھاتا ہمین خدا تعالے تو مقرر راہ دکھاتے ہم تم کو یعنی اگر خدا تعالی
ہم پر عذاب نکرتا تو ہم تمہین بخشواتے اب تو ہم آپہی عذاب مین گرفتار ہین
تمہین کیونکر بخشواوین تو پھر وہ کہینگے کہ آؤ ملکر فریاد اور شور کرین شاید
عذاب سے چھوٹین ✣ ف کہتے ہین کہ پانچ سو برس تلک کافر فریاد اور شور
کرینگے کچھہ فائدہ نہوگا کہینگے اب صبر کرو شاید صبر سے عذاب کم ہو پانچسو برس
چپ رہینگے اور عذاب سے نچھوٹینگے تب کہینگے سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ
صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ کہ برابر ہے ہم پر اگر شور اور فریاد کرین یا صبر اور
چپ کرین نہین ہے کوئی جگہہ بھاگنے کی اور کہین جگہہ امن کی نہین عذاب سے
وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اور کہیگا شیطان جب کام فیصل ہوچکیگا
یعنے جب قیامت کو حساب کتاب ہوچکیگا اور حکم الہی سے دوزخ کے جانے والے

۳ ع ۹ ۱۵

دوزخ مین جاوین گے اور بہشتی بہشت مین جاچکین گے اور سب دوزخی اکٹھے
ہوکر شیطان کو طعنہ اور اولہنا دین گے کہ تو نے ہمین دنیا مین بہکایا اور اس جگہہ
ہمین پہنچایا اور نہین تو ہم یہان اس عذاب مین گرفتار نہوتے تب شیطان ایک
اونچی جگہہ آگ مین چڑھ کر کہے گا اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ
لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کہ بیشک خدا تعالی نے وعدہ دیا
تھا تمکو وعدہ سچا کہ قیامت ہوگی اور مین نے وعدہ کیا تمسے جھوٹا یہ کہ قیامت او حساب
کچھہ ہونے کا نہین اور اگر شاید ہووے بھی تو مین تمکو بخشوا دیون گا تم ان پیغمبرون کا
اور خدا کا کہنا نمانو سو یہ وعدہ جھوٹا دیا تھا تمکو اور نہ تھا میرا کچھہ تم پر زور اور حکومت
مگر یہی کہ مین تمہین کہتا تھا پھر تمنے کہا میرا مانا اگر نمانتے تم تو مین تمہارا کیا کرسکتا
پھر تم اب طعنہ اور اولہنا مجھے نہ دو بلکہ اپنے تئین طعنے اور اولہنے دو کہ ہمنے اسکا
کہا کیون مانا نہ اب مین نہ تمہین چھڑا سکتا ہون عذاب سے اور نہ مدد کرسکتا ہون
تمہاری اور نہ تم مجھکو چھڑا سکتے ہو عذاب سے یا مدد کرسکتے ہو میری اور مقر مین منکر
ہوا اور نہین مانتا جو تم دنیا مین مجھے شریک کرتے تھے خدا تعالی کا پوجنے مین یعنے
مین بھی بندہ گنہگار ہون خدا تعالی کا جو تم مجھے اسکا شریک سمجھتے تھے اور مقرر
خدا تعالے کے شریک جاننے والون کو ہے عذاب سخت اور بڑا دکھ دینے والا
اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ اور لاوینگے انکو جو لوگ
ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین باغون مین جن باغون کے درختون کے نیچو
بہتی ہین نہرین وہان وہ ہمیشہ رہین گے اپنے رب کے حکم سے اور آپس مین بہشتیون
کی دعا سلام ہوگا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا
ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اے کیا نہین دیکھا تو نے اے
دیکھنے والے جو کیسی مثل کہی خدا تعالے نے خاصی پاکیزہ بات کی جو وہ ایمان ہے یہ کہ

کلمہ طیب جیسے درخت ہے بہت اچھا جو جڑ اُس کی زمین میں مضبوط ہے اور ڈالیان
اُس کی آسمان میں ہین جیسے کہجور اور وہ درخت دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت یعنی کسی
فصل میں کمی نہیں کرتا ساتھ حکم پروردگار اپنے کے اور کہتا ہے اللہ تعالے مثلین
اور کہاوتین لوگون کی واسطے تو شاید یہ سمجھیں اور نصیحت پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ
كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ۝ اور مثل گندی
اور بری بات کی جو شرک ہے اور کفر ہے ایسے ہی جیسے کہ درخت ناپاک اور زبون
جیسے تہوہر اور ارنڈ جو اکھڑ جاوے اور دور ہو جاوے زمین پر سے اوسے مضبوطی
اور ٹہیراو نہے زمین پر یعنے جلد جاتا رہے يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ج اور درست اور مضبوط کرتا ہی خدا تعالیٰ
مسلمانون کو اوپر بات درست اور مضبوط کے جو وہ توحید ہے بیچ زندگانی دنیا کے
اور آخرۃ مین بہی یعنے خدا تعالے مسلمانون کو اوپر بات ایمان کے درست رکہتا ہے
دنیا مین مرنے کے وقت اور آخرت مین قیامت کو حساب کے وقت ان کے منہ
سے کلمہ نکلے گا اس سے ان کی نجات ہووے گی وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ
اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝ اور راہ بہلاتا ہے خدا تعالے کافرون کو تو وہ کلمہ نہیں پڑھ سکتے
اور کرتا ہے خدا تعالے جو چاہتا ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ اے کیا نہ دیکہا تو نے ان کو اور
دہیان نکیا جنہون نے بدلہ خدا تعالے کی نعمت کو ناشکری سے یعنے چاہیئے تہا
کہ خدا تعالے کی نعمت کا شکر کرین اور احسان جانین سو اُس کے بدلے اُنہون نے
ناشکری کی اور اُتارا اپنی قوم کو آفت کے گھر مین سو وہ گھر آفت کا دوزخ ہے اور
یہ دوزخ بری جگہہ ہے رہنے کی وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ قُلْ
تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ　　اور بنایا اور ٹہیرایا ہے خدا تعالیٰ کے
برابر اورون کو تو بہکاوین لوگون کو خدا تعالیٰ کی راہ سے جو وہ اسلام ہے کہہ اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون کو کہ کر لو عیش اور آرام اور اپنے دل کی خوشی پہر تو آخر
مقرر پہر جانا ہے تمکو طرف آگ دوزخ کی قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ
يُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۝

ع ۱۶

کہوا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اُن بندون کو جو ایمان لائے ہین کہ تو کھڑے
رہین نماز پر مضبوط اور دیوین محتاجون کو اُس سے جو ہمنے دیا ہے اُن کو یعنے خیرات کرین
چھپا کر لوگون سے اور دکہا کر لوگون کو یعنے دونون طرح خیرات کرین پہلے اُس سے
جو آویگا ایکدن ایسا جو نہوگا اُس دن لینا اور بیچنا اور نہ دوستی کرے گا کوئی کسی سے
یعنی کہلانا نہو کہے گا اور پنہانا مانگے گا اور نقد دینا کچھہ محتاج کو بڑا پیارا ہے اور جز دوستی
کی ہے سو یہ دنیا ہی مین ہو سکتی ہے وہان کچھہ نہوگا اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ خدا تعالی وہ ہی جس نے
پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور بہیجا آسمان سے پانی مینہہ کا پھر باہر نکالے اُس پانی
سے میوے سب طرح کے تمہارے کہانے کو وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ اور تمہارے کہنے مین اور اختیار مین کیا ناؤ کو جو پہرتی ہے دریا مین
حکم خدا تعالے کے سے ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَآئِبَیْنِ اور تابعداری کی تمہارے واسطے ندیان اور تابعدار کیا تمہارے واسطے
چاند سورج کو خدمتگار جو اپنے کام مین موافق حکم آلہی کے جاتے ہین ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ
الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے تو تم رات کو آرام کرو اور دن کو تلاش
روزی کی کرو وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ اور دیا تمکو جو کچھہ چاہا تمنے یعنے جو کچھہ تمہین ضرور تہا سب دیا
خدا تعالے نے تمکو اور اگر احسان گنو گے خدا تعالے کے تو نہ گن سکو گے سب بیشک
آدمی بڑا بے انصاف ہے اور ناشکر ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ
اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے
اور دعا مانگی یون کہ اے پروردگار میرے کر اس مکے کے شہر کو بے ڈر یعنے یا آلہی
مکے کو سب بلاؤن اور آفتون سے امان مین رکھہ اور دور رکھہ مجھکو اور میری اولاد کو
بتون کے پوجنے سے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ
عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اے پروردگار میرے بیشک ان بتون نے بہکایا ہے
بہت لوگون کو یعنی اُن کو دیکھہ کر بہت لوگ بہکے ہین پھر جو کوئی میرے دین پر چلے وہ
مقرر میرا فرزند ہے اور جو کوئی میرا کہا نمانے اور میرے دین پر نہرہے پھر بیشک تو

ع ۱۷

بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا یعنی تجھسے ہو سکتا ہے جو اُن گنہگارون کو توفیق
توبہ کی دیکر اُن کے گناہ بخش دے تو بخشنے والا ہے ٭

ف کہتے ہین کہ جب حضرت اسماعیل بی بی ہاجرہ سے پیدا ہوئے تب
بی بی سارہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبیلہ تہین حضرت اسماعیل کو دیکھہ سکین
اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ اِس بچہ کو ماں سمیت لیجاکر ایسے جنگل مین ڈال آؤ
جہان دانہ اور پانی نہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ بات سُنکر حیران ہوئے
اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کچھہ
سارہ کہتی ہے سو کر۔ تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن دونون کو لیکہ جس جگہہ
مکہ بنا ہے وہان چھوڑ گئے اور یہ دعا مانگی رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ
زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ ۔ کہ اے پروردگار میرے مین نے رکھا اور بسایا ہے
اپنی اولاد کو اس جنگل مین کہ جہان کہیتی نہین ہوتی اور پانی نہین ہے پاس تیرے
گہر کے جو بڑی حرمت اور عزت کا ہے اگرچہ وہان اسوقت کچھہ عمارت نہ تہی لیکین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یہان حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بیت المعمور
تھا اسواسطے کہا کہ تیرا گہر حرمت کا ہے اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ۔
رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ اے رب میرے اسواسطے رکھا ہے بیٹے یہان کہ تو نماز کو
قایم رکھین اور تیری بندگی کیا کرین اور پہیر لوگون کے دلون کو جو محبت سے اُن کی
طرف آوین اور روزی دے اُن کو میوؤن سے جو یہان اناج تو پیدا ہوتا نہین
میوہ ہی کہاکر گذران کرین تو شاید اِس نعمت کا احسان مانین رَبَّنَآ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ
وَمَا نُعْلِنُ ط اے پروردگار میرے بیشک تو جانتا ہے جو کچھہ کہ مین کرتا ہون
چہپاکر اور دکہاکر لوگون سے وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ
اور نہین کچھہ چیز چہپی ہوئی خدا تعالی سے اور نہین چہپا ہوا خدا تعالی پر جو کچھہ کہ ہے
آسمان مین اور زمین مین اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جناب کی طرف کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۔ تمامی تعریفین اور
بڑائی اور ستائش اوّل سے آخر تلک خدا تعالی ہی کو لائق ہین جس نے بخشی مجکو بڑہاپے مین

دو بیٹے اسماعیل اور اسحاق بیشک رب میرا مقرر سننے والا ہے دعا کا اور قبول
کرنے والا ہے دعا کا رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ
اے رب میرے مجھے بھی ایسا کر جو مین نماز کو قایم رکھون اور میری اولاد مین سے بھی
نماز کو قایم رکھین اے پروردگار میرے قبول کر تو یہ دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ ۝ اے رب میرے بخش تو مجکو
اور میرے ماں باپ کو اور ایمان لانے والون کو جس دن کھڑے ہون حساب دینے کو
اب خدا تعالے اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ
فِیهِ الْاَبْصَارُ اور مت جان اور نسمجھ کہ خدا تعالیٰ نہین جانتا اُس کو جو کام کرتے ہین
گنہگار اور مقرر ڈھیل دیتا ہے اُن کو واسطے اُس دن کے جو ٹکٹکی لگجاویگی اُس دن آنکھون کو
یعنی مارے ڈر کے آنکھین ٹہراجاوینگی قیامت کو مُهْطِعِینَ مُقْنِعِی رُءُوسِهِمْ لَا
یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ؕ جن لوگون کی ویسی آنکھین ہونگی
وہ دوڑتے جائینگے سر اُٹھائے ہوئے اپنے اور پھر نہ پھرینگے اُن کی طرف آنکھین
اُن کی اور دل اُن کا ہوگا خالی عقل اور ہوش سے یعنے مارے خوف کے اپنے تئین
کوئی ندیکھ سکیگا یعنے نہایت ڈر سے اپنے حال کی خبر نرہیگی کسی کو اور عقل شعور سب
جاتا رہیگا وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا لوگون کو رہنے
والون کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن سے جس دن آویگا اُن پر عذاب
فَیَقُولُ الَّذِینَ ظَلَمُوا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰی اَجَلٍ قَرِیبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَ
نَتَّبِعِ الرُّسُلَ پھر کہینگے جنہون نے ستاتا تھا کہنا پیغمبرون کا کہ اے پروردگار
ہمارے ڈھیل دے ہمین تھوڑے دنون یعنی پھر ہمین دنیا مین بھیج تو قبول کرین ہم
تیرا فرمانا اور تابعداری کرین ہم پیغمبرون کی اُن کے جواب مین فرشتے کہینگے کہ
اَوَلَمْ تَكُونُوا اَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ اور کیا نتھے تم کہ وہ جو قسمین
کھاتے تھے اِس سے پہلے دنیا مین کہ تم ہمیشہ رہوگے اور نہوگا تمہین فنا اور تمام ہوجانا
یعنی تم وہی تو ہو جو قسمین کھاتے تھے کہ ہم کبھی مرنے کے نہین اور ہمیشہ اسی طرح رہینگے
وَسَكَنْتُمْ فِی مَسٰكِنِ الَّذِینَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اور رہتے تھے تم اُن کے گھرون مین

جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی یعنی اُس قوم کے مکانون مین
رہتے تھے تم اور تمہین اُن کا احوال معلوم تھا کہ جس سبب اُن پر عذاب آیا تھا وہ بات
جان کر بھی تم ایمان نلائے تھے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ٥
اور بیان کیا تمہارے واسطے جو کیسا کیا ہمنے سلوک اُن سے یعنے پیغمبرون کو تمہارے
پاس بھیجا ہمنے اور اُنھون نے تمہارے آگے بیان کیا کہ تمسے آگے وہ لوگ تھے جنکے
مکانون مین تم اب رہتے ہو اُنھون نے کہنا خدا اور پیغمبرون کا نمانا تھا اسواسطے
اُنھون پر عذاب آیا تھا تم ڈر و سو تمنے کہنا اُن پیغمبرون کا نمانا اور ایمان نلائے تم
وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ
مِنْهُ الْجِبَالُ ٥ اور مقرر فن اور فریب کیا ہے نہایت مکر اُنھون نے اور خدا ئیتعالے
کے پاس بدلہ ہے اُن کے فن فریب کا اور بیشک تہا فن فریب اُن کا حد سے زیادہ
یہان تک کہ اکھاڑ ڈالے پہاڑ کو فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ٥ پھر مت بوجھ اور سجان تو خدا ئیتعالے کو جو بدلے اور نکرے اپنے
وعدہ کو اپنے پیغمبرون سے یعنے خدا ئیتعالے نے جو اپنے پیغمبرون سے وعدہ کیا ہے
کہ تمہین کافرون پر غالب کرونگا سو وہ وعدہ جھوٹا نہوگا کہ بیشک خدا ئیتعالے
زبردست ہے بدلہ لینے والا یعنے کچھہ عاجز اور کم زور نہین جو بدلہ نہ لے سکے خدا ئیتعالے
بدلہ مقرر لیویگا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ جس دن بدلی جاویگی زمین اور زمین سے اور آسمان بدلہ جاویگا
اور آسمان سے ف کہتے ہین کہ آسمانون کا بہشت بنے گا اور زمین کا
دوزخ بنیگا + اور بعضے کہتے ہین کہ زمین روپے کی اور آسمان سونے کا ہوویگی
اور ظاہر ہونگے یعنے اپنی اپنی گورون سے نکلینگے واسطے حساب دینے کے
خدا ئیتعالے زبردست کے آگے حاضر ہونگے وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ
فِي الْأَصْفَادِ ٥ اور دیکھیگا تو کافرون کو اور مشرکون کو اُس دن
بندھے ہوئے اکٹھے طوق زنجیرون مین سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَى
وُجُوهَهُمُ النَّارُ ٥ اور پوشاک اُن کی ہوگی قطران سے اور قطران ایک
دوا کا نام ہے جو رنگ کالا ہے اور گرم بہت ہے اسقدر کہ لکڑی کو جلا دیتی ہے

بیمار اونٹون کو لگاتے ہین سو کافرون کے پوشاک قطران کی اور ڈہانکے گی آگ لگے موہنون کو آگ دوزخ کی لِیَجْزِیَ اللّٰهُ کُلَّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ○ اور حاضر ہون گے سب قیامت کو تو بدلہ دیوے خدا تعالی اُن کو جیسا کچھہ اُنہون نے کام کئے ہین بیشک خدا تعالی جلد حساب کرنے والا ہے کہ ایک دن مین تمام خلقت کا حساب کرلے گا یعنے ایسا نہین خدا تعالی کہ ایک کے حساب لینے مین دوسرے کا حساب نہ لے سکیگا جیسے آدمی بلکہ ایک حال مین اور ایک وقت مین سب سے حساب لیویگا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ قرآن پہنچانا ہے آدمیون کو تو ڈرین لوگ اُسے اور تو جانین وہ کہ خدا تعالی ایک ہے بیشک کوئی اُس کا شریک نہین اور تو نصیحت پکڑین قرآن شریف سے عقلمند ✤ اور برے کلمون کو چھوڑ دیوین اور ڈرین خدا تعالی کے عذاب سے اور اُس کی مہربانی کے اُمیدوار رہین ✤

سورۃ الحجر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع و تسعون ایۃ

الٓرٰ ○ اِن جدا جدا حرفون کے معنون مین تفسیر کرنیوالون نے کئی طرح کی بہت باتین کہی ہین ✤ ایک فرقہ عالمون کا کہتا ہے کہ ان حرفون کے معنون مین بولنا بے ادبی اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف سے جدا اشارہ ہے جیسے کہ الف سے اشارہ ہے ساتھ نام اللہ تعالے کے اور لام سے اشارہ ہے حضرت جبرئیل کے نام سے اور رٰ سے اشارہ ہے ساتھ نام رسول اللہ کے یعنے اللہ تعالی کی طرف سے جبرئیل کے سبب رسول اللہ کے پاس بھیجین تِلْكَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ یہ آیتین ہین کتاب کی ہوئین۔ اور قرآن روشن ہے

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ○

بہت چاہین گے کافر ایک وقت کہ کیا اچھا ہوتا جو ہم مسلمان ہوتے سو وہ وقت وہ ہوگا جو مسلمان گنہگار دوزخ مین سے نکل کر بہشت مین آوین گے اور دروازے دوزخ کے بند ہون گے جو پھر اب وہان سے کوئی نہ نکل سکیگا تب کافر ناامید ہو کر آرزو

کرین گے اور پچتاوین گے کہ ہم بھی اگر مسلمان ہوتے تو یہان سے البتہ نکلتے اور عذاب سے چھوٹتے ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝
چھوڑ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون کو تو کھاوین نعمتین اور فائدہ اٹھالین دنیا کی دولت سے اور امید مین رہین جو ہم اسی طرح ہمیشہ رہین گے اس دولت مین اسی حال مین چھوڑ پھر سویرے اور جلد جانین گے اپنا حال جو کیا ہوگا ان پر وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ اور نہین مار کھپایا ہمنے کسی شہر والون کو مگر وقت ان کے مار کھپانے کا مقرر تھا لکھا ہوا لوح محفوظ مین جو اس وقت سے مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝
نہ بڑہا کسی قوم کے ہلاک کا وقت اور نہ پیچھے رہا جو وقت لکھا تھا اسی وقت عذاب آیا ایک گھڑی کی بھی فرصت اور ڈہیل نہوئی وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝ اور کہا کے کافرون نے کہ اے وہ شخص جس کے اوپر اترتا ہے قرآن یعنی ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جو کہتا ہے کہ مجھ پر قرآن اترتا ہے خدا تعالی کی طرف سے بیشک تو دیوانہ ہے وہ بات دیوانگی سے کہتا ہے جو ہرگز یقین نہین آتا اور کہتے ہین لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝
کیون نہین لاتا ہے ہمارے پاس فرشتون کو جو وہ آن کر ہمسے کہین کہ یہ پیغمبر سچا اگر تو سچا ہے تو فرشتون کو لاکر انسے کہلاوے تب ہم جانینگے کہ تو سچا ہے خدا تعالے ان کے جواب مین یہ فرماتا ہے مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝ نہین بھیجتے ہم فرشتون کو ساتھ کام ٹھیک ہوچکے کے یعنے جب وقت پورا ہوچکتا ہے اس عذاب کا یا موت کا تب فرشتہ اترتا ہے پھر جب اتر چکتا ہے تب نہین ہوتا ہے اور دیکھنے والا یعنے پھر ایکدم کی فرصت نہین ہوتی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ بیشک ہمنے اتارا ہے قرآن اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم اس کے رکھوالے ہین جو کوئی اس مین کم زیادہ نکر سکے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا پیغمبرونکو تجھسے پہلے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے قومون کے لوگون مین وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور نہ آیا کوئی پیغمبر ان لوگون مین مگر تھے وہ

لوگ اُس پیغمبر سے ٹھٹھے کرتے تھے یعنے سب پیغمبروں سے اُن کی قوم کے
لوگوں نے ٹھٹھے اور مزاح اور بے ادبی کی اور ستایا ہے اور جھٹلایا ہے
کَذٰلِکَ نَسۡلُکُهٗ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۙ اسی طرح ہم ڈالتے ہین کافرون کے دل
مین جو پیغمبرون سے ایسا سلوک کرین تو عذاب کے لائق ہوں اور عذاب کرنا
اُن پر مقرر اور لازم ہو لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَ قَدۡ خَلَتۡ سُنَّۃُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۙ ایمان
نہین لاتے قرآن پر یہ مکے کے لوگ اور بیشک یہ پڑی ہے راہ اگلوں کی
یعنی اِن مکے کے لوگون کا ایمان نہ لانا اور قرآن کو شعر اور قصہ کہنا یہ رسم
اگلی قوموں کی ہے وہ اسی طرح کہتی تہی آخرکو اُن پر عذاب آیا اسی طرح
ان پر بہی عذاب آویگا ✠ **ف** کہتے ہین کہ بعضے مکے کے لوگ کہتے
تھے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین فرشتہ روبرو آنکر کہے کہ یہ مقرر
خدا تعالےٰ کا بہیجا ہوا ہے تب ہم جانین کہ تو سچا ہے سو خدا تعالےٰ نے اُن کے
جواب مین یہ آیت بہیجی وَ لَوۡ فَتَحۡنَا عَلَیۡهِمۡ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوۡا فِیۡهِ یَعۡرُجُوۡنَ ۙ
اگر کھولین ہم ان مکے کے لوگون پر ایک دروازہ آسمان پھر ہووین سارا دن
ان کی نگاہ مین فرشتے آسمان مین چڑھتے اُترتے جب یہ حال دیکھین تو لَقَالُوۡۤا
اِنَّمَا سُکِّرَتۡ اَبۡصَارُنَا بَلۡ نَحۡنُ قَوۡمٌ مَّسۡحُوۡرُوۡنَ ۠ ہر طرح کہین کہ سوائے اسکے
نہین یعنے البتہ کہین کہ البتہ مقرر نظر بندی کی ہماری آنکھوں کو یعنی جب آسمان کا
دروازہ کہولین اور کافرون کو وہان کا احوال نظر آوے تو حیران ہوکر کہین کہ
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر بندی کی ہے بلکہ ہم مین جادو کئے ہوئے
یعنی ہمین ایسا جادو کیا ہے جو ہمین ایسا کچھ دکھائی دیتا ہے جو وہ دراصل نہین
وَ لَقَدۡ جَعَلۡنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیۡنَ ۙ اور بیشک ہمنے پیدا کئے
آسمان مین بارہ برج بارہ شکل کے اور جدے جدے اُن برجون کے خواص
اور مزاج رکھے اور خوبصورت بنایا ہمنے آسمان کو چاند سورج اور تارون سے
دیکھنے والون کے واسطے جو دیکھین اُسے اور خدا تعالےٰ کی قدرت پہچانین
وَ حَفِظۡنٰهَا مِنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ۙ اور بچار کہا ہمنے آسمانون کو ہر دیو نکالے ہوئے
ہوئے سے جو نہین چڑھ سکتے اور وہان کی خبر معلوم نہین کر سکتے یعنے وہ دیو جنکو

نکال دیا نے آسمانون سے پہر وہ دیو آسمانون مین ظاہر نہین آسکتے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ لیکن وہ دیو کہ چرا دین یا تین فرشتون کی آسمان کے پاس جا کر پہر آتا ہے اُن کے پیچہے انہین جلانے کو انگارا چمکتا ہوا ۔ نقل ہے حضرت عبد اللہ بیٹے حضرت عباس کے سے رضی اللہ تعالے عنہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونیکے وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکے وقت تلک دیو آسمانو نمین جاتے تہے اور فرشتے جو لوح محفوظ مین کے لکہی ہوئی باتین جو آپسمین کرتے تہے وہ باتین دیو سُنکر زمین پر آتے اور اپنے دوست کاہنون سے کہتے تہے پہر جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو دیو تین آسمانون مین سے منع ہوئے پہر جب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تب سب آسمانون کے جانے سے بند ہوئے اور ان کے ہانکنے کے واسطے ایک تارا مقرر ہوا جو اُسکا نام شہاب ثاقب ہے تب سے کاہن جو غیب کی خبر بتلاتے تہے سو موقوف ہوئے وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝ اور زمین کو پہنچا ہمنے یعنے پہیلایا زمین کو ہم نے پانی پر اور ڈالی ہمنے زمین مین پہاڑ بڑے اونچے اور مضبوط اور اُگایا ہمنے زمین مین ہر چیز کو تول کر یعنے اُس کا قدر سمجہہ کر جتنا ضرور تہا اُتنا پیدا کیا وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ اور بنایا ہمنے تمہارے واسطے اے آدمیو زمین مین سب اسباب عیش کا یعنے پوشاک اور نعمتین سب طرح کی پیدا کیان ہین زمین مین سے خدا تعالے نے آدمیون کے واسطے اور اُسکو پیدا کیا تمہارے واسطے جو نہین تم اُسے روزی دینے والے جیسے حیوان اونٹ گہوڑا بیل ہاتہی یا خدمتگار نوکر اور غلام یعنی سب کو روزی دینے والا خدا تعالی ہے پر سواری سے اور خدمتگار ہونے سے عزت دی ہے بعضے آدمیون کو بعضے لوگون پر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ اور نہین کوئی چیز مگر ہمارے پاس ہے اُس کا خزانہ یعنی سب چیز کا خزانہ ہمارے پاس ہے اور نہین اُتارتے اُس چیز کو مگر جتنی چاہتے ہمنے اُس سے کم زیادہ نہین پہنچی موافق ضرورت کے بہیجتے ہین وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ اور بہیجی ہین ہمنے باوین بادلون کے اُٹھانے والیان پہر اونچے بہیجا ہمنے آسمان کی طرف

پانی پھر پلایا تمکو یعنی تمہارے کھیت اور باغون کو پانی مینھ کا پلایا ہمنے اور نہین ہو تم
رکھنے والے اُس پانی کے یعنے مینھ کا خزانہ تمہارے اختیار مین نہین کہ جب چاہو
برساؤ اور جب چاہو موقوف کرو وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ ہ اور ہم
ہی جان ڈالنے والے ہین سب کے بدنون مین اور مارتے بھی ہم ہی ہین سب جینے
والون کو اور ہم ہی وارث ہین یعنی سب لوگ مال اور دولت چھوڑ کر مر جاوینگے
خدا تعالی کے سوائے کوئی نہین رہیگا وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ہ اور بیشک ہمنے جانا ہے اُن کو جو تم مین سے آگے بڑھے
ہین دین مین یعنی جو مسلمان مر چکے ہین اور بیشک جانا ہے ہمنے اُن کو بھی جو اب آگے
پیدا ہوونگے یعنی ہمین سب معلوم ہے جو لوگ کہ آگے پیدا ہو کر مر چکے اور وہ لوگ جو
ابھی پیدا نہین ہوے خدا تعالی کے آگے سب برابر ہین اور سب کا احوال جانتا ہے
اور ہر ایک کو موافق اُسکے کامون کے بدلہ دیویگا وَاِنَّ رَبَّکَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ
حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی اکٹھا کریگا
اُن کو جو آگے مر چکے ہین اور وہ جو اب آگے پیدا ہوونگے سب کو قیامت کے دن اٹھاویگا
اور سب سے حساب لیویگا اور بدلہ موافق اُن کے کامون کے دیویگا بیشک خدا تعالے
مضبوط کام کرنے والا ہے جاننے والا ہے سب چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کامونکا
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ہ اور بیشک پیدا کیا ہمنے
آدمی کو یعنی آدم علیہ السلام کو گارے سے سوکھے ہوئے ایسا کہ بجاوے سے آواز نکلے
گوندھی ہوئی کالی سڑی مٹی سے یعنے خدا تعالی نے سوکھی مٹی پر اول مینھ برسایا جو وہ کیچڑ
گارا ہوا اور مدت تلک سڑا اور ہوا بھی اُس مین پھر اپنی قدرت سے حضرت آدم کا
پتلا بنایا پھر وہ دھوپ مین ایسا سوکھا جو اگر اُسے ہاتھ سے بجاوے تو آواز نکلے
وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور جان کو پیدا کیا ہمنے پہلے آدم علیہ السلام سے
جان نام ہے اُسکا جو سب جن اُسکی اولاد ہین اُسے پیدا کیا ہمنے آگ بغیر دھوئین کے سے
سموم ایک لون کو کہتے ہین جو نہایت گرم باؤ چلتی ہے بہت گرمی کے موسم مین وَاِذْ قَالَ
رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور یاد کر یعنے بیان کر
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب فرمایا پروردگار تیرے نے سب فرشتون کو

کہ واسطے بادشاہت کرنے کے زمین پر مین پیدا کرنے والا ہون آدمی کو سوکھے گارے
کے ہوئے سے ایسا جو بجائے سے آواز نکلے گوندھے ہوئے کالے سڑے ہوئے
مٹی سے صلصال اسنے کہتے ہین کہ ایک چیز مٹی کی بناکر سکھائی ایسی کہ اگر اوسے ہاتھ
مارے تو آواز نکلے اور حماء اس مٹی کو کہتے ہین جو تالاب یا حوض مین نیچے بیٹھ کر سیاہ
ہوتی ہے اور مسنون گندی سڑی ہوئی بدبو مٹی کو کہتے ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ ایسی مٹی سے آدم علیہ السلام کا پتلا بناؤن گا فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ پھر جب وہ بنکر تیار ہوگا تب پھونکون گا مین پیدا کی ہوئی جان اسمین
اس جان کے پہونچنے سے وہ جی اٹھے گا تب پھر گر یو تم اے فرشتو سب اسے سجدہ
کرنے کو پھر خدا تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی قدرت سے اور جان
ان کے بدن مین پھونکی اور زندہ ہوئے تب فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ
اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ پھر سجدہ کیا سب فرشتون نے مل کر پر ایک ابلیس نے
نکیا اور نمانا وہ کہ ہوتا سجدہ کرنے والون کے ساتھ یعنے شیطان نے حضرت آدم کو
سجدہ نہ کیا تکبری سے تب قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ فرمایا
خدا تعالی نے کہ اے ابلیس کیا تھا تجھے یعنے کس سبب تو نہوا سجدہ کرنے والون کا
شریک یعنی سب فرشتون نے سجدہ کیا تو نے کیون نہ کیا قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ
خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کہا ابلیس نے نہین ہون مین ویسا کہ
سجدہ کرون مین آدم کو جو بنایا ہے تو نے اسے سوکھی گارا کی ہوئی کالی سڑی مٹی
سے یعنے ایسی گندی بدبو مٹی سے اسے بنایا ہے اور مین ستھری پاکیزہ آگ کا بنا ہوا
ہون یہ کیون کر ہو کہ بہتر بدتر کے آگے عاجزی کرے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا
ظاہر دیکھا اور انکے باطن سے بیخبر رہا اور نجانا کہ خاک مین لعل چھپا ہے خدا تعالے کو
یہ ابلیس کی بات تکبری کی بری لگی اور قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ
عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ فرمایا کہ دور ہو اور نکل آسمان سے یا بہشت مین سے جو تیری
رہنے کا مکان ہے پھر بیشک تو نکالا ہوا ہے اور بے عزت اور بے آبرو کیا ہوا ہے
تو اور بیشک تجھ پر پھٹکار ہے انصاف ہونے کے دن تلک یعنی قیامت تلک تجھسے
خوش نہون گا اور بعد قیامت کے بھی نہایت عذاب کرون گا تجھ پر

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے
مجھے ڈہیل اور فرصت دے اُس دن تلک جس دن سب مُردے جی اُٹھین گے یعنی
قیامت تلک مجھے جیتا رکھ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝
فرمایا خداتعالی نے کہ پہر بیشک تجھے اے ابلیس ڈہیل دی اُس دن مقرر کئے ہوئے
تلک یعنی اُس دن تلک کہ جس دن سب خلقت مرے گی سو وہ پہلی بار صور پہونکین گے
جو سب مرین گے تب شیطان بہی مریگا پہر چالیس برس کے پیچہے پہر دوسری بار پہونکین گے
جب سب مُردے گوروں سے یکبارہی اُٹہین گے یہ چالیس برس تلک شیطان موا
ہوا رہے گا پہر جی اُٹھ کر ہمیشہ دوزخ مین عذاب پاتا رہے گا جب یہ بات شیطان
نے سُنی تب قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ
کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے قسم کہاتا ہون مین اُس کی جو بہکایا تو نے
مجہے کہ ہر طرح خوبصورت کرکے لاؤن گا مین آدمیون کو واسطے گناہ زمین مین اور
ہر طرح بہکاؤن گا مین ان سب آدمیون کو جتنی اولاد آدم علیہ السلام کی ہے
سب کو بہکاؤن گا اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ مگر اُن مین سے جو تیرے
بندے بندگی کرتے ہین تیری محبت سے اور کسی کو کسی طرح تیرا شریک نہین کرتے
اُن لوگون کو مین نہین بہکا سکنے کا قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ۝ فرمایا
خداتعالی نے کہ یہ اخلاص ایمان مین اور محبت سے بندگی کرنا راہ سیدہی ہے میری
طرف جو جلد میرے پاس پہنچتے ہین اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ
اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ بیشک بندے اخلاص کرنے والے پر نہین چلے گا
تیرا زور اور اُن کو تو سیدہی راہ سے نہین پہیر سکنے کا مگر وہ جو تیری تابعداری
کرین گے راہ بہولے ہوؤن سے اُن لوگون پر تیرا زور چلے گا یعنے جو لوگ کہ
راہ بہولے ہوئے ہین اور ایمان نہین لاتے وہی تیرے تابعداری کرین گے وَاِنَّ
جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ بیشک دوزخ کا وعدہ ہے اُن سب کا یعنی جو لوگ
تیرا کہا مانین گے اُن کو وعدہ دیا ہے دوزخ مین ڈالنے کا اُن سب کو دوزخ مین
ڈالین گے اور لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ دوزخ کے سات
دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اُن گمراہون سے جنہون نے کہا تیرا مانا ایک

حطمہ ہے بانٹا ہوا دوزخ کے سات طبق ہین یعنی ایک کے اوپر دوسرا سب سے اوپر
جو ہے اُس کا نام جہنم ہے وہ جگہہ مسلمان گنہگارون کی ہے + دوسرے کا نام لظی
ہے وہ جگہہ نصاریٰ کی ہے + تیسرے کا نام حطمہ ہے وہ جگہہ یہودیون کی ہے
چوتھے کا نام سعیر ہے وہ مکان اُن لوگون کا ہے جو چاند سورج تارون کو پوجتے
ہین + پانچوین کے نام سقر ہے وہ جگہہ آگ کے پوجنے والون کی ہے + چھٹے کا نام
جحیم ہے وہ مکان کافرون کے رہنے کا ہے + ساتوان جو سب سے نیچے ہے اُسکا
نام ہاویہ ہے وہ جگہہ منافقون کی ہے اوران دوزخ کے نام اور بھی ہین جیسے زمہریر
اور حامیہ اور اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیشک خدا تعالیٰ کے عذاب سے
ڈرنے والے شیطان کے مکر سے بچنے والے باغون ہین اور بہتی ندیون ہین رہین گے
اور فرشتے کہین گے اُن کو کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ اندر آؤ اُنہین باغون ہین
خیروعافیت سے ہمیشہ امن ہین رہو سب آفتون سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ اور نکالین گے ہم بہشتیون کے دلون سے خفگی
اور بیر آپس ہین کا جو دنیا ہین ہو گیا تھا یعنے اگر کسو دو مسلمانون کو دنیا ہین کسو سبب
آپسہین ہین خفگی اور دشمنی ہو گئی ہو گی تو خدا تعالیٰ اُن دونون کے دل سے دور کرے گا
دونون کے دل صاف ہون گے گویا کہ آپس ہین دو بھائی پیارے ہون جیسے کہ حضرت
مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ مین اور طلحہ اور زبیر بھی اسی طرح بہشت مین
ہون گے اور وہ بہشتی محبت اور پیار سے روبرو ایک دوسرے کے بیٹھین گے جڑاؤ
تختون پر بادشاہون کی طرح لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝
نہ پہنچے گی بہشتیون کو کچھہ محنت اور نہ دُکھ اور نہ وہان سے نکالے جاوین گے یعنے
کوئی اُنہین بہشت سے نہ نکالے گا اور نہ کچھ کسی طرح کی مصیبت ہو گی اور غم مطلق نہو گا
بہشت ہین رہنے والون کو نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندون کو کہ بیشک ہم بخشنے والے ہین اُسکو جو گنہ بخشوا دے
ہمسے اپنے رحم کرنے والے ہین اُس پر جو کوئی توبہ کرے اپنے گناہون سے اور
پھر گناہ نکرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ اور وہ بھی خبر دے کہ عذاب
گنہگارون پر جو توبہ نکرین اور گناہ نہ بخشوا دین اُن پر وہ عذاب میری دوزخ کا

بڑا دکھ دینے والا ہے وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا
سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ اور خبر دی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندونکو
ابراہیم علیہ السلام کے مہمانون کی جو وہ کئی فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے
ساتھ آئے تھے جب وہ فرشتے گھر کے اندر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو
آئے پھر کہا اُن فرشتون نے سلام علیک حضرت ابراہیم اُنے جواب سلام علیک کا دیا
اور کہا کہ مین ڈرتا ہون تمسے جو تم ایکایک بن پوچھے گھر مین چلے آئے ہو قَالُوا لَا تَوْجَلْ
إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ کہا ان فرشتون نے کہ مت ڈر اے ابراہیم بیشک
ہم خوشخبری لائے ہین تجھے ایک بیٹے عقلمند کی حکم خدا تعالی کے سے یعنے تیرے گھر
بی بی سارہ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا عقلمند اور حضرت اسحاق اُسکا نام ہو قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي
عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ
اے خوشخبری دیتے ہو تم مجھے اسپر کہ گھیرا ہے مجھے بڑہاپے نے نہایت اب کیا مین جوان ہونگا
یا ایسے ہی بڑہاپے مین میرے بیٹا ہوگا پھر کس طرح کی خوشخبری دیتے ہو تم مجھے قَالُوا بَشَّرْنَاكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ۝ کہا فرشتون نے ہم خوشخبری دیتے ہین تجکو اے
ابراہیم علیہ السلام سچی پھر مت رہ تو ناامید تجھے اس بڑہاپے مین خدا تعالی بیٹا دیوے گا یہ بات
اُسکے آگے کچھ مشکل نہین قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے کہ مین ناامید نہین ہون خدا تعالی کی رحمت اور انعام سے اور کون ناامید
ہوا ہے خدا تعالی کی بخشش سے مگر گمراہ وہ لوگ جو نہین سمجھتے خدا تعالی کو وہ کیسا بخشش
کرنیوالا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل مین سوچ کیا کہ یہ کئی فرشتے ہین اس
خوشخبری دینے کو ایک فرشتہ بہت تھا شاید کچھہ اور بھی کام ہوگا یہ سمجھ کر قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر کس کام کو آئے ہو تم اے
فرشتون بھیجے ہوئے یعنے تمہین کس کام کے واسطے بھیجا ہے خدا تعالے نے زمین پر
قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ۝ کہا ان فرشتون نے ہم بھیجے ہوئے ہین طرف ایک قوم
کافرون کی جو انہین برباد کرینگے سب کو إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا امْرَأَتَهُ
قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝ لیکن حضرت لوط علیہ السلام کے لوگ جو ہین بیشک
ہم بچا لینگے اُنکو خدا تعالی کے حکم سے پر ایک عورت نکاحی حضرت لوط کی جو خدا تعالی فرماتا ہے

کہ مقرر کیا ہمنے کہ وہ عورت ہو گی پیچھے رہے ہوؤن سے شہر مین عذاب ہونے کے واسطے یعنے
اُس عورت پر بھی عذاب ہو گا سب کافرون کے شامل جو وہ کافر تھی اور حضرت
لوط علیہ السلام کے کہنے سے باہر تھی یہ باتین کر کے فرشتے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے رخصت
ہوئے فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝ پھر جب آئے وہ فرشتے حضرت لوطؑ ہی کے
لوگون مین یعنی اُنکے گھر مین آئے بھیجے ہوئے خدا تعالی کے قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝
کہا حضرت لوط نبی علیہ السلام نے اُن فرشتون کو کہ بیشک تم ہو لوگ انجان اور غیر یعنی تم
نہ اِس شہر کے رہنے والے ہو اور نہ مسافر معلوم ہوتے ہو قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ کہا اُن فرشتون نے کہ ہم غیر اور انجان نہین ہین بلکہ آئے ہین ہم تیرے
پاس وہ چیز لیکر جو تھی تیری قوم اُس چیز سے بیشک مین یعنی ہم عذاب لیکر آئے ہین جو اس
شہر کے لوگون کو یقین نتھا کہ عذاب آویگا وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور
لائے ہین ہم تیرے پاس سچی بات کو یعنی عذاب اُن پر درست آیا ہے اور سچے ہین ہم باتین
فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ
امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ پھر باہر لیجا اے لوط نبی اِس شہر سے اپنے لوگون کو تھوڑی سے رات گئے
اور تو بھی جا اُنکے پیچھو جلد تو جلدی سے نکل جاوین اِس شہر سے اور چاہیے کہ پیچھا پھر کر
نہ دیکھین اُن مین سے کوئی اور جاؤ تم سب بلکہ جہان جانے کا حکم ہے تمہین یعنی شام مین
یا مصر مین جاؤ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝
اور کہلا بھیجا ہمنے لوط علیہ السلام کی طرف یہ بات کہ جڑ سے اُکھڑینگے یہ لوگ یعنی تیری قوم
کی جڑ نبیاد کٹے گی صبح ہونے کے وقت جو اُن سے کوئی نہ بچے گا

ف کہتے ہین کہ جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر مین آئے تو اُنکی بی بی نے
جو کافرہ تھی اُسنے دیکھا کہ کئی شخص خوبصورت مہمان آئے ہین جلدی سے جاکر لوگون کو
خبر کردے لوگ یہ بات سُنکر وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور آئے
لوگ شہر کے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر مین خوشیان کرتے ہوئے آپس مین کہ چلو
اُن خوبصورت مہمانون سے وہی بد کام کرین جو اُن کی عادت تھی قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ کہا حضرت لوط
علیہ السلام نے اُن لوگون کو کہ یہ میرے مہمان ہین مجھے فضیحت نکرو اور انکو چھیڑکر اور ڈرو خدا تعالےٰ سے

برا کام کرنے مین اور مجھے بے آبرو نکرو ان کے سامنے قَالُوٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ
کہا اُن لوگون نے حکومت سے کہ ہمنے تجھے منع نہین کیا یعنے تجھے کئی بار منع کیا ہے اے
کہ حمایت نکیا کر تو لوگون کی تجھے کیا ہمارا جی چاہیے گا سو کرینگے پھر قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو کہ یہ میری بیٹیان ہین ان سے
تمہارا نکاح کر دیتا ہون اگر تم ہو نکاح کرنے والے یعنے ان مہمانون کے بدلے اپنی
بیٹیان دیتا ہون اگر تم قبول کرو اب خدا تعالی اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس طرح فرماتا ہے کہ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ قسم ہے تیری زندگی
کی اے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لوط نبی علیہ السلام کی قوم بیچ اپنی مستی
اور گمراہی کے حیران اور بہک رہے تھے حضرت لوط نبی کی بات نہ سنی اور اپنی
اوس بد فعلی پر مضبوط تھے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت لوط
بہیر امنت کرکے سمجھاتے تھے اور وہ لوگ اپنی شرارت کو نہین چھوڑتے تب ایک اشارہ
اُن کی آنکھون کی طرف کیا وہ سب اندہے ہوگئے اور کہا اے لوط تو جا وگر اپنے گھر مین
بلاتا ہے دیکھ تو بھی مجھر تیرا حال کیا کرینگے ہم یہ کہکر سب گئے تب حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے حضرت لوط نبی سے کہا کہ اب تم اپنے لوگون کو جو مسلمان ہین ان سب کو
لیکر اس شہر سے جلد جاؤ حضرت لوط علیہ السلام سب مسلمانون کو اور اپنی بیٹیون کو
لیکر شہر سے باہر گئے اور بیٹیون کی مان اُن کے ساتھ نہ گئے جب یہ سب شہر سے دور
جا چکے اور صبح کی روشنی شروع ہوئی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز
ماری جو فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ پھر پکڑا اُس شہر کے لوگون کو حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی اُس چنگھاڑ نے سورج نکلنے کے وقت اور اُٹھائی اُس شہر کی ساری
زمین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور بہت اونچی کی فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ
اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ پھر کیا ہمنے یعنے ہمارے حکم سے جبرئیل نے کیا اوپر اُس
شہر کا نیچو یعنی اُلٹ دیا اور برسائے ہمنے اُن لوگون پر پتھر سے مٹی کے سخت جیسے اینٹین
کہتے ہین ہر ایک اُس پتھر پر ایک آدمی کا نام لکھا ہوا تھا یہ پتھر اُن پر برسے جو اُس شہر کے
لوگ اور جگہہ مسافر تھے غرض وہ سب ہلاک ہوئے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ
بیشک اُس قوم کے اس طرح ہلاک کرنے مین ہر طرح نشانی ہے ہماری قدرت کے واسطے

عقلمندون کے جو بات کی بھید کو پہنچتی ہین وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ اور وہ شہر جسے اُلٹ کر
سب اُس کے رہنے والون کو ہلاک کیا ہر طرح راہ مین ہے جو قافلہ آتے اور جاتے ہین اور
نشانیان ہلاک ہونیکی دیکھتے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ٥ بیشک اس بات مین
نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی ایمان لانے والون کے واسطے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
لَظٰلِمِيْنَ ٥ اور مقرر ایکہ کے رہنے والے ظلم کرنے والے تھے **ف** ایکہ اُس جنگل کو
کہتے ہین جسمین بہت درخت ہون اور نزدیک اُسی جنگل مین ایک بستی تہی اُس بستی کے رہنے والونکو
اور مدین شہر کے رہنے والون کے راہ بتانے کو خدا تعالی نے حضرت شعیب نبی علیہ السلام کو
بہیجا تھا اُن لوگون نے اُس نبی کا کہا نمانا اور خدا تعالی کی نعمت کا شکر نکیا سو خدا تعالی فرماتا
ہے کہ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ٥ پہر بدلہ لیا ہمنے اُن سے اُس ظلم اور ناشکری کا
جو وہ کرتے تھے اور بیشک مدین اور ایکہ یہ دونون بستیان رستے مین ہین آگے صریحا سب
قافلے چلنے والون کو نظر آتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ اور بیشک
جھوٹا کہا حجر کے رہنے والون نے پیغمبرون کو حجر ایک شہر کا نام تھا جو اس مین قوم ثمود رہتی
تہی اُس قوم مین خدا تعالی نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو بہیجا تھا سو انہون نے اُس نبی کو
کہا کہ تو جھوٹا ہے وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور دین ہمنے یعنے دکھائین ہمنے
قوم ثمود کو نشانیان اپنی قدرت کی یعنی اُن کے نبی صالح علیہ السلام نے معجزے دکھائے کہ
اونٹنی پہاڑ مین سے نکلی اور پیدا ہوتے ہی بچہ جنی اور دودہ اِتنا دیتی تہی کہ ساری اُس قوم کو
کفایت کرتا تھا یہ سب معجزے دیکھکر منہ پہیرنیوالے تھے ایمان سے اور پیغمبر پر یقین نلاتے تھے
اور وہ قوم ثمود ایسی زبردست تہی جو وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ٥
پہاڑون کو تراش کر بناتی تہی اپنے گہر اُس کے سبب آفتون سے نہ مینہ سے گرے نہ چور کول سکے
یا ویسا پہاڑ کہود کر بناتی تہی اور بیغم ہوتی تہی کہ اب ہم پر عذاب نہ آسکیگا یہ پیغمبر کہتا ہے کہ تم پر
عذاب آویگا اگر شاید سچ ہو تب ہی کچھ پرواہ نہین ایسے گہر مین فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ
پہر پکڑا اُن لوگون کو صیحے کے عذاب نے صبح ہونیکے وقت صیحہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی
آواز تہی سخت کی جو اس آواز کو سنکر قوم ثمود کی ہلاک ہوئی فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ٥ پہر دور نکیا اُن لوگون سے عذاب کو اُس چیزنے جو وہ اُسے بناتی تہی یعنی وہ
قوم ثمود جو تدبیرین کرتی اور گہر اپنے پہاڑون کو کہود کر بناتی تہی مضبوط جو عذاب اب ہم پر

ع ۵

نہ آسکیگا اور اپنی خاطر جمع کر رکہتی تہی کہ ہم اسی طرح ہمیشہ رہینگے سو وہ اُن کے کچھ کام نہ آیا اور سب ہلاک ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ○ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھہ کہ اُن دونون مین ہے مگر ساتھ حکمت کے یعنے اِن سب کے پیدا کرنے مین حکمت ہے انکو ناحق اور عبث اور نکما نہین پیدا کیا اور بیشک قیامت آنیوالی ہے جو اُس دن خدا تعالی سب کو جلا دیگا اور ذرہ ذرہ سب سے حساب لیکر موافق اُنکے کامون کے بدلہ دیویگا پہر چہوڑا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون کو جو تیرا کہا نہین مانتے اور ستاتے ہین اچھی طرح چہوڑنا یعنے یہ جو بے ادبی کرتے ہین اور دُکھ دیتے ہین صبر کر اور بخشدے اور معاف کر اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○ بیشک پروردگار تیرا وہی سب کا پیدا کرنیوالا ہے جاننے والا سب کے احوال کا ٭ کہتے ہین مکے کے کافرون سردارون دولتمندون کے سات قافلہ ایک دن داخل ہوئے تہے بہرے ہوئے مال سے طرح طرح کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مین خیال آیا یا بعضے اصحابون کے جی مین آیا کہ مسلمان کیسی مصیبت مین ہین اور کافرون کو ایسی دولت دی ہے خدا تعالی نے یہ آیت بہیجکر اپنے دوست کی تسلی کی ٭ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ○ بیشک دین ہمنے تجہکو سات آیتین جو سورہ فاتحہ ہے یا سات سورہ اول قرآن کی یا سات سورہ حم اور قرآن بہیجا تیرے پاس بہت بزرگ جو اُس کی بڑائی خدا تعالی کے نزدیک بہت ہے اور بہت بہتر ہے اُن سات قافلون سے مال کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور مت پہیر تو اپنی دونون آنکہون کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز کی طرف جو فائدہ اور عیش دیا ہی ہمنے اور طرح طرح کی خوبیان لوگون کو یعنی یہود اور نصاری اور کافرون کو جو جمعیت دی ہے ہمنے تو اُن کی طرف خیال نکر جو وہ عیش کہی دن کا ہے اُن پاس رہنے کا نہین اور غم نکہا غریب مفلس مسلمانون کا جو وہ دُکھہ مین ہین اور اپنے بازون کو نیچے کر یعنی تواضع اور مہربانی کر مسلمانون سے وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ○ اور کہہ لوگون سے کہ مین بیشک ڈرانیوالا ہون کہلا ہوا صریح جو پکار کر سب کو کہتا ہون کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان نلاویگا اُس پر عذاب بہیجونگا كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ○

جیسے کہ اُتارا ہمنے عذاب بانٹنے والون حصہ کرنے والون پر وہ حصہ کرنے والے جنھون نے
بنایا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے یعنے قرآن پر کس کس طرح طعنہ کرتے ہین جو شعر اور قصہ اور جادو
کہتے ہین اور آپس مین ٹھٹھے اور مزاح سے کہتے ہین سورہ بقر یعنی بیل اسکے حصہ مین ہے
اور سورہ عنکبوت یعنی مکڑی اُس کا حصہ ہے اور سورہ مائدہ یعنی خوان کھانے کا اُسکا حصہ
اسی طرح جو مزاحین اور طعنہ مارتے تھے اُن پر مقرر عذاب آیا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ
أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پھر قسم ہے تیرے پروردگار کی یعنی خدا تعالی
فرماتا ہے کہ قسم مجھے کہ مقرر پوچھین گے ہم ان سب لوگون سے اُن چیزون کو جو یہ کرتے تھے دنیا مین
ف کہتے ہین کہ اول جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی تو چھپکے اور
چھپے لوگون کو مسلمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا تعالی ایک ہے اُسی پر ایمان لاؤ اور بتون کا
پوجنا چھوڑ دو اور جب تین برس اس طرح گذرے تب حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ پھر ظاہر کر اور کھول کر کہہ اُس چیز کو
جو تجھے حکم ہوا ہے یعنی پکار کے سب کے روبرو بے ڈر ہو کر کہہ کہ ایمان لاؤ خدا تعالے
وحدہ لاشریک پر یہ کہو اور منھ پھیر مشرکون کے اخلاص اور حجاب سے یعنے جو لوگ کہ خدا تعالی
کے ساتھ شریک کرتے ہین اُن سے بیزار ہو ۝ ف کہتے ہین کہ پانچ شخص عاص
وائل کا بیٹا حارث قیس کا بیٹا اسود عود یغوث کا بیٹا ولید مغیرہ کا بیٹا اسود بیٹا مطلب کا
مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے - یہ پانچون اشراف تھے مکے کے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ دیتے تھے اور جہان ملتے تھے مسخری اور ٹھٹھا
کرکے آزردہ دل کرتے تھے ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کی زیارت کو
تشریف لے گئے تھے وہ پانچون شخص بھی آئے اور جو اُن کی عادت تھی ستانے کی
کرنے لگے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھے حکم الٰہی
ہوا ہے کہ اِن پانچون کا دکھ دینا تجھسے دور کرون یہ کہا اور اُن پانچون کی طرف اشارہ
کیا تھوڑے دنون مین وہ پانچون شخص ہلاک ہوئے اور یہ آیت اوتری کہ إِنَّا
كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ
بیشک ہمنے دور کیا تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستانا اور دکھ دینا ٹھٹھا مسخری
کرنے والون کا وہ لوگ کہ بناتے ہین خدا تعالی کے ساتھ اور کسی خدا اپنی خوشی سے پھر جلد جانینگے

آخر کو کہ ہم کیا سمجھتے تھے اور کیا کرتے تھے اور ہو اصل کیا ہے وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ
بِمَا يَقُولُونَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہیں تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے اُن باتوں سے جو
یہ کافر اور مشرک کہتے ہیں یعنی یہ لوگ جو تجھسے مسخرگی کرتے ہیں اور ٹھٹھے سے دکھ دیتے ہیں
اور تو آزردہ دل اور خفا ہوتا ہے خدا تعالی کو سب معلوم ہے اُن کو اُس کا بدلہ دیوے گا
خاطر جمع رکھ اور صبر کر فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ پھر ستھرائی سے
یاد کر خدا تعالی کو ساتھ تعریف کے جو پروردگار تیرا ہے یعنے کہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو
نماز پڑھنے والا اور سجدہ کرنے والا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اور
بندگی کر اپنے پروردگار کی جب تلک پاس آوے تیرے موت یعنی جب تلک کہ جیتا رہے
بندگی خدا تعالی کی کیا کر دل اور جان سے ❊ ❊ ❊

سورۃ النحل مکیۃ وھی مائۃ وثمان وعشرون آیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو ڈراتے کہ اگر تم ایمان نلاؤ گے
تو تم پر عذاب ہوگا تب کافر کہتے کہ ہم ایسی باتون کو نہیں مانتے اگر تو سچا ہے تو بھلا اوس
عذاب کو لا کہان ہے بھلا دیکھیں تو اور اگر شاید عذاب آوے ہی تو یہ بت اُس سے چھڑا لیونگے
اور عذاب کو پھیر دور کرین گے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ
آیا نزدیک حکم خدا تعالی کا پھر جلدی مت کرو اُس کے آنے کی یعنی جلدی نکرو آتا ہی شتابی
وقت عذاب کے آنے کا اور سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پاک ہے خدا تعالی
سب عیبون اور نقصانون سے اور بہت بلند ہے شان اُس کی اُس چیز سے جو یہ لوگ
اُس کے ساتھ شریک سمجھتے ہیں یعنی خدا تعالی ایسا نہیں جو اُس کا کوئی شریک ہو سکے اور
وہ ایسا نہیں کہ جو وہ چاہے سو نہو سکے یعنی ایسا نہیں جو اُس کے عذاب کو کوئی پھیر سکے
کسی طرح یا اُس کی برابری کرے شریک بنکر کسی چیز میں يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اوتارتا ہے خدا تعالی فرشتون کو سمیت
قرآن کے آیتون کو اپنے حکم سے جو نسے اپنے بندے پر چاہتا ہے اور جسے اس لائق جانتا ہے
یعنی خدا تعالی مختار ہے جسے اپنے بندون میں سے چاہتا ہے اُسے پیغمبری دیتا ہے اور
اُس پاس فرشتے کو وحی لیکر بھیجتا ہے اور پیغمبرون کو فرشتون کے ہاتھ یہ کہلا بھیجتا ہے کہ تم

اے پیغمبر وَاَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ڈراؤ اور خبر کرو لوگون کو اور
جتنا دو انہیں بات سے کہ خدا تعالیٰ تم کو کہتا ہے کہ نہیں ہے کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر
ہم ہین ایسے کہ ہماری بندگی کرو اور ڈرو مجھی سے کہ پیدا کرنیوالا اور پالنے والا اور روزی
دینے والا سب کا مین ہون اور ہمنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
پیدا کیا آسمانون اور زمین کو سچ اور درست یعنی بیشک خدا تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے
اُن کو جو بلند ہے شان اور ذات اُس کی اُس چیز سے جو یہ لوگ اُس کے ساتھ شریک
کرتے ہین کسی کو یعنی خدا تعالیٰ ایسا ہے جو یہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا نمونہ ہے اُس کی
قدرت کا کوئی ایسا کچھہ پیدا کر سکتا نہیں جو شریک ہو سکے کوئی اُس کا اور خدا تعالیٰ نے
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ پیدا کیا آدمی کو ایک بوند سے
جو کچھہ اُسے ہوش حواس صورت شکل نہ تھے جب پیدا ہوا اور بڑا ہوا اور عقل و شعور دیا
خدا تعالیٰ نے اُسکو تب جھگڑنے لگا صریحا ف کہتے ہین کہ یہ آیت اُبی خلف کے
بیٹے کے حق مین ہے جو وہ جھگڑتا تھا اس بات پر کہ ایک دن پرانی گلی ہوئی ایک ہڈی لے آیا
اور ہاتھ مین ملکر باریک کرکے پھونک سے اُڑا دی اور کہا کہ اسے کون پھر جلاویگا سو خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اپنے مین غور کرکے نہین دیکھتا جو کس چیز سے بنا ہے اور دھیان نہین کرتا
کہ جسنے اس طرح مجھے پیدا کیا ہے اُسکے نزدیک گلی ہوئی ہڈیون سے پھر آدمی بنانا اور جلانا
کیا مشکل ہے خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور چوپاؤن کو پیدا کیا تمہارے واسطے جیسے اونٹ
گھوڑا گائے بکری دنبے جو اُن مین جاڑے کی پوشاک ہے اُن کی پشم اور اون سے
جیسے کمبل لوئی شال نمدا اور نفع ہے تمکو سواری کا اور سوداگری کا اور بچہ ہونے کا
اُن سے اور اُن حیوانون سے بعضون کو کھاتے ہو جیسے دودھ گھی ملائی چربی اور گوشت
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ اور واسطے تمہارے اُن
جانورون مین خوبی اور بناؤ ہے اور عزت ہے وقت جنگل سے آنے کے گھرون مین
اور اُسوقت جو گھر سے نکل کر چرنے کو جاتے ہین جنگل مین تو دونون وقت تمہارے گھر کی
آرائش اور خوبی ہے وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ
اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور جو وہ چوپائے اُٹھا لیجاتے ہین تمہارا بوجھہ بھاری بانہین

اور پر سوار کرکے لیجاتے ہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جو تم نہیں پہنچ سکتے یا نہیں پہنچا سکتے اُس بوجھ کو مگر ساتھ محنت بدن کے جو اگر سر پر اٹھا لیجاؤ پھر دیکھو تو یہ کیا بڑا احسان اور نعمت دی ہے بیشک پروردگار تمہارا اسطرح مہربان ہے بخشش کرنیوالا وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور گھوڑے اور خچریں اور گدھے پیدا کئے ہیں تمہارے آرام کو جو اُن پر سواری کرتے ہو تم اور آرائش کرتے ہو تم اُن سے اپنی اور پیدا کرتا ہے خدا تعالیٰ اُن چیزوں کو جو تم نہیں جانتے یعنے بے نہایت اور بیشمار خلقت ہے خدا تعالیٰ کی وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ اور خدا تعالیٰ کی طرف ہے راہ سیدھی دین اسلام کی ہے اور راہ اور بھی ہے ٹیڑھی جو لوگ سوائے دین اسلام کے راہ چلتے ہیں اور اگر چاہتا خدا تعالیٰ تو راہ سیدھی دین اسلام کی دکھاتا سب کو هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ خدا تعالیٰ وہ ہے جس نے بھیجا آسمان سے یا بدلی سے پانی واسطے تمہارے جو تم اُس سے پیتے ہو اور اُسی مینھ کے پانی سے پیدا ہوتے ہیں درخت اور سب طرح کا گھانس زمین میں اُس گھانس میں چراتے ہو اپنے جانوروں کو يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اُگاتا ہے خدا تعالیٰ تمہارے واسطے اُس مینھ کے پانی سے کھیت اناج کے اور درخت زیتون کے اور درخت کھجوروں کے اور انگوروں کے اور سب طرح کے میوے جو دنیا میں پیدا ہوتے ہیں بیشک اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کے واسطے سمجھنے والوں کی جو غور کرتے ہیں وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے رات اور دن کو اور سورج اور چاند اور تاروں کو تابعدار کرنا جیسے چاہتا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے حکم سے تمہارے فائدے اور آرام کو بیشک اُن باتوں میں ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کے واسطے عقلمند لوگوں کی وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ اور وہ چیزیں جو پیدا کیں زمین میں تمہارے واسطے

ہر طرح اور ہر رنگ کی پوشاک اور لباس سے اور کھانے کی چیزون سے یعنی طرح طرح کے
اناج اور ہر رنگ کے پہننے کی چیزین زمین سے پیدا کین بیشک اُن چیزون کے پیدا
کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کے قدرت کے واسطے ذکر کرنے والے لوگون کے
وہ لوگ کہ خدا تعالی کی نعمتون کا ذکر کرتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا
طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور وہ ہے خدا تعالی جس نے
اختیار مین کر دیا دریا کو جو اس مین سے شکار کر کے کھاؤ تم گوشت تازہ یعنی مچھلیان
شکار کر کے کھاؤ اور غوطے لگا کر نکالو دریا مین سے گہنا جو پہنو تم یعنی موتی اور مونگا
دریا مین سے نکال کر گہنا بنا کر اپنی عورتون کو پہناؤ اور دیکھتا ہے تو اسے دیکھنے والے
کشتیونکو چلتے پھاڑتے پانی کو دریاؤ مین اور اختیار مین کر دیا کہ تو ڈھونڈھو کشتی پر چڑھ کر
خدا تعالی کے فضل سے نفع سوداگریون سے اور یہ سب چیزین اسواسطے پیدا
کر دی ہین کہ شاید تم شکر کرو خدا تعالی کی نعمتون پر وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ اور ڈالے یا رکھے زمین مین
پہاڑ بڑے اور اونچے تو جھکی نہین زمین تم سمیت اور پیدا کین زمین مین نہرین یعنی
دریاؤ اور رستی پیدا کیے زمین مین شہر تلک تو شاید کہ تم راہ پاؤ اپنے مطلب اور مدعا کی
وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ اور نشانیان ہین اور تارے ہین جن سے یہ لوگ
مسافری کی راہین پہچانتے ہین أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ ای کیا
وہ شخص جو پیدا کرے اپنی قدرت سے اُسکے مانند جو پیدا نکرے ای پھر کیا نہین سمجھتے تم یعنے
خدا تعالی جسنے زمین آسمان دریاؤ پہاڑ سب کچھ پیدا کیا ہے برابر ہے اُنکے جنکو تم خدا تعالی کا شریک
کہتے ہو جو انہون نے کچھ پیدا نہین کیا اور نہ کچھ پیدا کر سکتے ہین اتنا نہین سمجھتے کہ یہ کیونکر برابر اور
شریک خدا تعالی کے ہو وین وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝
اور اگر چاہو تم کہ گنو تم نعمتین خدا تعالی کی جو تمہین دین ہین اور اُسکے احسانون کا شمار کرو جو تم پر کئی ہین
تو نہ گن سکو گے تم اُن نعمتونکو بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے اور رحم کرنیوالا ہے وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ
وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ اور خدا تعالی جانتا ہے جو تم چھپا رکھتے ہو بھید اپنے دلونمین اور وہ جو کھولکر سبکے روبرو کہتے ہو
وہ سب خدا تعالی جانتا ہے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝

اور جنکو پوجتے ہین مکے کے لوگ سوائے خدا تعالی کے کوئی چیز نہین پیدا کی اور نہین پیدا کر سکتے کیونکر
پیدا کرین جو وہ آپ پیدا کئے ہوئے ہین یعنی بنائے ہوئے ہین بت اور اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ
وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ ۝ مردے ہین جیتے ہوئے نہین ہین اور نہین جانتے کہ پہر کب جی اٹھینگے
یا انکے پوجنے والے ۝ کہتے ہین کہ قیامت کے دن بتون کو جاندار اٹھاوینگے تو وہ اپنے
پوجنے والونکو جہٹلاوینگے اور بیزار ہونگے اور کہینگے کہ ہمین نہین پوجتے تہے بلکہ اپنے دل کی خوشی
کرتے تہے اِلٰـهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ
وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ پروردگار تمہارا سب کا ایک خدا تعالی ہے اکیلا پہر وہ لوگ جو سچ
نہین جانتے دوسرے جہان کو دل انکا نماننے والا ہے سچ کا اور جھوٹھ کا جاننے والا ہے
قیامت کا اور وہ آپ تکبر کرنیوالے ہین لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ۝ ہر طرح سچ ہے وہ کہ خدا تعالی جانتا ہے جو کچھہ کہ تم
چہپاتے ہو اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو بیشک خدا تعالی نہین چاہتا تکبر کرنیوالونکو وَاِذَا قِيۡلَ
لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ اور جب کہین دولتمند اشراف تکبر
کرنیوالون سے غریب اور تابعدار اُن کے یعنی غریب لوگ جب دولتمند کافرون سے پوچہین
کہ کیا بہیجا ہے تمہارے پروردگار نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات عزاح اور تعرض سے
پوچہین تو وہ اُن کے جواب مین کہین کہ بہیجا ہی قصہ اور گذرے ہوئے لوگون کا احوال یعنی کچھہ
نہین بہیجا یہ کہہ کر اُن غریبونکو بدراہ کرتے تہے اور بہکاتے تہے اسواسطے جو ایمان نلاوین خدا تعالی
فرماتا ہے کہ یہ ایسا کام جو اُنہون نے کیا اسواسطے لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ
وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ۝ تو اٹہاوین بہاری بوجہ اپنے
گناہونکا سارا قیامت کے دن اور اٹہاوین کچھہ بوجہہ انکے گناہونکا جنکو بہکایا اُنہون نے بغیر سمجہے
یعنے اپنے کفر کا عذاب تو سارا اٹھاوینگے اور کچھہ انکے سبب بہی عذاب اٹھاوینگے جنکو بہکایا ہے
یعنے دوہرا عذاب ہوگا بہکانے والونکو جانو اس بات کو کہ وہ بوجہہ بہت برا ہے جو بہکانیوالے
اٹھاتے ہین قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ
السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝ بیشک مکر کیا اُن لوگون
نے جو تہے پہلے اِن مکے کے لوگون سے یعنے اگلے پیغمبرون کی قوم نے پیغمبرون کو جھوٹا کیا
اور طرح طرح سے دکھہ دیا پہر آیا حکم خدا تعالی کیسے عذاب اُن کے عمارتون بنائی ہوؤن پر

جو دیوار ون کی یا ستون کی جڑ سے ویران ہوئین پہر گرین ان دیوار ون پر چہتین گہرون کی
یعنے پہلے دیوارین گرین ان پر چہتین گرین جو خوب ویران ہوے گہر ان کے اور آیا ان پر
عذاب اس جگہہ سے جہان سے انہین خبر نہ تہی دنیا مین تو عذاب ایسے ہوے ان پر اور
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ
فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
پہر قیامت کے دن خدا تعالی رسوا کریگا انکو اور فرماویگا کہ کہان ہین وہ میرے شریک جو تمنے
مقرر کیے تہے اور جہگڑتے تہے پیغمبرون سے ان کی باتون مین تم کہتے تہے یہ خدا کے شریک ہین
لاؤ تو وہ اب کہان ہین تب کہینگے اس دن جنکو دیا ہے علم خدا تعالی نے یعنی پیغمبر یا فرشتے
یا اولیا کہ بیشک آج رسوائی ہے اور برا عذاب ہے کافرون پر اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدا تعالی کے حکم سے مرنے کے وقت
وہ لوگ ظلم کرنیوالے تہے آپ اپنے اور پر جب موت کو دیکہا تو عاجزی لگے کرنے کہ ہم تو نہ تہے
برے کام کرنے والے خدا تعالی فرماتا ہے اسوقت کہ ہان تم ظلم کرتے تہے جہوٹے ہو تم بیشک
خدا تعالی جانتا ہے جو کچہہ تم کرتے تہے دنیا مین اب ویسا بدلہ ملیگا تمکو جو ان کامون کی سزا
یہی ہے کہ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
اندر جاؤ دوزخ کے دروازون مین سے جو تمہارے واسطے کہلے ہوئے ہین ہمیشہ رہوگے اسمین تم
بہت بری جگہہ ہے رہنے کی تکبر کرنیوالون کو دوزخ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ
رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ
دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جب کہین ان لوگون کو جو پرہیز کرتے ہین شرک سے یعنی مسلمانون سے
پوچہتے ہین کہ کیا نیچے بہیجا تمہارے پروردگار نے تو وہ مسلمان کہتے ہین کہ نیکی اور بہلائی بہیجی
خدا تعالی نے ان لوگون کے واسطے جو نیکی اور بہلائی کرتے ہین یعنی مومنون کے واسطے بہیجا ہے
قرآن کو جو وہ اس پر عمل کرتے ہین اس دنیا مین بہلائی ہے اور ہر طرح دوسرے گہر مین جو
آخرت ہے تو بہت ہی بہلائی ہے اور بہت اچہی جگہہ ہے پرہیزگار نیوالونکو شرک سے
سو وہ بہشت ہے اور اس کی نعمتین ہین یعنی دنیا اچہی جگہہ ہے اسواسطے کہ یہان
نیک کام کرے تو اس جہان مین اس کا فائدہ پاوین اور وہ جگہہ پرہیزگارون کی جَنّٰتُ

عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ باغ ہین ہمیشہ کے رہنے کو جو اندر آوین گے وہ پرہیزگارون باغون مین جو بہتی ہین وہان بیٹھکون کے نیچے نہرین واسطے اُنکے باغون مین ہے جو کچھ چاہین سب کچھ موجود ہے کسی چیز کی کمی نہین ایسی نعمتین بدلے مین دیتا ہے خدا تعالی پرہیزگارون کو جو شرک سے بچے رہتے ہین الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدا تعالے کے حکم سے وہ جانین ستھرے اور پاک ہین اُنکو عزت سے فرشتے کہتے ہین کہ سلام تم پر اور خوش آمد ہو تم بہشت مین عیش کرو سبب اُن کامون کے جو تم دنیا مین کرتے تھے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ نہین راہ دیکھتے یہ کافر مگر وہ کہ آوین فرشتے اُن کی جان لینے کو یا آوے حکم تیرے پروردگار کا جو اُن کا کھوج مٹی عذاب سے ایسی ہے کام کرتے تھے وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے سو وہ عذاب سے ہلاک ہوئے اور نہ ظلم کیا خدا تعالی نے اُن پر لیکن وہ آپ تھے جو ظلم کرتے تھے اپنے اوپر یعنی کفر اور شرک کرتے تھے اس سبب اُن پر عذاب آیا جو اُن سے کوئی نہ بچا اور اُن کے عذاب کی نشانیان موجود ہین فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پھر پہنچی اُن کو برائی اُن کی کامون کی جو کئے تھے اُنہون نے اور اُترا اُن پر اور اُلٹا اُن سے وہ جو جس بات کا ٹھٹھا کرتے تھے یعنے وہ لوگ جو عذاب کے آنے کو سچ نجانتے تھے وہی عذاب اُن پر آیا جو وہ سب ہلاک ہوئے وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ اور وہ لوگ جو شریک مقرر کرتے ہین خدا تعالی کے ساتھ کہتے ہین کہ اگر چاہتا خدا تعالی تو نہ پوجتے ہم اور ہمارے باپ دادا بھی کسی چیز کو سوائے خدا تعالی کے اور نہ کسی چیز کو حرام ٹھیراتے بغیر اُسکے حکم کے مشرکون کا دستور تھا کہ اونٹ کے بچے بتون کے نام پر چھوڑتے اُن پر نہ سواری کرتے اور نہ بوجھ لادتے ہین اُن پر کبھی اور اُن کا ذبح کرنا بھی حرام سمجھتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھگڑنے کے وقت کہتے کہ ہم جو بتون کو پوجتے ہین اور اونٹون کو حرام جانتے ہین یہ حکم خدا تعالی کا ہوگا اگر خدا تعالی نچاہتا تو نکرتے ہم سو خدا تعالی

ع ۹ ۱۰

فرماتا ہے کہ کَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝
ایسے کام کرتے تھے وہ لوگ جو انسے پہلے تھے اُنہون نے اپنے کامون کی سزا پائی یہہی جیسا
کچھہ کرینگے ویسا ہی بدلہ اُسکا پاوینگے پہر نہین پیغمبرون پر مگر یہ کہ پہنچا دینا حکم خدا تعالیٰ کا کہولکر
اور سمجہا کہ اگر کوئی مانے گا تو عذاب سے چہوٹے گا اور جو نمانے گا تو عذاب مین گرفتار ہوگا
وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى
اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ اور بیشک اٹھایا یا بہیجا ہمنے ہر قوم مین پیغمبر کو جیسے تجہے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم مین بہیجا اور فرمایا ہمنے پیغمبرون کو جو کہین لوگون کو کہ
کرین خدا تعالیٰ ہی کی بندگی اور پرہیز کرو اور دور رہو سب چیزون سے جو سوائے
خدا تعالیٰ کے پوجتے ہین پہر ان لوگون سے کسی کو راہ دکہائی خدا تعالیٰ نے اور توفیق ایمان کی
دی اور کوئی تہا ان لوگون سے جو اُس پر مقرر ٹہیر گمراہ ہونا پہر مسافری کرو ملکون مین
پہر دیکہو جو کیسا آخر کو حال ہوا جہوٹہ جاننے والون کا یعنے جو پیغمبرون کو جہوٹا کہتا تہا انکا
کیا حال ہوا آخر کو نشانیان ان کی موجود ہین جاکر دیکہو اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اگر تو حرص کرے اور کوشش کرے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر اُسکے جو راہ پاوین یہ مشرک دین اسلام کے پہر بیشک
خدا تعالیٰ راہ نہین دکہاتا اُسکو جسکو گمراہ کرتا ہے اور نہین ہے ان کا کوئی یار مددکرنیوالا
ف کہتے ہین کہ ایک مسلمان کا کچہہ قرض ایک کافر کے اوپر آتا تہا ایک دن یہہ
مسلمان اپنا قرض مانگنے آیا اور باتون مین کسی بات پر مسلمان نے کہا کہ قسم ہے مجہے اوس
خدا تعالیٰ کی جو مرنے کے بعد امیدوار ہون اُسکے دیدار کا قیامت کے دن یہ سنکر کہا کافر نے
کہ تجہے یقین ہے کہ مر کر پہر جیوے گا اُس نے کہا کہ ہان البتہ یقین ہے مجہے تب کافر نے اپنے مذہب
کی سخت قسم کہائی کہ کوئی مر کر پہر نہین جینے کا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بہیجی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
اور قسم کہائی ہین خدا تعالیٰ کی بڑی سخت قسم اپنے مذہب کی کہ نہ اُٹہاویگا خدا تعالیٰ اُس کو
جو مر جاتا ہے یعنے کسی مُردے کو نہین جلانے کا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غلط سمجہے ہین ان اُٹہاویگا
خدا تعالیٰ جو وعدہ دیا ہے مُردون کے اٹہانے کا گورون سے خدا تعالیٰ پر ہے وعدہ پورا کرنا سچ اور

درست لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو اور یقین نہیں لاتے کہ سب موئے ہوؤں کو
پھر جلا کر اٹھاویگا خدا تعالیٰ اسواسطے کہ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ تا بیان کرے اُنکے جاننے کے واسطے وہ چیز کہ جسمین
وہ لوگ جھگڑتے تھے یعنے بحث کرتے تھے کہ مرکر پھر نہیں قیامت کے دن جیئینگے اور اسواسطے
وعدہ سچا کر کے جانجامین وہ لوگ جو نہ مانتے تھے قیامت کے ہونیکو کہ وہ جھوٹے تھے یعنے کافر
جانیں کہ ہم جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ قیامت نہ ہوگی إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ
نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سوائے اسکے نہیں ہے بات ہماری جو کسی چیز کو پیدا کیا چاہیں
پیدا کرنا کہ کہیں ہم اس چیز کو کہ ہو پھر وہ چیز ہو جاتی ہے ۔ کہتے ہی اسی وقت یعنے خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جب کسی چیز کو کہا کہ بن بس وہ چیزیں کر تیار ہو جاتی ہے ہماری قدرت سے اور حکم سے
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ
أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور وہ لوگ جنہوں نے چھوڑا وطن اپنا اور مسافری کی خدا تعالیٰ
کی خوشی کے واسطے ظلم اٹھانے کے پیچھے یعنے مکے کے لوگ مسلمانوں پر نہایت طرح طرح سے ظلم
کرتے تھے اور دکھ دیتے تھے اور مسلمان صبر کرتے تھے اور انکے ظلم اٹھاتے تھے پھر کتنی مدت پیچھے
لاچار ہو کر مکے سے نکل گئے اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو
ہر طرح اچھی جگہ اور مکان دیوینگے رہنے کو دنیا میں اور آخرت میں تو بہشت بہت بڑا بدلا ہے
ان لوگوں کو اگر ہوتے یہ مسلمان جانتے اس بات کو کہ ہمیں دو جہان میں خدا تعالیٰ نعمتیں دیویگا
تو آزردہ دل غمگین نہ ہوتے گھروں سے نکلنے کے وقت یا کافر جانتے اس بات کو جو
مسلمانوں کو دو جہان میں بھلائی اور بخشش ہوگی تو ظلم نکرتے ان پر ہرگز الَّذِينَ صَبَرُوا وَ
عَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وطن چھوڑ کر مسافری کرنیوالے وہ لوگ ہیں جو صبر کرتے ہیں
مصیبت پر اور ظلم سہتے ہیں کافروں کا اور اپنے خدا تعالیٰ پر بھروسا رکھتے ہیں کہتے ہیں
کہ مکے کے لوگ کہتے تھے جو خدا تعالیٰ کیا ایسا ہے جو آدمی کو اپنی طرف سے رسول کر کے بھیجے
اپنے آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجے بلکہ وہ بھیجا چاہتا تو فرشتوں کو پیغمبر کر کے بھیجتا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
ان کے جواب میں کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ
الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھسے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سو پیغمبر کو مگر آدمی یعنی آگے بھی پیغمبر جتنے آدمی بھیجے ہیں سوائے آدمی کے کبھی فرشتہ

ع
نصف

پیغمبر کر کے کسی شہر کے لوگون مین نہین بھیجا و جیسے پیغام بھیجے ہمنے پیغمبرون کی طرف پھر پوچھو تم کتاب والون سے یعنے یہود نصاری کے عالمون سے پوچھو کہ کبھی سواے آدمی کے بھی فرشتہ یا جن پیغمبر ہوا ہے اگر تم اس بات کو نہین جانتے اور وہ پیغمبر جو ہمارے بھیجے ہوے آئے تھے تو بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْہِمْ وَلَعَلَّہُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۔ ہمیشہ معجزون روشن کے اور کتابین لکھی ہوئی لائے تھے جیسے توریت اور انجیل اور بھیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن جو سبب خدا تعالی کی یاد کا ہے کہ تو بیان کرے تو لوگون کے سمجھانے کے واسطے وہ چیز جو اتری ہے ان کے واسطے شاید کہ وہ لوگ سنکر سمجھین اور دھیان کرین اور غور کرین اسمین اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰہُ بِہِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَہُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۔ کیا امن مین رہے بے ڈر ہوکر وہ لوگ جنہون نے مکر کیا ہے بڑا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات سے بے ڈر ہوے کہ دھسا دیوے اور غرق کرے خدا تعالی انکو زمین مین جیسے قارون کا حال کیا یا بے ڈر ہوئے اس بات سے کہ آوے انپر عذاب خدا تعالی کا اس جگہ سے جو وہ نجانتے ہون یا بے ڈر ہوے اَوْ یَاْخُذَہُمْ فِیْ تَقَلُّبِہِمْ فَمَا ہُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۔ اَوْ یَاْخُذَہُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ اس بات سے کہ پکڑے عذاب خدا تعالی کا انکو بیچ وقت پھرنے چلنے کے پھر نہین وہ لوگ عاجز کرنیوالے خدا تعالی کو جو اپنے اوپر عذاب کو نہ آنے دیوین اور خدا تعالی انپر عذاب نکر سکے یا اس بات سے بے ڈر ہوے کہ پکڑے خدا تعالی کا عذاب انکو ڈرنے پر اگلے لوگون کے احوال کے یعنے جسوقت یہ لوگ اگلی قوم کا احوال سنکر ڈرین اس بات سے کہ عذاب آوے ان پر پھر بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح مہربان ہے بخشش کرنے والا جو ان پر عذاب لانے مین جلدی نہین کرتا اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَہُمْ دٰخِرُوْنَ ۔ کیا نہین دیکھتے کافر طرف اس چیز کی جو پیدا کی ہے خدا تعالی نے وہ چیز جسکا بدن ہے جو پھرتا ہے پرچھانوا اس چیز کا داہنے اور بائین طرف سر ٹیکتا ہے سجدہ کرتا ہوا خدا تعالی کو اور وہ سب خوار ہونیوالے اور عاجزی کرنیوالے ہین خدا تعالی کے آگے وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَہُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۔ اور خدا تعالی ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہے زمین مین چلنے پھرنے والون سے سب سر رکھتے ہین

نصف

خدا تعالی کے آگے اور فرشتے بھی سجدہ کرتے ہین اور فرشتے تکبری اور نافرمانی نہین کرتے
اُس قدرت پر جو خدا تعالی نے اُنہین دی ہے یہ سجدہ تیسرا ہے قرآن شریف کے سجدون سے
يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ ڈرتے ہین فرشتے اپنی پروردگار
کہ ایسا نہو جو عذاب آوے اُنپر اور کرتے ہین جو حکم اُن کو ہوتا ہے وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ
اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ
مت پکڑو دو خداؤن کو سواے اسکے نہین کہ وہ پروردگار ایک ہے اکیلا پھر مجھسے ڈرو
اور میرے ساتھہ کسی کو شریک نکرو وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا
أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ۝ خدا تعالی ہی کا ہے جو کچھہ کہ ہے آسمانون مین اور
زمین مین سب کا مالک خدا تعالی ہے اور اُسی کی بندگی کرنی لازم اور ضرور ہے کیا سواے
خدا تعالی کے اور کسی سے ڈرتے ہو وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ
الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ اور جو کچھہ تمہارے پاس ہے نعمت تندرستی اور جمعیت دولت سے
سب خدا تعالی کی دی ہوئی ہے پھر جب پہنچتی ہے تمکو مصیبت بیماری کی یا مفلسی کی پھر
خدا تعالی کے آگے زاری اور عاجزی کرتے ہو ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ پھر جب اُٹھاتا ہے خدا تعالی دُکھہ اور مصیبت کو تم سے
اُسی وقت ایک قوم تم مین سے یعنے کافر اپنے پروردگار کے ساتھہ شریک کرتے ہین یعنے
کہتے ہین کہ اُس چیز کے سبب سے یہ بیماری یا مصیبت ہماری دور ہوئی خدا تعالی کو
نرا کارساز نہین سمجھتے اور یہ شریک کرتے ہین لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ ۝ اسواسطے کہ ناشکری کرین اُس چیز سے جو دی ہے ہمنے اُنکو جمعیت اور تندرستی
پھر جب کہ تم شریک کرتے ہو خدا تعالی کے ساتھہ تو مزے اور فائدے اُٹھالو چندروز دنیا مین
پھر جلد جانوگے اپنے کئے ہوئے کامون کو جو ہمنے کیا کیا اور پچتاوگے اور کچھہ فائدہ نہوگا
اُسوقت کا جاننا اور پچتانا وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ
تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ اور حصہ مقرر کرتے ہین اُنکے واسطے جنکو نہین جانتے
اُس چیز سے جو ہمنے اُنہین دی ہے روزی اور کھانے کی چیزون سے کافرون کا دستور تھا
جو کھیتی اناج کی کرتے یا اونٹھ اور دُنبے بچے دیتے تو اُسمین سے حصہ بتون کے نام کا
جدا نکال رکھتے تھے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ کھیتی اور حیوان ہمارے فضل سے اُن پاس ہین

ع ۱۰ سجدہ ۱۲

اور یہ بتون کا حصہ نکالتے ہین اور نہین جانتے بتون کو کہ وہ دراصل کیا ہین قسم ہے
خدا تعالیٰ کی جو تم سے پوچھنا ہوگا اس کا جو تم اپنے جیسے بناتے ہو دنیا مین ویجعلون
للہ البنات سبحٰنہ ولھم ما یشتھون ۝ اور بناتے ہین یعنی مقرر کرتے ہین خدا تعالیٰ
کے واسطے بیٹیان پاک ہے خدا تعالیٰ ان باتون سے جو یہ کہتے ہین اور انکے واسطے
ہے وہ جو انکا جی چاہتا ہے یعنے بیٹے انکے واسطے ہین حاصل یہ کہ مشرک آپ تو
بیٹون کی آرزو اور محبت رکھتے ہین اور بیٹیون سے غیرت آتی ہے اُن کو سو خدا تعالیٰ کے
واسطے مقرر کرتے ہین واذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجھہ مسودا وھو
کظیم ۝ اور جس وقت کوئی خبر دیوے انہین سے کسی کو بیٹی ہونے کی یعنی جب
کوئی کہی ان مشرکون مین سے کسی کو کہ تیری جورو بیٹی جنی تو سنتے ہی ہووے منھ اس کا
کالا شرمندگی سے قوم مین اور ہووے وہ غصہ جورو پر کہ بیٹی کیون جنی اور یتوارٰی
من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علیٰ ھون ام یدسہ فی التراب الا
ساء ما یحکمون چھپ رہوے قوم سے اور اپنا منھ نہ دکھاوے اس بری خبر سے جو
بیٹی پیدا ہونے کی آئی تھی اور فکر مین ہووے کہ رکھے بیٹی کو رسوائی اور خواری کو
اپنے اوپر قبول کرکے یا ڈھانک دیوے اس بیٹی کو مٹی مین یعنی گاڑ دیوے زمین مین
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانو اے لوگو کہ یہ بہت برا ہے جو تم کہتے ہو کہ خدا کی بیٹیان
ہین تم آپ ایسے بیزار ہو اور غیرت آتی ہے بیٹی سے اور عیب جانتے ہو بیٹی کا ہونا
سو خدا تعالیٰ کو جو سب عیب سے پاک ہے اسکے واسطے بیٹیان مقرر کرتے ہو اپنے
جی سے یہ بات بہت بری ہے للذین لا یؤمنون بالاخرۃ مثل السوء وللہ
المثل الاعلیٰ وھو العزیز الحکیم ۝ واسطے ان لوگون کے جو ایمان نہین لاتے آخرت پر
اُن کی مثلین بری ہین جیسے خدا تعالیٰ پر جھوٹھ باندھنا اور شریک اور اولاد اسے مقرر کرنا
اور بیٹیون سے عیب کرنا اور مار ڈالنا انہین اور خدا تعالیٰ کے واسطے مثلین بڑی بلند
ہین جیسے بے پرواہ اور پاک جورو لڑکون سے اور وہ خدا تعالیٰ زبردست حکم
کرنیوالا ہے ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمھم ما ترک علیھا من دابۃ ولکن یؤخرھم
الیٰ اجل مسمی فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ۝ اور اگر پکڑے
لوگون کو خدا تعالیٰ سبب انکے گناہون کے نچھوڑے زمین پر کسی ہلنے چلنے والے کو لیکن

ع ۱۰ / ۱۴

خدا تعالی ڈھیل دیتا ہے انکو ایک وقت مقرر کئے ہوئے تلک جو وہ موت پہنچنے
پھر جب آوے وقت ان کی موت کا تو نہ پیچھے رہین گے ایک گھڑی بھی اور نہ آگے
بڑھین گے ایک گھڑی اسوقت سے وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ
الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ اور بناتے ہین یعنی مقرر کرتے ہین
خدا تعالی کے واسطے وہ چیز جو اس چیز سے آپ بیزار ہین اور برا جانتے ہین یعنی بیٹیان
اور کہتے ہین اپنی زبان سے جھوٹھ وہ کہ انکی واسطے بھلائی ہے یعنے کافر کہتے تھے کہ
ہمین بہشت ملیگا یہ جھوٹھ ہے سچ یہ ہے کہ بیشک انکے واسطے آگ ہے اور مقرر آگ
مین خراب ہونگے اور نہایت عذاب ہوگا اللہ تعالی اپنی قسم کھاکر فرماتا ہے یون کہ
تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قسم ہے اللہ کی کہ بیشک ہمنے بھیجے پیغمبرون کی طرف تجھسے پہلے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اچھے بنائے اُن لوگون کے واسطے شیطان نے کام انکے
یعنی پیغمبرون کو نماننا اور خدا تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرنا انکو اچھا لگا شیطان کے
بہکانے سے پھر وہی شیطان دوست ہے آج ان اگلے لوگون کا یعنی جس طرح
اگلی قوم کو شیطان نے بہکاکر انکے کام ان کی آنکھون مین اچھے کو کھلائے تھے اسی طرح
اب ان اگلے کے لوگون کو بھی بہکاتا ہے اور انکے کام ان کی آنکھون مین اچھے بناکر دکھلاتا
ہے جو یہ قوم تیرا کہا نہین مانتی شیطان کے بہکانے سے اِس سبب ان پر بڑا عذاب
دکھ دینے والا ہوگا قیامت کے دن وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ اور نہ بھیجا تجھ پر قرآن ہمنے مگر اسواسطے یعنی تحقیق
اسی واسطے قرآن تجھ پر بھیجا ہے ہمنے جو تو بیان کرے لوگون کے آگے اُس چیز کو
جسمین جھگڑتے تھے یعنی کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا تعالی ایک ہے اور
کوئی اسکا شریک نہین اور مرکر اٹھنا مقرر ہے ان باتون کے سمجھانے کو اور سیدھی راہ بتانے کو
اور واسطے بخشش کرنے ایمان لانے والون کے قرآن بھیجا ہے وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ اور خدا تعالی نے اتارا
آسمان سے پانی پھر جلایا اُس پانی سے زمین کو پیچھے اس کے مرنے کے یعنی زمین پہلی جو
سردی سے بغیر گھانس کے اور سبزی کے گویا مردہ تھے سبز سا کر اسے جلایا جو ہمین سے

ع ۸ ۱۴

سبزا۔ وین طرح کی گھانس اور سبزی اُگائی بیشک اس بات مین ہرطرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت
کی اُس قوم کے واسطے جو سُنتے ہین قرآن کو دل لگاکر وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ
مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ اور بیشک تمہارے واسطے
چوپایون مین جیسے گائے بکری دُنبے ہین سوچ کرنے کی جگہہ جو پلاتے ہین ہم تمکو اُس چیز سے جو اُنکے
پیٹ مین ہے گوبر اور لہو کے بیچ مین سے دودھ ستھرا پاکیزہ مزیکا پینے والونکے واسطے وَمِنْ ثَمَرٰتِ
النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور میوون سے کھجورون کے اور انگورون کے جو لیتے ہو تم اُس میوے سے نشہ
جیسے سرکہ یا شراب انگور کی اور روزی پاکیزہ دی ہے میوے بیشک اِن نعمتون کے دینے مین
ہرطرح خدا تعالی کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو سمجھتے ہین اور غور کرتے ہین
وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝
اور حکم کیا تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیون کو وہ کہ گھر بناوین پہاڑون کی کھوہین اور درختون مین
اور انگورون کے چھتون مین اور حکم کیا ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ
ذُلُلًا ۝ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ پھر کھاؤ سب طرح کے میوون کو پھر میوے کھاکر جاؤ
اپنے پروردگار کی راہون مین عاجزی اور تابعداری سے جس طرح حکم ہوا ہے یعنی میوے کھاؤ اور
گھر بناؤ پھر نکلتا ہے اُن کے پیٹ سے شہد پینے کے واسطے طرح طرح کے رنگ کا سفید اور
زرد اور سرخ شہد مین تندرست ہونیکا تاثیر ہے بیمار لوگون کے واسطے دوا ہے بیشک اِن
باتون مین ہرطرح خدا تعالی کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو دھیان کرتے ہین اِن
نشانیون مین قدرت خدا کی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى
اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ اور خدا تعالی نے پیدا کیا تمکو پھر
مارڈالتا ہے موت بھیج کر تمکو اور تم مین سے کوئی ہے جو اُسے پہنچتا ہے طرف خوار زندگانی بہت
بڑھاپے سے جو کان آنکھ دانت ہاتھ پانو سب سست اور نکمے ہوجاتے ہین اور وہ بوڑھا کسی
کام کا نہین رہتا ایسا نہین سمجھتا بات کو اور نہین سُنتا بڑھاپے سے بعد سمجھنے اور جاننے کے
یعنی پہلی تو بچپن مین کچھہ نجانتا تھا پھر بڑا ہو کر سب کچھہ سمجھا اور معلوم کیا پھر جب بہت بوڑھا ہوا سمجھہ سب
جاتی رہی بیشک خدا تعالی جانتا ہے اور واقف ہے اُس بڑھاپے کے حال سے بھی سب کچھہ

ع ۹ ۱۵

کر سکتا ہے اور سب چیز پر قدرت رکھتا ہے کسی کام مین اور کسی چیز مین عاجز اور حیران نہین
وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۞ اور خدا تعالی زیادہ دیتا ہے
اور افزود کرتا ہے تم مین کسو سے کسی پر روزی یعنی ایک سے ایک کو جمعیت زیادہ دیتا ہے پہر نہین
ہین وہ لوگ جنہون نے مال زیادہ پایا ہے پہیر دینے والے اپنے مال کو انہین جن پر اُن کا ہاتھ
مالک ہوا ہے یعنے دولتمند اپنے غلام لونڈی کو اپنا مال نہین دے ڈالتے اسواسطے کہ اگر دوین
تو پہر سب ہو جاوین وہ اُس دولت مین برابر ای پہر تم خدا تعالی کی نعمت کا انکار کرتے ہو اور نہین مانتے
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۞
اور خدا تعالی نے پیدا کیا تمہارے واسطے تمہاری جنس اور تمہاری ذات سے جوڑوین تمہاری تو
عیش آرام کرو اور پیدا کیا تمہارے واسطے جوڑون سے فرزند اور فرزندون کی اولاد جیسے نواسے
اور پوتے اور روزی دی تمکو ستہری پاکیزہ چیزون سے اب پہر جہوٹی باتون پر یقین لاتے ہین
کافر اور خدا تعالی کی نعمتون سے انکار کرتے ہین اور نہین مانتے کہ یہ سب نعمتین خدا تعالی نے دی ہین
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا
وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۞ اور پوجتے ہین سواے خدا تعالی کے اُس چیز کو جو مالک نہین اُنکی روزی
دینے مین آسمان سے اور نہ زمین سے کچہہ بہی اور نہین کچہہ کر سکتے یعنی کافر بتون کو پوجتے ہین سو نہین
مینہہ برسانے کی قدرت ہے اور نہ زمین سے اناج اگانے کی قدرت ہے اور کسی طرح کچہہ روزی نہین دیسکتے اپنے پوجنے والون کو
فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ پہر مت مارو کہاوتین خدا تعالی
کے واسطے یعنی نہ کہو کہ اُسکا شریک ہے کوئی اور نہ کہو کہ اُسکی اولاد ہے بیشک خدا تعالی سب
احوال اور باتین تمہاری جانتا ہے اور تم نہین جانتے کہ خدا تعالی کیسا ہے اور یہ جو ہم
کہتے ہین اُسکے لائق نہین ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ ۞ مثل مارتا ہے خدا تعالی کہ ایک
غلام ہے مول لیا ہوا جو نہین قدرت رکہتا ہے کسی چیز پر جو کچہہ خریدے یا کچہہ بخشے کسی کو اور ایک
وہ ہے جسکو روزی دی ہمنے اپنے پاس سے روزی نیک یعنی بہت اور اچہی پہر یہ بانٹتا ہے اوس
روزی دی ہوئی سے جسے چاہتا ہے چہپ کر اور سب کے روبرو دیتا ہے اسے کیا برابر ہین دو غلام

ہمقدور اور یہ شخص صاحب قدرت یعنی کافر اور مومن برابر نہیں ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ تمامی تعریفین اور خوبیان خداتعالی ہی کو لائق ہین پر بہت لوگ نہین جانتے کہ خداتعالی کا شریک کوئی نہین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝ اور دوسری مثل مارتا ہے خداتعالی مثل دو مردون کے جو ایک ان دونون سے گونگا ہے جو ہرگز کچھہ بات کرنے کی قدرت نہین رکھتا اور وہ گونگا ہے بھاری اپنے رکھنے والے پر یعنی جو اس گونگے کو رکھتا ہے اس پر یہ گونگا بوجھہ ہے جسجگہہ بھیجتا ہے گونگے کو وہ رہنے والا تو نہین پھرتا بھلائی سے یعنی کوئی اچھا کام نہین بنالاتا ا یہ کیا برابر ہے وہ گونگا اور وہ کوئی جو حکم کرتا ہے انصاف سے سمجھکر اچھی طرح اور وہ سیدہی راہ چلاجاتا ہے اپنے مقصد کو یہ مثل گونگے کی بت سے ہے جو بولتا ہی نہین اور مثل صاحب انصاف حکم کرنیوالا پروردگار رہے یہ کیونکر برابر ہوسکتے ہین اور شریک چاہیے کہ برابر ہووے وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ اور خداتعالی ہی کے پاس ہے یعنی اسی کو معلوم ہے احوال چھپا ہوا آسمانون اور زمین کا سوائے اسکے کوئی نہین جانتا اور نہین ہے کام قیامت کا جو اٹھانا ہے مُردونکا گوروں سے مگر مانند پلک مارنے کے ہے یا اس سے بہی جلدی ہے بیشک خداتعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے یعنی مُردون کو گوروں سے زندہ اٹھا سکتا ہے پلک مارنے مین وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ اور خداتعالی نے باہر نکالا تمکو تمہاری ماؤن کے پیٹون سے جو نجانتے تھے تم کسی چیز کو یعنی کچھہ خبر نہ تھی اور کسی چیز کو نہ پہچانتے تھے تم بچپن مین پھر بنائی تمہارے واسطے کان جو سب کچھہ سنتے ہو اور آنکھین دین جو سب کچھہ دیکھتے ہو اور دل دیا جس سے سمجھتے ہو یہ سب اسواسطے دیا تمکو جو شاید تم شکر کرو خداتعالی کی نعمتون کا اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝ کیا نہین دیکھتے اڑتے جانورون کی طرف جو کیسا فرمانبردار کیا ہے آسمان اور زمین کے بیچ مین کوئی نہین تھامتا انکو سوائے خداتعالی کے بیشک اسمین ہر طرح نشانی ہے خداتعالی کے قدرت کی واسطے اس قوم کے جو یقین لاتے ہین قرآن پر اور سچ جانتے ہین رسول اللہ کو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

ع ۱۰ / ۷ / ۱۲

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ
اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ اور خدا تعالی نے بنایا من
تمہارے واسطے حویلیان یعنی تہین عقل دی کی جو اینٹ پتھر گچ چونے اور لکڑی تختے سے گھر بنا کر
رہو آرام سے جو مینہ اور دہوپ کے دکھ سے امن مین رہو اور سوائے حویلیون کے بنایا تمہارے
واسطے حیوانون کے چمڑے سے ڈیرے اور خیمے تمہارے جو تم ہلکا پاتے ہو اُن کو اُٹھا کر ساتھ لیجانے کو
مسافری کے دن اور منزل مین اُتر رہنے کے دن اور دیا تمکو دُنبون کی پشم سے جیسے شال کی قسم ہے
اور اونٹون کی پشم سے جیسے لوئی نمدا ہے اور بال بکریون اور بھیڑون کے سے جیسے کمل کی قسم ہے
جو یہ سب اسباب پہننے اور بچھانے کا ہے اور فائدہ اُن سب کے خریدنے بیچنے مین زندگانی تلک یعنی
جب تلک جیتے رہو حیوانون سے بہت طرح کے فائدے لیتے رہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ
بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ اور خدا تعالی نے
بنایا تمہارے واسطے سایہ ہر چیز سے جو سایہ دار پیدا کی ہے جیسے درخت اور عمارت جو دہوپ کی
گرمی سے امن مین رہو اور بنایا خدا تعالی نے تمہارے واسطے پہاڑون مین غار رہنے کی جگہہ اور بنائی
تمہارے واسطے پوشاک ہر طرح کی پہننے کو دیا تمکو زرہ جو پہنے مین رکھے دشمن کے ہتھیارون سے لڑائی مین تمکو
اسی طرح نعمتین دیتا ہے اپنی خدا تعالی تم پر شاید کہ تم حکم مانو اور مسلمان ہو احسان خدا تعالی کے سمجھ کر
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ پھر اگر پھر جاوین مسلمان ہونے سے اور حکم
نمانین تو سوائے اسکے نہین کہ تجھ پر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہنچانا ہے پیغام کا کھلا ہوا جتا کر سنا دینا
تو اُنکا بھلا ہے اور جو نمانین تو اُن پر عذاب ہوگا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ۝ پہچانتے ہین یہ کافر خدا تعالی کی نعمتون کو اور کہتے ہین آپ کہ سب نعمتین خدا تعالی
ہی نے دی ہین اس پر بھی نہین مانتے جو بتون کو پوجتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ بت ہمین نعمتین دلواتے ہین
اور گناہ بخشوا دینگے اور بہت ہین اُن مین جو نہین یقین لاتے اور خدا تعالی کو وحدہ لا شریک نہین جانتے
وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ
جس دن اُٹھاوینگے ہم ہر قوم مین سے گواہی دینے والا اُس قوم کے کفر اور ایمان پر یعنی ہر قوم مین جو
پیغمبر آیا ہے قیامت کے دن اُسی قوم مین اُٹھ کر کہیگا کہ یہ لوگ ایمان لائے تھے اور وہ لوگ ایمان
نہین لائے پھر رخصت نہ دینگے قیامت کے دن گناہ بخشوانے کے کافرون کے واسطے اور نہ اُنکو

ع ۱۱ ۷ ۴

کہین گے کہ خوشی خدا تعالی کی کرو جو بندگی کرنیکا وقت نہوگا بلکہ بدلہ ملنے کا وقت ہے قیامت کا دن وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ اور جسوقت دیکھین عذاب کو وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہے کفر اور شرک کرکے عذاب دیکھکر توبہ اور فریاد کرینگے جو شاید عذاب کم ہو تو پھر عذاب کم اور ہلکا نہوگا اُنسے اور نہ اُنکو ڈھیل دیجاویگی عذاب دینے مین وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ اور جسوقت دیکھین گے وہ لوگ جو خدا تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے دنیا مین اُنہین اپنے شریکونکو یعنی بتون کو جو خدا تعالی کا شریک کرتے تھے دنیا مین قیامت کے دن اُن بتون کو دیکھکر کہین گے بت پوجنے والے کہ اے پروردگار ہمارے یہ ہین وہ شریک ہمارے جنکو ہم دنیا مین پوجتے تھے تیرے سوائے خدا تعالی اُس دن بتون کو زبان دیویگا جو باتین کرین گے یہ کہ پھر وہ بت ڈالین گے اُنہین کی بات کہ بیشک تم جھوٹے ہو یعنی جنکو شریک خدا کا سمجھکر پوجتے تھے دنیا مین وہی جھوٹا کرین گے کہ یہ لوگ ہمین نپوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے تب شرمندہ ہوکر وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اور ڈالین گے خدا تعالی کے آگے اُس دن اسلام کو یعنی عاجزی کرینگے خدا تعالی کے آگے اور اپنے گناہون کا اقرار کرینگے اور بخشوا دین گے اپنے گناہ پر کچھ فائدہ نہوگا اور جاتا رہیگا اُن سے وہ جو اپنے دل سے جھوٹھ بناتے تھے یعنی وہ جو کہتے تھے کہ بت ہمین بخشوا دین گے اُسکے بدلے وہی بت اُن کو جھوٹا کہین گے الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم خدا تعالی کا اور پھیر رکھا اور لوگون کو خدا تعالی کی راہ سے یعنی جنہون نے لوگون کو مسلمان ہونے ندیا تھا کہ اُن پر زیادہ کرینگے ہم عذاب پر عذاب سبب اُسکے جو تھے وہ لوگ کہ خرابی کرنیوالے تھے جو لوگون کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے ایک عذاب تو اسواسطے جو وہ آپ کافر تھے اور دوسرا عذاب اُس سبب جو اور لوگون کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ۝ اور جس دن اُٹھاوینگے ہم ہر قوم مین گواہی دینے والا اُسی قوم پر اُن باتون کی جو وہ قوم کرتی تھین دنیا مین سو وہ گواہی دینے والا ہوگا

۱۲ ع ۱۸

اُسی قوم سے اور لاوینگے ہم تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے کو ان سب لوگون پر
جو تو گواہی دیوے جو انہون نے کیا سلوک کیا ہے خدائیتعالی کے حکم سے اور نیچے پہنچا ہمنے تجھہ پر اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بیان کرنیوالا کہلا ہوا ہر چیز کو اور سمجہانیوالا اور راہ دکہاتا ہے خدائیتعالے
کی اور بخشش اور انعام ہے اور خوشخبری ہے ثواب پانے کی اور بہشت مین جانیکی حکم ماننے والونکو
یعنی جو لوگ کہ خدائیتعالی کا اور اُسکے رسول کا حکم مانتے ہین اُنکے واسطے خوشخبری اور بخشش ہے قرآن
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاۗئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْکَرِ
وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ بیشک خدائیتعالی فرماتا ہے ساتھ انصاف
کرنیکے یعنی فرماتا ہے کہ انصاف کرو اور لوگون پر بہلائی کرو یعنی آرام پہنچاؤ اور خوش کرو اور بندگی
خدائیتعالے کی کرو اور فرماتا ہے خدائیتعالی کہ دو اپنے نزدیک ناتے دارون کو اور منع کرتا ہے خدائیتعالی
بُرے کامون سے جیسے بغیر نکاحی عورتون سے یا لڑکے سے بُرا کام کرنا اور منع فرماتا ہے کہ بُرے کام
نکرو جیسے کسی کو مار ڈالنا یا کسی کا مال زور سے یا دغا سے لینا اور منع کرتا ہے خدائیتعالی کہ تکبری
اور نافرمانی نکرو یہ باتین نصیحت کرتا ہے تمکو اسواسطے کہ جو شاید تم سمجھو اور یاد کرو خدائیتعالے
کے حکم کو ❊ **بیان** کہتے ہین کہ کتنے ایک لوگ مسلمان ہوئے تھے اور حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول اور قسمین کین تہین کہ ہم تمہاری رفاقت مین رہین گے پھر جب
کافرون کو دیکہا کہ زور آور اور دولتمند ہین اور کافرون نے اُنکو لالچ دیا کہ اگر تم پھر آؤ ہم مین اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم بہت مال اور زر تمہین دیوین گے اِس
بہکانے کی سبب قول اور قسم توڑ کر چاہا اُنہون نے کہ پھر جاوین دین اسلام سے اُن لوگون کے
حق مین یہ آیت آئی کہ وَاَوْفُوْا بِعَہْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰہَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ
تَوْکِیْدِہَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اور پورا کرو قول خدائیتعالے
سے جو کیا تھا جب کہ قول باندہا تمنے پھر مت توڑو تم قسمون کو مضبوط کرکے اور مقرر کیا ہے
تمنے خدائیتعالی کو اپنے قول قسم پر شاہد بیشک خدائیتعالی جانتا ہے جو کچھہ تم کرتے ہو قول قسم
کرنے مین ❊ **نقل ہے** کہ ایک عورت تھی عرب کے ملک مین احمق مشہور تھی جو اسکی
لونڈیان بہی تھین وہ آپ بہی کاتتی تھی چرخہ اور لونڈیون سے بہی کتواتی تھی دوپہر دن تلک
پھر دوپہر سے لونڈیون سے کہتی کہ اِس کاتتے ہوئے سوت کو اُلٹا بل دو لونڈیان اُس کا کہنا
کرتین وہ سب سوت خراب اور نکما ہوتا نہ وہ روئی رہتی اور نہ وہ سوت بنتا سو خدائیتعالے

اُسی عورت کی مثل بیان فرماتا ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا اور مت ہو تم مانند اُس عورت کی جس نے توڑا اور کھولا اپنا کاتا ہوا سوت بعد اُسکے جو اُسنے کات کر مضبوط اور درست کر چکی تھی یعنی کام پکا بنا کر بگاڑ لی تھی اُس طرح تم قول قسم کر کے مت توڑو تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ٥ پکڑتے ہو تم قول اور قسم اپنی کو بہانہ اور مکر فریب آپسمین اس واسطے جو ہووے ایک قوم سے زیادہ زور آور دوسری قوم سے دولت اور زور مین یعنی کافرونکو زیادہ مالدار دیکھکر چاہا تھے کہ فند فریب گذران کیجئے سوائے اسکے نہین جو خدا تعالی فرماتا ہے کہ قول قسم اپنا پورا کرو اور مضبوط رکھو اور ہر طرح ظاہر کریگا تمہارے واسطے قیامت کے دن وہ چیز جو ہو تم اس چیز مین جھگڑنے والی وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٥ اور اگر چاہتا خدا تعالی تو ہر طرح کرتا تمکو ایک فرقہ دین اسلام پر یعنی سبھی مسلمان ہوتے کوئی کافر اور مشرک نہوتا پر راہ بھلا دیتا ہے سیدھی سے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے سیدھی اسلام کی جسے چاہتا ہے خدا تعالی اور مقرر پوچھے جاؤ گے تم قیامت کے دن اس چیز سے جو کرتے تھے تم دنیا مین وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٥ اور مت پکڑو اپنی قسمون کو مکر اور فریب آپسمین جو نہ کانپے پانو دین اسلام مین تمہارا بعد مضبوط کئے ہوئے کے اور جو اپنے قول اور قسم کی ہوئی پر نرہو گے تو چکھو گے تم برا عذاب کا دنیا مین سبب اسکے جو تم پھر رہے خدا تعالی کی راہ سے جو قول اور قسم سے پھرنے کا ارادہ کیا اس کا بدلہ اور تمہارے واسطے ہی عذاب دکھ دینے والا آخرت مین ٥ **ف** یہ آیت سست مسلمانون کے حق مین ہی جو کافرون کے بہکانے سے چاہتے تھے کہ قول اور قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا پھر جائین اور کافرون سے جا ملین سو خدا تعالی انہین فرماتا ہی وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ اور مت مول لو یعنی بدل مت کرو خدا تعالی سے جو قول کیا ہی تھوڑے سے مول کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جو تمنے قول قسم کیا ہے اسے تھوڑے سے مول کو جو مال دنیا کا ہی کافرونکے بہکانے سے بدل مت کرو سوائے اسکے نہین جو چیز کہ خدا تعالی کے پاس ہے

وہی بہتر ہی تمہارے واسطے اگر ہو تم اس بات کو جاننے والے سو وہ رحمت اور بخشش اور بہشت ہے لغو
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ۝ وہ چیزیں جو تمہارے پاس ہیں دنیا کی مال دولت سے یہ سب تمام ہو جاویگا اور
وہ چیز جو خدا تعالی کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہی رہیگی کبھی تمام نہین ہونیکی سو وہ رحمت اور نعمت آخرت کی ہے
اور البتہ بدلہ دینگا ان لوگونکو جو صبر کرتے ہین دکھ اور مصیبت مین عوض انکی صبر کرنیکا اچھا جو بہشت ہے
سبب اسکے جو وہ کام کرتے تھے دنیا مین دل کی محبت سے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ جو کوئی کریگا کام اچھے
مرد یا عورت اور وہ ایمان بھی لایا ہوا ہووے پھر ہم جلا دینگے اس اچھے کام کرنیوالیکو اچھی زندگانی پاکیزہ
یعنی اُسے اچھی طرح جیتا رکھین گے جو روزی حلال اور توفیق بھلائی کرنیکی اسے دیوینگے اور وہ کبھی محتاج
نہوگا اور البتہ بدلہ دیوینگے ہم ان لوگون کو بدلہ ان کا اچھا جو بہشت ہے سبب اسکے جو وہ لوگ کام کرتے تھے
دنیا مین سب طرف کا خیال چھوڑ کر دھیان دل کا لگا کر فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور پھر جسوقت کہ پڑھا چاہے تو قرآن کو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو
پناہ مانگ خدا تعالی کی نکال دیئے ہوئے شیطان سے یعنی اول پڑھ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
پھر قرآن کا پڑھنا شروع کر اسواسطے کہ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ بیشک شیطان جو نہین ہے اسکا غلبہ اوپر ان لوگونکے جو ایمان لائے ہین
اور اپنے خدا تعالی پر بھروسا کرتے ہین إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ
بِهِ مُشْرِكُونَ سوائے اسکے نہین جو شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اوپر ان لوگون کے جو دوستی
اس سے رکھتے ہین اور اسکا کہا مانتے ہین اور وہ جو شیطان کے بہکانے سے شریک کرتے ہین خدا تعالی
کے ساتھ سو انکو انہین لوگون پر شیطان کا غلبہ ہے اور انہین کو بہکاتا ہے ف کہتے ہین کہ
جب حق سبحانہ وتعالی کسی آیت کا حکم موقوف کرتا اور عوض اسکی اور آیت بھیجتا تو کافر کہتے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے یہ باتین جوڑتا ہے کسواسطے کہ یہ خدا تعالی کا کام نہین جو ایک
حکم کرے اور پھر موقوف کرے یہ آیت انکے جواب مین اتری وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللّٰهُ
أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور جب بدلتے ہین ہم
ایک آیت کو عوض دوسری آیت کے اور خدا تعالی خوب جانتا ہے اس چیز کو جو بھیجتا ہے ایک حکم اور
پھر موقوف کرتا ہے اس حکم کو اسبات مین جو حکمت ہے سو خدا تعالی ہی کو معلوم ہے کہتے ہین کافر

بنیخ اپنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اپنے دل سے بناتا ہے اور کہتا ہے یہ قرآن خدا تعالی حکم
بھیجتا ہے یہ بات یون نہین ہے جو کافر کہتے ہین بلکہ بہت لوگ یعنی یہ کافر نہین جانتے کہ حکم
بدلنے مین کیا خوبی اور کیا حکمت ہے قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ
لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے
لوگون کو کہ قرآن کو سچ اُتار لایا ہے روح پاک یعنی جبرئیل علیہ السلام لاتا ہے قرآن کو تیرے رب کے
پاس سے سچ بیشبہ تو ثابت اور مضبوط کرے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور یہ قرآن جسے
حضرت جبرئیل علیہ السلام اوپر سے اُتار لاتے ہین وہ راہ سمجھاتا ہے اور خوشخبری ہے مسلمانون کے
واسطے بہشت کے ۔ نقل ہے ایک غلام تھا کسی شہر کا رہنے والا سوائے عرب کے اُسکا
نام جبر یا ابو فکیہہ تھا وہ ہمیشہ توریت اور انجیل پڑھا کرتا تھا جو کبھی اُس راہ سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم گذرتے تو اُس غلام کا پڑھنا سنتے تھے جب خدا تعالی نے اُس غلام کو توفیق دی اور وہ
ایمان لایا تو رات کو وہ غلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر قرآن سیکھا کرتا تھا تو مکے
کے لوگ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس غلام سے باتین سیکھ کر ہمین کہتا ہے کہ یہ کلام
خدا تعالی کا ہے تب یہ آیت اُنکے الزام دینے کو خدا تعالی نے بھیجی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ
إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ
اور بیشک جانتے ہین ہم وہ کہ جو کہتے ہین یہ لوگ کہ سکھاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی یعنی
جبر یا ابو فکیہہ قرآن سکھاتا ہے سو زبان اُسکی عربی نہین ہے اور قرآن عربی زبان ہے صاف صریح
جو بڑے بڑے عالم عرب کے قرآن کے برابر بنانے مین عاجز ہین اور نہین بنا سکتے پھر تمہارا یہ دعوی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عجمی جسکی زبان ٹھیک نہین سکھاتا ہے ایسا کلام بلاغت
اور فصاحت کے ساتھ بالکل جھوٹا ہے إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ
اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥ بیشک جو لوگ ایمان نہین لائے اللہ کی کتاب
کی آیتون پر اور نہین سچ جانتے کہ اللہ کی طرف سے ہے اُنکو خدا ہدایت نہین کرتا نجات یا جنت کا
رستہ نہین دکھاتا اور اُنکو بڑا عذاب دکھ دینے والا ہوگا قیامت کو اُنکے کفر کے سبب اور قرآن پر ایمان
نہ لانے کے سبب اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ کی نسبت کرنیکے سبب حالانکہ یہ آپ
جھوٹ باندھنے والے ہین إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ بیشک جھوٹ باندھتے ہین جو ایمان نہین لائے قرآن شریف پر اور کہتے ہین

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے یہ بہتان لگانیوالے یہ ہی جھوٹے ہین جو کہتے ہین انما یعلمہ بشر
یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی سکہاتا ہے فی الحقیقت جھوٹ کہنا انہین کی صفت ہے ❊

ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے بتون کی تعرض کیا
انکی پرستش سے منع کیا تو قریش نے غریب غریب صحابیون کو رضی اللہ عنہم جنکا حمایتی کوئی نہین تھا ستانا
اور تکلیف دینی شروع کی جیسے حضرت بلال اور خباب اور عمار اور انکے والد یاسر اور انکی مان سمیہ کو رضی اللہ عنہم
اور زبردستی سے کفر کی طرف رجوع کرتے تھے اور کہتے تھے دین اسلام سے پھر جاؤ یہ قبول نکرو لیکن وہ لوگ اپنے
ایمان پر ثابت قدم اور مضبوط رہے اور انکے ظلم اور زیادتی پر صبر کرتے تھے یہانتک کہ حضرت یاسر کی مان
باپ کو شہید کر ڈالا اور حضرت عمار بہت بیطاقت اور کمزور اور بدن کے ناتوان تھے انہون نے اپنی جان
بچانے کو ایسا ایک کلمہ کہا کہ وہ لوگ راضی ہوگئے یہ کہا بل انت بالجبت والطاغوت یعنے بلکہ مین
جبت اور طاغوت پر ایمان لایا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کر لیا اپنے
دین سے بیزار ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہین ہے عمار کا تو سر سے پاؤن تک
ایمان سے بہرا ہوا ہے اور اسکے گوشت اور پوست مین ایمان ملا ہوا ہے یعنے اسکا ایمان ایسا نہین کہ
کسی بیہودہ کہنے والے کے بہکانے سے فرق آجائے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے
جناب نبوت مآب مین آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے انکے آنسو پونچھتے تھے
اور فرماتے تھے کہ تمین کیا ان عادوا فعد لهم یعنی اگر وہ پھر تجھپر زبردستی کرین تو پھر وہ کلمہ کہدے اور
حق سبحانہ نے یہ آیت شریف نازل کی کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ
وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ جو کوئی کافر ہوجائے ایمان لانیکے پیچھے اور مرتد ہوجائے جیسے ابن خنطل اور طعمہ اور
مقیس اور اور ان جیسے ان پر اللہ کا غضب ہوگا مگر جس شخص پر زبردستی کیجائے اور اسکے دل مین ایمان ہو
اور اعتقاد انکا نہ پہرے جیسے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے اسپر اللہ کا غضب نہین ہے لیکن جو شخص
سینہ کہول دے کفر کے واسطے یعنی کافر ہوجائے اور عقیدہ اسکا پہر جائے اسلام سے ان پر ہے اللہ کا
غضب اور ان کے واسطے ہے عذاب بہت بڑا کہ انکا گناہ بہی بڑا ہے اسلام لا کے پہر کافر ہوجانا
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ
وہ اسواسطے ہے بڑا عذاب کہ انہون نے اچھا سمجھا دنیا کی زندگانی کو عقبی کی نعمتون سے اور دوسرے
یہ سبب ہے کہ خدا نہین چاہتا کہ ہدایت کرے اور رستہ دکھلاوے کافرون کی قوم کو ایمان پر اپنے ثابت رکھنا

گروہ بیمان اکر پہر مرتد نہوجائین اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ۝ وہ کافرون کے گروہ وہ ہین کہ مُہر کردی ہے اللہ نے اُن کے دلون پر
کہ حق بات کو نہ معلوم کیا اور اُن کے کانون پر کہ حق بات نہ سُنتے اور اُن کی آنکھون پر کہ اللہ کے آثار قدرت
نہ دیکھے اور یہی لوگ غافل اور بیخبر ہین حق سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ضرور ہے
اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ عقبی مین یہی لوگ بڑا ٹوٹا اُٹھانیوالے ہین کہ عمر کی پونجی دنیا کے بازار مین گنوائی
اور کچھہ نفع نہ اُٹھایا قیامت کے بازار مین خالی ہاتھ اور مفلس ہونگے سوائے پشیمانی کے اور کچھہ نہو گا

قیامت کہ بازار مینو نہند	منازل باعمال نیکو دہند	بضاعت بچندانکہ آری بری	و اگر مفلسی شرمساری بری
کہ بازار چندانکہ آگندہ تر	تہیدست را دل پراگندہ تر		

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا
فُتِنُوا ثُمَّ جٰهَدُوا وَصَبَرُوا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ بیشک تیرا پروردگار
بخشنے والا ہے اُن کو جنہون نے ہجرت کی طرف مدینہ کے جیسے خباب اور صہیب اور سالم اور بلال
رضی اللہ عنہم بعد اسکے کہ تکلیفین اُٹھائین تھین اور ایذا کفار کی پہر جہاد کیا اور صبر کیا اور جہاد پر ثابت رہے
بیشبہہ تیرا پیدا کرنے والا ہجرت اور جہاد اور صبر کے پیچہے ضرور بخشنے والا ہے اور ان کے پہلے گناہ معاف
کرنے والا ہے اور ان پر مہربان ہے کہ عبادت کی توفیق دیوے آئندہ کو يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ
تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ یاد کرو وہ دن
کہ آوے ہر آدمی اپنے نفس سے جھگڑتا یعنے ملامت کرتا ہوا مثلاً گنہگار کہے گا کیون مین نے گناہ کیے
اور عبادت کرنے والا کہے گا کیون مین نے اور زیادہ عبادت نکی یا یہ معنی کہ ہر آدمی کو سعی
کرنے اپنے نفس کی خلاصی مین نفسی نفسی کہے اور پوری دیجائے جزا اُس کے عمل کئے ہوئے کی
اور ان پر ظلم نکیا جائے گا ان کے بدلہ دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً
مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ
لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ اور بیان کی اللہ نے
ایک مثل گاؤن کی کہ وہ گاؤن نڈر تھا اور امن مین تھا کہ وہان نہ کوئی قیصر آیا اور نہ جبار اور
وہان کے لوگ آرام مین تھے اور آسودہ تھے اور وہان کے لوگون کو کھانے کو بہتر اچھا آتا تھا
اچھے سے اچھا فراغی کے ساتھ ہر مکان سے یعنی ہر طرف سے پہر وہ لوگ کافر ہوگئے
اور بکفران نعمت کیا اللہ کی نعمتون کا شکر نکیا تو چکھایا اللہ نے اُن لوگون کو لباس بھوک اور ڈر کا
بسبب اُن کے عمل برے کرنے کے یعنے اللہ نے ایسا کیا کہ معلوم ہوگیا اُن کو نقصان بھوک کا

اور ڈر کا ✦ ف ابن عباس فرماتے ہین کہ یہ مثل اہل مکہ کی ہے کہ یہ لوگ
بیخوف تھے قتل ہونے اور لٹ جانے سے اور چین سے رہتے تھے آسودگی کے ساتھ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نعمت کا کفران کیا اور کافر ہو گئے خدا نے بدل ڈالا
ان کی فراخی کو قحط سے کہ سات برس قحط رہا بھوک کے مارے مردار کھاتے تھے اور لہو
پیتے تھے اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا باعث تھا جو آپنے فرمایا تھا
اللہم اشدد وطأتک علی مضر وابعث علیہم سنین کسنی یوسف اور اللہ نے ان کے نڈر رہنے کو
بدل دیا خوف سے یعنے مسلمانون کا ڈر ان کے دل مین پڑ گیا یہان تک کہ مسلمانون کے ڈر کے مارے
شام کے ملک کا سفر کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جان و مال سے نڈر نہ تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور بیشک آیا
ان کے پاس پیغمبر انہین مین سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جھٹلایا اُس کو
پھر پکڑ لیا اُن کو عذاب نے یعنے قحط اور خوف نے اور حال آنکے وہی ظالم ہین اپنی
جان پر ظلم کرتے ہین کہ شرک کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین ✦ ف لکھا ہے کہ
قریش کی عورتون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین آدمی بھیجا کہ اگر ہمارے
مردون نے تمسے دشمنی کی تو مکہ کی عورتون اور بچون نے کیا گناہ کیا ہے کہ قحط کے سبب
مرنے کے قریب ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی کہ مکہ کو کچھ طعام
لیجائین یہ آیت شریف نازل ہوئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ پھر کھاؤ اے عورتون اور بچون مکہ
کے جو خدا نے تمکو روزی دی پیغمبر کی آدمیون کے ہاتھ بے شبہ اور پاک اور بعضون نے
کہا ہے کہ یہ مومنون کو حکم ہے کہ حلال کھاؤ اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر ہو تم
خدا تعالی کی عبادت کرتے یا فرمان برداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بیشک خدا نے حرام کیا ہے تم پر مردار کو اور خون جو جاری ہو
اور گوشت سور کا اور جو اُس کا کہا سکین اور وہ جانور جس پر آواز نکالی جاوے سوائے
خدا کے اُسکے ذبح کرنیکے وقت یعنے بتون کے نام جو ذبح کرین پھر جو کوئی لاچار ہوا اور محتاج ہوا
کھانے کو ان حرام چیزون مین سے کسی کا کہ لذت کے لئے نکھاوے اور حد سے زیادہ کھاوے

بھول سے تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے گناہ اُس لاچار محتاج کا مہربان ہے اُسکے
بزوا ہونے پر وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ
لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا
يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور نکہو تم واسطے اُس چیز کے کہ تمہاری
زبانین وصف کرین یعنے فقط زبان کے وصف سے نکہو جھوٹ یعنے جو تمہاری بات پر آ جاوے
جھوٹ وہ نکہو اور وہ جھوٹ یہ ہے کہ کہتے تھے کہ جو پیٹ مین ہے بحیرہ اور سایبہ کے
بچہ وہ اونٹنیاں ہوتی تھیں نذر کے مردون کو حلال ہے اور عورتون کو حرام ہے سو یہ نکہو
کہ اللہ پر باندہو جھوٹ کو اللہ نے ہمکو یون فرمایا ہے بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے
ہین نہین نجات پانے سکے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے جسکے لئے یہ جھوٹ بناتے
ہین وہ دنیا کا فایدہ تہوڑا سا ہے کہ جاتا رہیگا اور اُن کے واسطے ہے عذاب دکھ
دینے والا یعنے ہمیشہ ہوگا عقبے مین وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ
مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور جو لوگ دین مین آئے یہودیت کے
اُن پر حرام کیا ہمنے وہ جو پہلے بتا چکے ہین ہم تجکو اِس سورہ کے نازل ہونے سے یعنے سورہ انعام مین
اور وہ آیت شریف وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر کی آیت ہے اور ہمنے اُن پر ظلم نہین کیا
کہ حرام کر دیا لیکن اُنہون نے اپنے گناہون کی کثرت کے سبب اپنے جانون پر ظلم کیا کہ لائق
سزا کے ہوئے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ
وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ پہر بیشک تیرا پروردگار
واسطے اُن لوگون کے جنہون نے گناہ کئے غفلت اور نادانی سے اور انجام نہ سوچنے سے پہر
توبہ کے بعد اسکے اور اپنے کام کو سنوارا بیشک تیرا پیارا کرنیوالا بعد توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے
اُن گناہون کا بسبب توبہ کے مہربان ہے بندون کی توبہ قبول کر لیتا ہے إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ
أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تحقیق ابراہیم خلیل اللہ اُمت تہے یعنے سب کمال اور فضیلتین اُن مین
جمع تہین کہ اور کسی مین سب اکٹھی نہین پائی جاتی تہین مگر متفرق کہ کوئی کمال و فضیلت کسی مین اور کوئی کسی مین
کہتے ہین کہ جب نبی انہین آگ مین ڈالا تہا تو تمام دنیا مین کوئی مومن نہ تہا وہ اکیلے ہی امت تہے اور
فرمانبردار خدا کے اور اُسکے حکم پر قائم سب دینون باطل سے حق دین کی طرف رجوع ہونیوالے اور وہ

مشرک نہ تھے کہ شرک کرتے جیسا قریش گمان کرتے تھے اور تھے شکر کرنیوالے اللہ کی نعمتون کا
اللہ نے اُن کو نبوت کے واسطے پسند کیا اور رستہ بتایا دعوت کا طرف سیدھی راہ کے یعنے
توحید کی وَاٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور
ہم نے اُس کو دنیا مین دی بھلائی یعنے اُس کا اچھا ذکر ہونا یا اولاد نیک یا اُس کی محبت
خلقت کے دلون مین کہ سب مذہب والے اُس کو دوست رکھتے ہین اور اُس کی
تعریف کرین یا یہ معنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی نسل مین کیا یا یہ کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑہین تو اُن پر بھی پڑہین اللّٰہم صل علی
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور بیشک ابراہیم
عقبیٰ مین بڑی لیاقت والے ہین بلند بلند رتبہ پانے والے - امام ماتریدی فرماتے ہین
کہ دنیا مین اُن کی خوبیان کم نکرین گے اُن کے عقبےٰ کی خوبیون سے ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ پھر ہمنے وحی کی تجھ
کہ تو پیروی کر ملت ابراہیم کی توحید مین کہ وہ سب جھوٹے مذہبون کو چھوڑ کے دین حق کی طرف رجوع ہوا
یا یہ معنی کہ اُسکا متابع ہو لوگونکو اللہ کی طرف بلانے مین جسطرح وہ نرمی اور ملائمی سے اللہ کی طرف بلاتا تھا کہ ایک
دلیل کے بعد دوسری دلیل بیان کرتا تھا اور ہر ایک سے اُسکے سمجھ کے موافق بحث کرتا تھا تو بھی یونہی کر
ف صاحب تیسیر نے لکھا ہے پیروی سے مراد یہ ہے کہ اُسی رستہ پر چل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوئے نہ یہ معنے کہ اُنسے رتبہ مین کم تھے کیونکہ آیا ہے
حدیث شریف مین انا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ تو بموجب اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب نبیون سے افضل اور اکمل ہین ؎ تو اصلی و باقی طفیل تواند ✦ تو شاہی و مجموع خیل تواند ✦ اور نہ تھا
ابراہیم شرک کرنیوالونمین سے یہ کفار قریش پر تعریض ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے باپ ابراہیم کے مذہب مین ہین
لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ جمعہ کے دن اور کام اپنے سب چھوڑ کر
اللہ کی عبادت کیا کرو جب اُنکو حکم پہنچا تھوڑون نے قبول کیا اور بہتون نے قبول نکیا اور انہین بھی اختلاف
پڑا کہ بعضون نے کہا کہ ہم ہفتہ کا دن اختیار کرتے ہین اسواسطے کہ اس دن اللہ سب مخلوق کو پیدا کر کے
فراغت تھا اور بعضون نے کہا اتوار کا دن اچھا ہے کہ اللہ نے اسی دن سے خلقت کی پیدائش شروع کی ہے اللہ نے انکی مخالفت اور
نافرمانی کی شامت سے انپر ہفتہ کا دن مقرر اور فرض کر دیا اور اس امر مین انپر سختی کی فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

بیشک انپر ہفتہ کے دن کی تعظیم فرض کیگئی جنہوں نے اختلاف کیا آپمین اور وہ تعظیم یہ تہی کہ اس دن کچہہ کام نکرین
اور اسکو عید مقرر کرین اور خدا کی عبادت کے سوا اور کچہہ کام نکرین سو یہ بات انپر بہت سخت تہی + زاد المسیر مین
لکہا ہے کہ اس دن حضرت موسیٰ نے دیکہا ایک کو کہ کچہہ اسباب کہین لئے جاتا ہے فرمایا اسکو گردن مارو اور اسکی لاش
ایسی جا ڈالدی کہ چالیس دن تک جانور مردار کہانیوالے اسکو کہایا کئے اور بیشک تیرا پروردگار حکم کریگا انکے درمیان
قیامت کے دن جس چیز مین یہ سرکشی اور جہالت سے اختلاف کرتے تہے یعنے عبادت کے دن مقرر کرنے مین لکہا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے جمعہ مقرر کیا ان پر جو ہمسے پہلے تہے انہون نے آپمین اختلاف کیا
خدا نے ہمکو ہدایت کے ہمارے واسطے جمعہ ہے اور یہود کیلئے ہفتہ اور نصاریٰ کے واسطے اتوار اُدْعُ اِلٰى
سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ط
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ بلا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خلق کو اپنے پروردگار کے رستے مین مضبوط بات سے یعنے ایسی دلیل سے جس سے حق ثابت ہوجاوے اور شک شبہہ جاے
اور اچہی نصیحت سے اور انسے بحث کر ایسے طور سے جو اچہا ہے یعنے خوش خوئی اور نرمی کے ساتہ اچہے مقدمے ظاہر ترتیب دیکر لکہا ہے
کہ اللہ نے حکمت فرمائی اور نصیحت فرمائی اور بحث کو کہا تو حکمت تو خاص خاص لوگون کے واسطے ہے اور نصیحت عام خلقت کے لیئے
اور بحث دشمنون کے دفع اور رد کرنیکو ہے اور بعضون نے لکہا ہے کہ تین طور سے جو خلقت کی ہدایت ہے اس سے اشارہ ہے کہ اللہ سے واصل
ہونیکے تین رستے ہین حقیقت طریقت شریعت اسواسطے کہ بعضے محققون نے کہا ہے کہ حقیقت وہ ہے جو بے واسطے کے بندہ کو حق سے ملے
اور شریعت وہ ہے کہ جو بندہ کو رسولون کے واسطے سے ملے اور طریقت ادب کا نگہہ رکہنا ہے اللہ کے رستے چلنے مین اور اللہ
کی راہ چلنے کی تین رستے ہین ایک حکمت ہے کہ وہ اللہ کی بخشش ہے بیواسطے کے جبرئیل علیہ السلام کی اور حقیقت
اللہ کی وہ بخشش ہے کہ خلقت اسمین شریک نہو تو حکمت کو حقیقت کہنا مناسب ہے دوسرا رستہ اچہی نصیحت ہے اسکو علم طریقت
کہنا اولی ہے کہ اسمین ادب کی رعایت رکہنی اور بہلائی کی اور نگہہ رکہنا نرمی اور خوشخوئی کا ہے تیسرا رستہ مجادلہ یعنے
بحث کہ التی ہی احسن ہے وہ شریعت ہے کہ اسکی بنا احکام الٰہی پر ہے اور بیان حلال و حرام پر صاف صاف بیان اور
صریح صریح دلیلون پر اس کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال معلوم ہوتا ہے کہ سب خاص و عام کو اللہ کے
رستے مین بلاتا ہے **شیخ عطار** فرماتے ہین + نور او چون اصل موجودات بود + ذات او چون مطلع ہر ذات بود
واجب آمد دعوت ہر دو جہانش + دعوت ذرات پیدا و نہانش + بیشک تیرا پروردگار خوب جانتا ہے انکو جو راہ
بہول گئے اللہ کی یعنی اسلام اور وہی خوب جانتا ہے ان لوگون کو جنہون نے راہ حق کی پائی یعنے اسلام لے آئے ہیں اور تجہپر اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم احکام کا پہنچا دینا ہے لکہا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کی لڑائی مین سید الشہدا
حضرت حمزہ رضی اللہ کو مثلہ ہوا دیکہا نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم کہ خدا تعالیٰ اگر مجہے ان دین کے دشمنون پر

قسم دیوے تو اے چچا تیرے بدلے ستر آدمیوں کا ایسا ہی حال کروں سو خدا تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ اپنے دوست کو اُس بات سے منع فرمایا کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ
مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ اگر عذاب کے بدلے
عذاب کیا چاہو تم کسی پر تو عذاب کرو اُس پر جتنا اُس نے عذاب کیا ہے تم پر یعنے
انہوں نے جو ایک شخص کا بند بند جدا کیا ہے تو اُس کے بدلے تم بھی ایک ہی کا بند بند
جدا کرو جو برابر ہو کہ ایک کے عوض ستر کا اور اگر صبر کرو بدلہ لینے سے تو یہ معاف
کرنا اچھا ہے صبر کرنے والوں کے واسطے بدلہ لینے سے جب یہ آیت آئی تب حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا بدلہ لینا اور قسم جو کھائی تھی اُس کا کفارہ دیا
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ
اور صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی سختیوں پر اور نہیں ہے صبر کرنا
تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے اور غمگین مت ہو کافروں کی فتح پانے سے مسلمانوں پر اور
تنگدل مت رہ اُس بات سے جو یہ کافر تدبیریں اور مکر کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۞ بیشک خدا تعالے ساتھ
اُن لوگوں کے ہے جو بچے رہتے ہیں کفر اور شرک سے اور گناہ نہیں کرتے
اور ڈرتے ہیں خدا تعالے سے اور وہی لوگ نیک کام کرنے والے ہیں انکے
ساتھ ہے خدا تعالے اگر فتح پالی کافروں نے تو کیا ہوا آخر مسلمانوں کو فتح
دلوا دیوے گا کافروں پر خاطر جمع رکھ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۞

۱۱ اسد
ع ۱۶ ۲۲

۲۴ - یوم جمعہ	تمام شد منزل سوم	غرہ ذوالحجہ تاریخ

مطبع خادم الاسلام دہلی میں منشی محمود میرزا خان کے اہتمام سے چھپی

اشتہار

قطعہ تاریخ اردو تفسیر موضح القرآن

واہ وا کیا موضح القرآن یہ تفسیر ہے ٭ مستند اور مختصر خوش طرز و خوش اسلوب ہے

چھاپہ اچھا کاغذ اچھا خط ہے واضح اور جلی ٭ اور تحشی بھی نہایت دلکش و مرغوب ہے

عام فہم اور خاص سب کو دل سے کرتے ہیں پسند ٭ اور یہ خوبی سب سے بڑھ کر کہ صحت خوب ہے

ہیں مصحح اسکے حافظ مولوی ثابت علی (اعظم گڈھی بخش پوری) ٭ جنکے نزدیک ایک نقطہ بھی غلط معیوب ہے

خادم الاسلام مطبع میں چھپی کوشش سے ہے ٭ کل مطابع سے جو اب مطبوع اور محبوب ہے

کیوں نہ اس تفسیر کے سو جان ہوں سب مشتری ٭ کیسے عالم ایسے فاضل کی طرف منسوب ہے

شاہ عبد القادر اسکے ہیں مصنف مستند ٭ ترجمہ قرآن کا جنکا بہت مطلوب ہے

کیوں نہوں مشتاق اس تفسیر کے سب مبتدی ٭ یہ وہ یوسف ہے کہ جسکا ایک جہاں یعقوب ہے

آپ ہی تفسیر اور تاریخ بھی عمدہ ہوئی ٭ دیکھ کر اسکو مگر رجب کہا کیا خوب ہے

۱۳۰۸ ھ

بعد الحمد ہر آن چیز کہ میخواست دروں ٭ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر بروں

حضرات اہل ایمان و عاشقان تفسیر کلام رحمان و عرفان جویان احسان و اہل مطابع و سوداگران کو یہ مژدہ راحت جان ہو کہ یہ تفسیر بے نظیر لاثانی و بے قال تشنید مفید ہر برنا و پیر کہ عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھاتی ہے ہر ایک شخص حسب استعداد اس سے فیض بہت استفادہ کرتا ہے شعر در ین خمخانہ گر آری خمی پر ساز و از بخشش ٭ وگر پیمانہ آری پر بپیمانہ پیمانہ بدہ سے وارثان مصنف رحمہ سے اجازت لیکے بعد ازاں بکمال سعی و اہتمام مدت ہا چند نسخہ بہم پہنچا کے مقابلہ و تصحیح کیے درست کر کے جا بجا حواشی و فوائد جڑ ہا اور صرف زر کثیر مطبع خادم اسلام میں چھپوائی ہے اور رجسٹری ہمارے نام ہوگئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے طبع نکرائیں جتنے نسخے مطلوب ہوں بنام عاجزان اطلاع بھیج کے شہر دہلی پھاٹک حبش خان مدرسہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے سے طلب فرمائیں ٭ خواہ ویلیو پی ایبل خواہ بذریعہ نقد منگائیں ٭

المشتہران

ابو محمد ثابت علی اعظم گڈھی و محمد ابراہیم دہلوی

سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ
کہا ابراہیم نے کہ جواب میرا سلام ہے اوپر تمہارے ابراہیم علیہ السلام نے نجانا کہ فرشتے
ہین انکو پیچ مہمانخانے کے بٹہلایا پس دیر نکی تو وہ کہ لادے گو سالہ بھنا ہوا اوپر پتھر
گرم کے پس دسترخان بچہایا اور آواز دی اونھون نے طرف طعام کی ہاتھ دراز نکیا
فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ
اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ پس اوسوقت کے دیکہا ابراہیم علیہ السلام نے ہاتہ اونکو کہ مطلق نہین پہنچتا ساتھ گوسالہ
کے یعنی ہاتھ طرف طعام کی نہین کرتے انکار کیا اسکی تین نسبی یعنی سنکر جانا اور بیچ دلکے لایا انسے ایک ڈر
بیچ اس زمانہ کی جو کوئی قصد بیکار کہتا نہ کہاتا طعام اوسکا نکہاتا تہا اور جب اونھون نے طعام
اوسکا نکہایا ڈرا کہ چور نہو دین اور قصد بیر کو نہ آسئے ہو دین جب ملایکون نے ڈرنا
اوسکا دریافت کیا کہا مت ڈر تو تحقیق ہم بہیجے ہوئے ہین طرف قوم لوط علیہ السلام
کے تا انکو عذاب کرین ہم وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ
اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ اور جورو ابراہیم کی کہ سارا نام ہے بیٹھی ہارون کی کہڑے
سے پیچہے پردہ کے اور کسی سے منہ نہین چہپاتی تھی جو ہین بات فرشتونکی سنی پس
ہنسی ازروے خوشی کے اور خوشی واسطے دور ہونے خوف ابراہیم کے تھی یا واسطے
ہلاک ہونے فساد والونکی کہ مراد قوم لوط کی ہے ہنسی اوسکی تعجب سے اور تعجب کرتی
تھی غفلت قوم لوط کی سے باوجودیکہ نزدیک پہنچا تہا عذاب اونکا یا تعجب مین تہے
بدل جانے فرشتون کے سے اوپر صورت آدمی کے یا تعجب تہا ڈرنے ابراہیم کے
سے باوجود کثرت حشمت اور آدمیون کے تین آدمیون سے جب سارہ ہنسی اسپر بشارت
دی ہمنے اوسکو ساتہ زبان فرشتون کے ساتھ پیدا ہونے بیٹے کے اسحاق نام اور
سوائے اسحاق کے ساتہ یعقوب کے تحقیق بشارت کی سارہ کو اسواسطے تھی کہ
خوشی عورتونکو ساتھ ہونے بیٹے کی بہت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ ابراہیم ہاجرہ
سے بیٹا رکہتا تہا اسماعیل نام پس جب خوشخبری بیٹے کی سنی قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا
عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ کہا جائے تعجب ہے کیا آیا بیٹا
جنونگی مین اور حالانکہ مین بڑہیا ہون اور اوسوقت ایک کم سو برس عمر اوسکی گذری
تھی اور یہ خاوند میرا جس حال مین کہ بوڑہا ہے ایک سو بیس برس کا یا ایک سو بارہ

ہر سکا بتحقیق یہ چیز کہ کہتے ہیں البتہ بہر تعجب کی ہے تعجب کرتا اوسکا از راہ عادت تھا
کے تہانہ از روے قدرت کے قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِیۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ رَحۡمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیۡکُمۡ
اَہۡلَ الۡبَیۡتِ اِنَّہٗ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ۝ کہا فرشتون نے خاص سارہ کو آیا تعجب رکھتی ہے
تو کام اللہ کیسے کچھ اچنبا نہین ہے کہ کاریگری اور فضل اپنے سے درمیان دو
بوڑہون کے بیٹا دیوے بخشایش اپنی سے اور برکتون سے یعنی زیادتی اوس کے
سے اوپر تمہارے اے گہر والو تحقیق کہ اللہ تعریف کیا گیا ہے ساتھ بخشش اور نعمتونکے
بزرگوار ہے ساتھ ظاہر کرنے کرم کے فَلَمَّا ذَہَبَ عَنۡ اِبۡرٰہِیۡمَ الرَّوۡعُ وَجَآءَتۡہُ الۡبُشۡرٰی
یُجَادِلُنَا فِیۡ قَوۡمِ لُوۡطٍ ؕ پس اس وقت کہ گیا ابراہیم سے وہ ڈر کہ رکھتا تھا اور آئے
ساتھ اوس کے خوشخبری اولادکی جھگڑا کیا ساتھ فرشتون ہمارے کے بیچ شان قوم
لوط کی لائے ہین کہ فرشتون کو کہا کہ تم ہلاک کرتے ہو اہل شہر کو کہ اوسمین سو مومن
ہوینگے کہا اونہون نے نہین ابراہیم نے کہا نوسے ہوینگے کہا نہین اسیطرح ہر بار
دس کم کرتا تھا دس تلک پہنچا پھر پانچ تلک آخرالامر ایک فرشتون نے کہا کہ جس
گانو مین ایک مومن ہووے ہلاک کرنے اوس کے کا ہمکو حکم نہین ہے ابراہیم نے
فرمایا کہ لوط اور بیٹے اوس کے مومن نہین ہین جواب دیا کہ ہم لوط کو اور اہل اوسکے
کو باہر لاوینگے اونمین سے اِنَّ اِبۡرٰہِیۡمَ لَحَلِیۡمٌ اَوَّاہٌ مُّنِیۡبٌ ۝ تحقیق ابراہیم البتہ بردبار
تھا کہ شتابی نکرتا تھا بیچ بدلہ لینے کے بدکارون سے آہ مارنے والا اور افسوس کہانے
والا او پر آدمیون کے رجوع کرنے والا بیچ درگاہ خدا کی کے ذکر ان صفتون کا دلالت
رکھتا ہے اوپر اس کے کہ جھگڑنا ابراہیم کا ساتھ فرشتون کے رقت دلکی سے اور
زیادتی رحم کی سے تہا اور امید رکہتا تھا کہ عذاب اوس قوم کا توقف مین پڑے شاید کہ
وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا یٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ ہٰذَا ۚ اِنَّہٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّکَ ۚ
وَاِنَّہُمۡ اٰتِیۡہِمۡ عَذَابٌ غَیۡرُ مَرۡدُوۡدٍ ۝ اے ابراہیم اعراض کر یعنی درگذر اس جدالی سے تحقیق
کہ آیا ہے حکم پروردگار تیریکا ساتھ عذاب اون کے اور تحقیق کہ آنے والا ہے ساتھ
اونکے عذاب نہ پھیرا ہوا الا ساتھ جھگڑنیکے اور دعا کی پس فرشتون نے ابراہیم کو رخصت
کیا او نہہ طرف موتفکات کے رکہا اور وہ چار شہر تھے بیچ ہر ایک کے لاکہہ
لاکہہ شمشیرزن مرد تھے جسوقت نزدیک روم کے پہنچے کہ لوط بیچ اوس کے ہوتا تھا

جب دیکھا کہ وہ بیچ زمین کے کام کرتا تھا آگے اوسکے گئے اور سلام کیا سو کیا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝ اور اوسوقت کہ آئے
بھیجے ہوئے ہماری طرف لوط کے غمگین ہوا ساتھ اون کے اور تنگدل ہوا واسطے
اون کیونکہ نہ کراہیت مہمانداری کی سے بلکہ بسبب اس کے کہ اونکو دیکھا خوبصورت
بدی قوم کی سے اندیشہ کیا اور کہا یہہ دن سخت ہے اوپر میرے لائے ہین کہ اللہ
تعالیٰ نے فرشتونکو کہا کہ جب تلک لوط چار بار بدی قوم اپنی کے سے شاہدی
ندیوے اونکو ہلاک نکرو لوط نے کہ مہمانونکو دیکھا کہا تمکو سواے اس شہر کے جگہہ نتھی
اسرافیل نے کہا کہ کیا ہے کام انکا لوط شرمایا اور کہا شاہدی دیتا ہون مین کہ بدترین
سارے عالم کے یہ گروہ ہین جبرئیل نے ساتھ میکائیل کے اشارہ کیا کہ یہہ دیکھو ایک
گواہی پس لوط نے ساتھ اونکے منہہ طرف شہر کے رکھا جسوقت دروازہ مین پہنچے
پہر وہی بات دوبارہ کہی جسوقت شہر مین آئے پہر کہا اور جب گہر مین گئے پہر تکرار
اوسی بات کی کی اور شاہدی چار بار کی ظاہر ہوئی بعضے لوگون نے مہمانون لوط کے
کو دیکھا اور خبر اونکو پہنچائی یا لوط کی جورو نے لوگونکو خبر کی اور وہ لوگ خبر سنکر طرف
گہر لوط کے آئے جیسے کہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ
كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ
فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ۝ اور آئے پاس لوط کے قوم اوسکی ساتھ
شتابی کی دوڑتے ہوئے طرف اوسکی اور آگے اسوقت سے بھی تھے کہ کام برے
کرتے تھے یعنے اغلام اور کبوتر بازی اور سیٹی بجانا اور ٹھٹھا کرنا بر سر راہ بیٹھکر جسوقت
قوم لوط کی دروازے پر آئی اور مہمانونکو طلب کیا کہا لوط نے اے گروہ میرے یہ
بیٹیان میری ہین انکو چاہو پاکیزہ تر ہین خاص تمکو واسطے جورو کرنیکے بشرط ایمان
لانے کے یا اوسکے شریعت مین مومنہ عورت ساتھ تزویج کفار کے سکے کرنا حضرت
لوط نے زیادتی رحمت کی سے بیٹیونکو فداے مہمانونکا کیا اور کہا ہے مراد بیٹیون سے
عورتین اونکی تہین اسواسطے کہ ہر نبی باپ امت اپنی کا ہے واسطے تربیت کے کہا
یعنی عورتونکو چاہو تمکو حلال ہین پس ڈرو تم اللہ سے ساتھ ترک کرنے برے کامون
کے اور رسوا نکرو تم مجکو بیچ مہمانون میرے کے آیا نہین ہے تم مین سے کوئی مرد راہ

یا نیوالا کہ تم کو نصیحت دیوے اور برے کاموں سے منع کرے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَّ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ کہا قوم نے اے لوط تحقیق کہ تو جانتا ہے کہ نہین ہمکو بیچ بیٹیون تیری کے کچھ حاجت اور تحقیق تو جانتا ہے جو چیز کہ چاہتے ہین ہم یعنے بیٹون فاحشہ سے قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِیْدٍ کہا لوط نے جواب ہین اون کے کاش کے میرے تئین ہووے ساتھ دور کرنے تمہارے کی قوت یا اگر مجکو قوت ہووے بیچ ذات میری کے البتہ دور کردون تمہین یا پناہ پکڑون مین طرف ایک ستون سخت کے یعنے ناتا اور قبیلہ کہ ساتھ مدد اونکی کے منع تمکو سکو تین کرنا حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے لوط نے ساتھ خدا کے پناہ پکڑی تو اللہ تعالیٰ نے مدد اوسکی کی اسواسطے کہ جائے پناہ عاجزونکی سوائے درگاہ اوسکی کے نہین ہے ؎

آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ است ٭ از ہمہ آفتے پناہ ہمہ است
ہر کہ دل در حریمش بستہ است ٭ از غم ہر دو کون وارستہ است

لائے ہین کہ لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمگین تھے فرشتون نے کہ اوسکو ساتھ اوس اضطراب کے دیکھا قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ کہا فرشتون نے کہ اے لوط تحقیق ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہین اور واسطے عذاب اونکے کے اوترے ہین ہم دل قوی رکھ کہ وہ نہین پہنچتے ہین ساتھ ایذا اور ضرر تیرے کے یعنی نزدیک تیرے نہین پہنچتے ہین تو قدم انہین سے باہر رکھ اور ہمکو ساتھ ان کے چھوڑ پس جبرئیل علیہ السلام اوٹھا اور پر اپنا اوپر منہہ اونکے کے ملا سب اندھے ہوئے اور لوط کے گھر سے باہر نکل کر دوڑتے تھے اور کہتے تھے ڈرو تم اے آدمیو کہ مہمان لوط علیہ السلام کے جادوگر ہین پس جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ پس لیجا تو لوگون اپنے کو تھوڑی ایک رات گذرنے سے اور چاہیئے کہ التفات نکرے اور پیچھے نہ دیکھے تم مین سے ایک پس سب ناتے دارون اپنے کو لیجا مگر جورو اپنی کو نکہ وہ کافرہ ہے تحقیق کہ پہنچنے والی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہنچے ساتھ اون کے یعنے وہ بھی مانند کافرون کے ہلاک ہووے گی لوط نے نہایت تنگدلی سے فرمایا کہ کب

ہوویگا ہلاک ہونا انکا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق کہ وقت عذاب انکے کا صبح ہے لوط نے فرمایا کہ ابھی صبح مین بڑی دیر ہے جبرئیل نے فرمایا اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ۝ آیا نہین ہے صبح نزدیک یعنے نزدیک ہے

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝ پس جسوقت کہ آیا حکم ہمارا واسطے عذاب اونکی کی جبرئیل کو فرمایا ہمنے تو پردن اپنے کو نیچے شہرون اون کے کے لایا اور اوٹھایا یہانتلک کہ اہل آسمان نے بانگ مرغ کی اور آواز کتے اونکی کے سنی پس حکم کیا ہمنے تو گرایا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کی گردانا اوپر اون شہرون کے کو نیچا اونکا یعنے اولٹا ہمنے اور برسائی ہمنے اوپر اون شہرون کے بعد اولٹنا اونکے کے پتھر گل سجیل سے سجیل پتھر مٹی کے کو کہاہے اور وہ مٹی ساتھ آگ کے پکی ہوئی ہوتی ہے یا سجیل کوئی پہاڑ ہے بیچ آسمان کے یا نام آسمان دنیا کا ہے یا سجین ہے کہ نام دوزخ کا ہووے یعنی وہ پتھر برسانے اونکے آسمان سے تھے یا دوزخ سے اور وہ پتھر تھے اوپر نیچے رکھے ہوئے یا پیاپے نشان کئے ہوئے ساتھ خطون سیاہ اور سفید **زادالمسیر** بیچ مین کہاہے کہ مہر کئی ہوئی تھی بعضے اونسے مانند برق سفید کے اوپر اوس کے نقطہ سیاہ اور تھوڑے سیاہ اوپر اونکے نقطہ سفید یا نام اوس آدمی کا کہ اوپر اوس کے برستا تہا لکہا ہوا تہا یا طیار ہوا تہا نیچے خزانہ پروردگار تیرے کی واسطے عذاب اونکی کے **تفسیر زاہدی** مین لایا ہے کہ پتھر بڑا اوسمین کا برابر خم کے تہا اور چھوٹا اوسکا برابر گہڑی کے ایک قول یہ ہے کہ پتھر برسے اوس جماعت پر کہ شہر سے باہر تھے پس جس جگہ کہ اون مین سے کوئی تہا پتھر اوس کے نام کا اوپر سر اوس کے کے آیا اور ہلاک ہوا لائے ہین کہ اوس قوم مین سے خانہ مکہ مین آیا اور چالیس دن تلک وہ پتھر کہ نام زد اوسکا تہا الگ اوپر آسمان کے کھڑا رہا جس وقت وہ آدمی مکہ سے باہر گیا وہ پتھر اوپر اوس کے آیا اور وہ ہلاک ہوا اور نہین ہے وہ پتھر عذاب کا ظالمون سے دور

چو عالم از ستمگر ننگ دارد ✦ عجب نبود کہ بر وے سنگ بارد ✦
سگانرا سنگ درخورد است بسیار ✦ چو ظالم را بہ بینی سنگ بر دار ✦

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنقُصُوا

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝ اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین یا رہنے والے شہر مدین کے بھائی اون کے شعیب کو کہا شعیب ہنے اے قوم میری پوجو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہین ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوا اوس کے اور کم نکرو تم پیمانہ کو بیچ ناپنے کے اور کم نکرو تم ترازو کو بیچ تولنے کے تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو ساتھ دولت کے اور نعمت کے یعنی عاجز اور محتاج نہین ہو تم کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو سو ہم حق گذاریکی وہ ہے کہ لوگونکو مال اپنے سے فائدہ بخشو تم نہ کہ حق اون کے سے کمتی کرو اور تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اوپر تمہارے بسبب اس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والے کے سے وصف دن کا ساتھ گھیرنے کہ صفت عذاب کی ہے واسطے واقع ہونے اوسکی کے ہے یعنے اوسدن عذاب تمکو گھیرے کہ کوئی راہ نپاوے مراد عذاب قیامت ہے اور جب منع کیا کم کرنے پیمانے کیسے اور وزن کیسے حکم کرتا ہے ساتھ وفا کرنے اوسکی کے اور یہ نہایت مبالغہ ہے وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور اے گروہ میری پورا ماپو تم پیمانے سے اور تمام تولو تم وزن کو ساتھ ترازو کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ قوم باوجود خیانت پیمانہ اور ترازو کے جو کچھ کہ خریدتے تھے قیمت اوسکی سے چراتے تھے اور کنارے درم اور دینار کے بھی کاٹتے تھے اسواسطے کہا کہ اور کم نکرو تم لوگونکو چیزین اونکی یعنے جو چیز کہ خریدتے ہو قیمت اوسکی مین سے نہ چراؤ اور کنارے روپے پیسوںکی نکاٹو اور نہایت تباہی نڈھونڈھو بیچ زمین شہر اپنے کے جس حال مین کہ تباہ کار ہو تم بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ اور جو کچھ خدا باقی چھوڑے واسطے تمہارے حلال سے بعد ترک کرنے حرام کے بہتر ہے تمکو اوس چیز سے کہ ساتھ خیانت کے جمع کرو تم اگر ہو تم باور رکھنے والے خاص قول اوس کے کو اور نہین ہون مین اوپر تمہارے نگہبان کہ تمکو برائیون سے نگہبانی کرون یا عذاب سے نگاہ رکھون تمکو نہین بلکہ مین ایک رسول ہون پیغام پہنچانیوالا اور نصیحت کرنیوالا اوپر میرے پہنچانا ہے ۝

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم ❊ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ❊

لانے ہین کہ انبیا علیہم السلام اوپر دو قسم کے تھے بعضے وہ کہ اونکو حکم حرب کا تھا

جیسے موسے اور داؤد اور سلیمان اور بعضے وہ کہ اونکو حکم حرب کا نہ تھا اور شعیب
اونہین سے تھے کہ رخصت حرب کی نہ کہتے تھے قوم کو تمام دن نصیحت کرتے تھے
اور آپ تمام رات نماز ادا کرتے تھے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭاِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ کہا قوم نے کہ اے
شعیب آیا نماز ہی تیری فرماتی ہین تیرے تئین یہ کہ چھوڑین ہم وہ چیز کہ پوجی
ہے باپ دادون ہمارے نے بتون سے یا موقوف کرین جو کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ
مالون اپنے کے جو کچھ چاہتے ہین ہم کم کرنے پیمانے کیسے اور تولنے سے یا چرانے
مول کیسے یا کاٹنے کنارے درم دینار کے سے تحقیق تو البتہ بردبار ہے راہ پانیوالا
ساتھ گمان اپنے کے یا بات از روے حلم کے کہتے تھے اور مراد اونکی برعکس ان
صفتون کے تھی یا بطریق استبعاد کے کہتے تھے کہ تو باوجود بردباری کے اور دانائی
کے کہ وصف کیا گیا ہے تو کیون یہ باتین کہتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭاِنْ
اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ
کہا شعیب نے اے گروہ میرے جو دیکھتے ہو تم کیا کہتے ہو اگر ہون مین اوپر حجت کے
نزدیک پروردگار اپنے کے سے اور روزی دی ہو دے مجکو نزدیک اپنے سے
روزی نیک یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بغیر خیانت کا یا دولت کمال
ارزانی کی ہووے اور سعادت روحانی اور جسمانی عطا فرمائی ہووے کب روا ہے
کہ مین وحی اوسکی مین خیانت کرون اور نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرونمین تمھارا نہین
طرف اوس چیز کے کہ تمکو منع کرتا ہون یعنی تمکو اوس چیز سے منع نہین کرتا ہون کہ آپ کرتا ہون
بلکہ جس چیز سے تمکو منع کرتا ہون اوس سے آپ بھی باز رہتا ہون مین نہین چاہتا
ہون مگر اصلاح کرنا کامون تمہاری کا جب تلک کہ سکونمین اور نہین ہے توفیق میری
بیچ صلاح کرنے کامون کے مگر ساتھ ہدایت اور مدد اللہ کی اوپر اوسکے توکل
کرتا ہون مین کہ قادر ہے اوپر سب چیز کے اور سواے اوسکے عاجز ہین اور طرف
اوس کے پھرتا ہون مین جس چیز سے کہ نیت کرتا ہون وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ
يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ

اور اے گروہ میرے تم کو اوپر اوس بات کے نہ کہے دشمنی میرے اور لڑائی کرنی ساتھ میرے کہ پہنچے تم کو مانند اوسکے کہ پہنچا گروہ نوح کی کو غم طوفان سے یا قوم ہود کو غم باد صرصر سے یا قوم صالح کو غم زلزلہ سے اور نہین قوم لوط کی تمسے دو یعنی مکان اور زمان مین تمسے نزدیک ہین اگر قوم گذری ہوئی سے عبرت نہین پکڑتی اون سے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے پس رجوع کرو تم ساتھ عبادت اوسکی کے پرستش غیر اوسکی سے تحقیق کہ پروردگار میرا بخشنے والا ہے اوپر بخشش مانگنے والون کے دوستدار توبہ کرنیوالونکا ہے وَدُودٌ بمعنی فاعل کے ہے یعنے بندونکو دوست رکہے اور بمعنی مفعول کے بہی ہے کہ بندے اوس کے دوست رکہین قطب الابرار مولانا یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ شرح اسماء اللہ مین معنے وَدُود کے اوپر اس طرح کے لایا ہے کہ دوست رکہنے والا نیکی کا ساتھ تمام خلق کے اور دوست اون دلونکا کہ طرف حق کے ہین یعنے وہ نیکی کو دوست رکہتا ہے اور نیک اسکو دوست رکہتے ہین اور اصل مین دوستی نیکوئی شان ہستی اوسکی کے ہے اسواسطے کہ جو نظر حقیقت سے دیکہین اصل نیکی اور احسان کا کہ سبب محبت کا ہوتا ہے غیر اوس کے کو نہین ہے پس آپ اپنے تئین دوست رکہتا ہے اور اس مقدمہ مین نکتہ کتنے بیچ آیت يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کے ظاہر اور عیان کئے ہین قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ کہا قوم نے اے شعیب سمجہتے ہین ہم بہت اوس چیز سے کہ کہتا ہے تو واجب ہونے توحید کیسے اور یہ بسبب قصور عقل اور فکر اون کے سے تہا یا یہ بات از روے عناد کے کہتے وگرنہ کیون بات اوسکی نہ سمجہتے اور وہ خطیب الانبیا تہا اور کہا اونھون نے اور تحقیق ہم البتہ دیکہتے ہین تجکو بیچ اپنے بے قوت بیچ دور کرنے ہماری کے اور اگر نہ قوم تیری ہوتی کہ اوپر دین ہمارے کے ہین اور اونکو عزیز رکہتے ہین ہم اور نہین ہے تو اوپر ہمارے عزیز اور بزرگ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ کہا شعیب نے کہ اے گروہ میرے آیا ناتے دار اور قوم میری عزیز زیادہ

ہین اوپر تمہارے اور دوست بہت ہین نزدیک تمہارے اللہ سے اور پکڑ لیا ہے
تمنے امر اللہ کے کو پیچھے پیٹھ اپنی کیسے مانند ترک کئے ہوئے اور بھولے ہوئے کے
یعنی حق کبنے میرے کا نگاہ رکھتے ہو اور حکم پروردگار میرے کا پیچھے پیٹھ کے ڈالتے ہو تم
تحقیق کہ پروردگار میرا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اوپر اوس طرح
کے کہ کوئی خبر اوسکی اوپر پوشیدہ نہین ہے اوپر اوس کے تمکو جزا دیویگا ویٰقوم
اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل سوف تعلمون ○ اور اے گروہ میرے
عمل کرو تم اوپر حال اپنے کے کہ رکھتے ہو تم شرک سے تحقیق کہ مین بھی عمل کرنے والا ہون
قریب ہے کہ جانو تم من یاتیہ عذاب یخزیہ ومن ھو کاذب وارتقبوا انی
معکم رقیب ○ اوس کسیکو کہ آوے ساتھ اوس کے وہ عذاب کہ اوسکو رسوا کرے
یا ساتھ تمام فضیحت کے ہلاک کرے اور اوس کسیکو کہ وہ جھوٹھ بولنے والا ہے ساتھ
گمان تمہارے کے یعنے شتابی جانو تم کہ مین سچا ہون یا تم اور انتظار کرو تم اوس
بات کے کہ مین کہتا ہون تحقیق کہ مین بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والا ہون
ولما جاء امرنا نجینا شعیبا والذین امنوا معہ برحمۃ منا واخذت الذین ظلموا الصیحۃ
فاصبحوا فی دیارھم جٰثمین کان لم یغنوا فیھا الا بعدا لمدین کما
بعدت ثمود ○ اور اوس وقت کہ آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب
کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اوسکے فضل ہمارے سے اور پکڑا ان
لوگونکو کہ کافر تھے ساتھ اللہ کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ موتوا
جمیعا یعنی مرو تم سب بس ہو گئے بیچ گہرون اپنے کے مردے اوپر زمین کے
پڑے ہوئے گویا کہ ہر گز رہے نہ تھے بیچ اوس شہر کے یا اون گہرون کے جانو
تم کہ ہلاکی ہے قوم مدین کو اور دوری رحمت میری سے جیسے کہ ہلاک اور لعون ہوئے
ثمود تشبیہ کی ہے مدین کو ساتھ ثمود کی اس واسطے کہ عذاب دونون قومون کا آواز
جبرئیل کی تھے اور تفسیر مین لایا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کوئی
دو قوم ساتھ ایک عذاب کے ہلاک نہین ہوئین مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام کے
اسے پر قوم ثمود کو آواز نیچے اون کے سے تھی اور قوم شعیب کو کہ اہل مدین تھے اوپر
اون کے سے آواز عذاب کی آئی ولقد ارسلنا موسیٰ بایٰتنا وسلطٰن مبین الیٰ

فرعون وملائہ فاتبعوا امر فرعون وما امر فرعون برشید ؁ اور البتہ تحقیق بہیجا ہم نے
موسی کو ساتھ معجزونکی کہ نشانیان صحت نبوت اوسکی کے تہی اور ساتھ ولیلون قاہرہ
اور واضح کے کہ وہ عصا تہا طرف فرعون کے اور گروہ اشراف قوم اوسکی سے پس
پیروی کی اوس گروہ نے حکم فرعون کے کی بیچ کافر ہونے کے ساتھ موسی علیہ السلام
کے اور نہ تہا کام فرعون کا اوپر طریقہ ہدایت اور ثواب کے اور جب آج کے دن
یعنے متابعت اوسکی کے کل کے دن بہی یعنے قیامت کو تابعدارون اوس کے سے
ہووین یقدم قومہ یوم القیمۃ فاوردھم النار وبئس الورد المورود ؁ پیش رو ہے
یعنی سرداری کرے فرعون قوم اپنی کے دن قیامت کے پس لاوے اونکو بیچ دوزخ
کے اور برا مکان ہے کہ لائیگی بیچ اوسکے یعنے آگ دوزخ کی واتبعوا فی ھذہ لعنۃ و
یوم القیمۃ بئس الرفد المرفود ؁ اور پیچہے سے لائے جاوین فرعون اور قوم اوسکے
بیچ سرائے لعنت کے اور دن قیامت کے بہی لعنت پیچہی اونکی بڑی بخشش ہے کہ
دی گئی ہے ساتھ اونکے یعنے لعنت دونون جہان کی ذلک من انباء القری نقصہ
علیک منہا قائم وحصید ؁ یہ خبر خبرون شہرون ہلاک کئے گیون سے
ہے کہ اوسکو اوپر تیرے پڑہتے ہین ہم اور بعضے اونسے باقی ہین یا آباد مانند کہیتی قایم
کے اور تہوڑے اون سے گمنام ہین یا ویران مانند کہیتی کٹی ہوئی کے اور کہا ہے قایم
وہ ہے کہ نشان اوسکا دیکہا جاوے مانند شہر اور گہر عاد اور ثمود کے اور حصید وہ
ہے کہ آثار اوسکا باقی نہین ہے جیسے شہر قوم نوح علیہ السلام کا وما ظلمنہم
ولکن ظلموا انفسہم فما اغنت عنہم الہتہم التی یدعون من دون اللہ من شیء
لما جاء امر ربک وما زادوہم غیر تتبیب ؁ اور ستم نہین کیا ہمنے رہنے والون اوس شہر کے
کو ساتھ ہلاک کرنے اونکی کے ولیکن ستم کیا اونہون نے اوپر ذاتون اپنی کے ساتھ
کرنے اوس چیز کے سبب عذاب کا ہووے پس کچہ فائدہ نکیا یا قدرت دور کرنے
کے نرکہتے تہے اونہین سے وہ خدا کہ از روے جہل کے دعا کرتے تہے اور پوجتے تہے
سوائے اللہ کے یعنی خداؤن اون کے نے باز نرکہا اون سے کسی چیز کو جس وقت کہ آیا
حکم پروردگار تیرے کا واسطے عذاب اونکے کے اور نہ زیادہ کیا اونکو بتون نے سوائے
نقصان کرنے کے اور ہلاک ہونیکے وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وہی ظالمۃ

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اور مانند اسکے پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جسوقت
پکڑے اہل شہروں کے کو اور جس حال میں کہ رہنے والے اون شہر کے ظالم
ہوویں تحقیق کہ پکڑنا اللہ کا دکھ دینا سخت ہے اور اوس پکڑنے سے کسیکو قدرت خلاصی
ہونیکی اور راہ چھٹکاری کی نہیں ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تحقیق بیچ اس بات کے کہ یاد کی ہے قصوں
سے البتہ عبرت ہے خاص اوس کسیکو کہ ڈرے عذاب آخرۃ کے سے وہ دن قیامت
کا ایکدن ہے کہ جمع کئے جاویں واسطے اوسدن کے لوگ یعنے سب خلق کو بیچ
اوسدن کے جمع کریں اور وہ دن قیامت کا ایک دن ہے کہ حاضر ہووے
بیچ اوسکے رہنے والے آسمان کے اور زمین کے وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ
اور دیر نہیں کرتے ہم اوسکو مگر واسطے گذرنے مدت گنی ہوئی کے یعنے جب تک
وقت اوسکا نہ پہنچے قایم نہووے يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ
شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ جسدن کہ آوے وہ دن حاضر ہونیکا بات نکہے کوئی آدمی وہ بات
کہ اوسکو فائدہ نہ پہنچاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے پس بعضے اونمیں سے بدبخت ہوویں
کہ ساتھ خواہش وعدہ کے جگہہ اونکی دوزخ ہووے اور بعضا نیکبخت ہووے کہ
موافق وعدہ کے بہشت جگہہ رہنے اوسکی کی ہووے حقایق سلمی میں شیخ بلخی قدس
سرہ سے نقل کرتے ہیں کہ نشانیاں نیکبختی کی پانچ ہیں نرمی دل کی اور بہت ہونا گریہ
کا اور نفرت دنیا سے اور کوتاہ رکھنا امید کا اور حیا اور بدبختی کی نشانیاں پانچ برعکس
ان کے ہیں سختی دل کی اور خشکی آنکھوں کی اور رغبت ساتھ دنیا کی اور درازی
امید کی اور بیحیائی شیخ ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس
سورہ میں دو کام بڑے بیان فرمائے ہیں ایک سیاست زبردستی کی کہ دماغ
زمانہ کفار کے سے نکالے اور دوسرے حکم ازلی نے کہ ساتھ نیکبختی اور بدبختی خلق
کی بزرگی جاری ہونے کی پائی اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہیبت اوس خبر کی سے اور دبدبہ حکم کے سے فرمایا کہ مضمون اوسکا اس نظم میں ہے
آن یکے را از ازل لوح سعادت بر کنار ؛ وین یکے را تا ابد داغ شقاوت بر جبین ؛
عدل او میراند آنرا سوے اصحاب الشمال ؛ فضل او میخواند این را سوے اصحاب الیمین ؛

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّ شَھِیْقٌ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ
پس اسے پر وہ لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ دوزخ کے
ہین خاص اونکو ہے بیچ اوس آگ کے آواز مانند آواز ھول کے یعنے فریاد سخت
اور نالہ زار زفیر آواز سخت کو کہتے ہین جیسے آواز گدہی کی اور شہیق آواز سست
ہووے اور تشبیہ کرتا ہے فریاد بدبختون کے کو ساتھ بدترین آوازون کے اور یہ بدبخت
ساتھ نالے اور فریاد کے ہمیشہ رہینگے بیچ آگ کے ہمیشہ جب تلک کہ آسمان اور زمین ہر جا ہی
یہ کلمہ بیچ عرف کے عبارت تابید اور تخلید کہ معنی ہمیشگی کے ہین پس ہمیشگی دوزخیون کے
ساتھ ہمیشگی آسمان اور زمین کی ہے اس واسطے کہ آیتین دلالت کرنے والین اوپر
ہمیشگی اہل نار کے اور قطع ہونے ہمیشگی زمین آسمان کے وارد ہین پس اعتقاد چاہیے
کیا کہ کافر کہ بدبخت عبارت اونسے ہے ہمیشہ دوزخ مین رہینگے مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار
تیرا کہ اونکو عذاب آگ دوزخ کی سے بیچ عذاب زمہریر کے معذب کرے یا عذاب اور سوا عذاب
آگ کے اس واسطے کہ دوزخ مین عذاب طرح طرح کا ہے ایک اونمین سے یہ ہے کہ
آگ سے عذاب کرے پس مراد خلود ہووے عذاب سے نہ مراد خلود دوزخ سے
تحقیق کہ پروردگار تیرا کرنیوالا ہے جس چیز کو کہ چاہے انواع عذاب کرنے سے وَاَمَّا
الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا
مَا شَآءَ رَبُّکَ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ اور اچہے وہ لوگ کہ نیکبخت ہوئے پس وہ بیچ بہشت کے ہین
ہمیشہ بیچ اوس کے جب تلک کہ ہووے آسمان آخرة کا اور زمین اوسکی اس واسطے کہ
موافق اس آیت کے کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یعنے زمین اور آسمان
بدل اس زمین آسمان کا ہوویگا حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی
کہ ہمیشگی آسمان اور زمین کی حیثیت جوہر اونکی ہے مراد ہے نہ صورت سے اور کہا ہی
مراد اوپر اور نیچے سے ہے کہ عرب جو چیز کہ اوپر ہوتی ہے اوسکو آسمان کہتے ہین
اور جو چیز کہ نیچے ہوتی ہے اوسکو زمین جانتے ہین پس جب تلک کہ فوق اور تحت
ہووے بہشت مین رہین مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ اون کو نعمت جنتونکی سے
ساتھ دولت کے پہنچاوے زیادہ اس سے کہ مرتبہ رویت اور رضوان کا ہے اور

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ کا مدد گار اس قول کا ہے اور تھوڑا سا اس احوال سے بیچ سورۃ تو بہ کے بیچ تفسیر آیت ورضوان من اللہ اکبر کے مذکور ہوا ہے بخشش دی او نکو حق بخشش دینے کا دور ہونے والی یعنے دراز بے نہایت فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ۝ پس نہ ہو تو بیچ شک کے مخاطب حضر رسالت پناہ ہین اور مراد امت ہین فرماتا ہے کہ بیچ شک کے نہ ہو تم اوس چیز سے کہ پوجتے ہین یہ گروہ کافرون کے نہین پوجتے کافر بتونکو مگر اوپر اوس طرح کے کہ پوجتے تھے باپ دادے اون کے آگے اوس سے یعنی ساتھ باطل کے اور تحقیق کہ ہم تمام پہنچانے والے ہین ساتھ اون کے حصہ اونکا عذاب سے جس حال مین کہ وہ حصہ ناقص نہووے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ اور البتہ تحقیق کہ دی ہمنے موسے کو کتاب توریت کی پس اختلاف کیا گیا اوس کتاب مین یعنے قوم اوسکی نے اختلاف کیا بعضے کافر ہوئے اور بعضے ایمان لائے ساتھ اوس کتاب کی مانند اختلاف قوم تیری کے بیچ قرآن کے اور اگر نہ ایک بات ہے سبقت پکڑی ہوئی پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب اونکی کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان قوم موسے علیہ السلام کے کہ جھوٹھہ جاننے والے عذاب کے گرفتار ہوتے اور حق جاننے والے نجات پاتے اور تحقیق کہ کافر قوم تیری کے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کرنیوالے وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ اور تحقیق کہ ہر ایک خلاف کرنے والونسے اونین سے ہین کہ البتہ تمام دیویگا پروردگار تیرا جزا عمل اونکی کے بعضے اِن کو نافیہ رکھتے ہین اور لما کو بمعنے الا کے یعنی کوئی آدمی نہین ہے مگر کہ خدائے تعالے جزا عمل اوسکی کے اوپر جس طرح کے کہ چاہیے پہنچاوے کما کی بحث بہت ہے اگر چاہیے تفسیر سے معلوم کرے تحقیق کہ اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے ۝ ہمہ کار بندہ دانا اوست ہمہ کافات ہم توانا اوست فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ پس تو مستقیم یعنے ثابت رہ جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جو کوئی کہ مستقیم رہے یا فرمانتو کہ مستقیم

رہین وہ لوگ کہ پہرے ہین کفر سے اور ایمان لائے ہین ساتھ تیرے کی استقامت وہ ہے کہ مستقیم اوپر امر و نہی کے ہووے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مستقیم وہ کوئی ہے کہ راہ حق سے نہ پہرے تو اوپر مقام وصال کے پہنچے حقائق سلمی مین جوزجانی سے نقل کی ہے کہ اے طالب بزرگیون کے طالب استقامت کا رہ محمد بن فضل نے فرمایا ہے کہ وہ چیز کہ ساتھ ہونے اوسکے کے سب نیکیان نیک ہووین اور ساتھ نہ ہونے اوسکے کے سب برائیان بری ہووین استقامت ہے اور شیخ الاسلام قدس سرہ نے یہ بات سنی اور کہا کہ اوس نے بہت اچھا کہا ہے دلیل اوسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ کو پوچھا کہ کونسا عمل فاضلتر ہے کہا استقامت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ استقامت وہ ہے کہ اسرار اپنا ماسواے اللہ سے نگاہ رکہے تو خواجہ عصمت بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ صفت اہل استقامت کے فرمایا ہے ؎

کسے را دانم اہل استقامت ✤ کہ باشد بر سر کوئی ملامت
ز اوصاف طبیعت پاک مردہ ✤ باخلاق ہویت جان سپردہ
تمام از گرد تن دامن فشاند ✤ بہ رفتہ سایہ و خورشید ماند

اور حد سے نگذرو تم تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ

اور خواہش نکرو تم طرف اون لوگون کے کہ ستم کیا اونہون نے یعنے سستی نکرو ساتھ اون کے یا حکم برداری نکرو اونکی یا مدد نکرو تم اونکو اوپر ستم اونکے کے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک قلم واسطے ظالم کے تراشے یا سیاہی دوات اوسکی مین ڈالے یا کاغذ اوس کے ہاتھ مین دیوے تو لکھے بیچ ظلم اوسکے شریک ہووے اور اونہون نے پوچھا کہ اگر ظالم بیچ جنگل کے بیٹھا ہو اور بن پانی قریب ہلاکت کے ہووے اوسکو پانی دیجئے فرمایا کہ نہین کہا اگر پانی اوسکو ندیوین مرجاوے فرمایا مصرع آنچنان بہ زندگانی مردہ ✤ پس حق تعالے نے زیادتی رحمت کیسے فرمایا کہ میل ظلم کے نکرو پس پہنچے تکو آگ یعنے ساتھ تمہارے آگ دوزخ کی پہنچے اور نہین ہے واسطے تمہارے

سوائے اللہ کے کوئی دوستون سے کہ عذاب تم سے باز رکھے پس تم یلدی ند سے جاؤ گے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ اور قایم رکھہ نماز کو بیچ دو طرف دن کے اور بیچ ساعتون رات کے نماز طرف چڑھتے دن کے فجر کی ہے اور نماز طرف اوترتے دن کے ظہر اور عصر ہے اور نماز ساعات رات کیسے مغرب اور عشا ہے نقل ہے کہ عمرو بن غزیہ رضی اللہ عنہ چھوارے بیچتا تھا ایک عورت خوبصورت چہارے خریدنے آئی تھی کہا چھوارے اچھے گھر مین ہین جب عورت اوس کے گھر مین آئی اوسکا بوسہ لیا اور اوسی وقت پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت پناہ کی مین آیا روتا ہوا اور احوال گزرا ہوا عرض کیا آیت آئی کہ مضمون اوسکا یہ ہے تحقیق کہ نیکیان یعنے نمازین پانچون لیجاتے ہین اور محو کرتے ہین بدیونکو کہ سوائے کبیرہ کے ہو وین حضرت رسالت پناہ نے فرمایا کہ نماز دیگر ساتھ ہماری ادا کرے تو نے کہا کہ کی تھی آنحضرت نے فرمایا کہ وہ نماز کفارہ اس گناہ کی ہے کہا لوگون نے یا رسول اللہ خاص اسکو ہے فرمایا کہ سب عام کو ہے اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تلک جو گناہ کہ واقع ہووے وہ نماز اوسکو محو کرتی ہے جو گناہون کبیرہ سے پرہیز کرین اور بعضے اوپر اس بات کے ہین کہ حسنات سے مراد کہنا کلمہ تمجید کا ہے

یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ حکم اور یہ وعدہ نصیحت ہے خاص یاد کرنیوالونکو وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور صبر کر تو اوپر فرمابرداری احکام کے اور پرہیز کرنے کے پس تحقیق کہ اللہ ضایع نہین کرتا ثواب نیکی کرنے والون کو اشارہ ساتھ اس کے ہے کہ صبر بھی احسان سے ہے فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ پس کیون نہ تہا اہل قرن سے کہ آگے تم سے تھے صاحب عقل اور فکر کے کہ از روے حزم کے باز رکھتے تھے مفسدون کو فساد سے بیچ زمین کے تو عذاب نہ اوترتا مگر تہوڑے تھے اون مین سے کہ نجات دی ہے ہمنے اونکو اوس عذاب سے اور پیروی کی اون لوگون نے کہ کافر تھے اوس چیز کے کہ دولتمند ہوئے تھے بیچ اس کے

یعنے متابعت ارزوے نفس کے کر کر اہتمام بیچ حاصل کرنے شہوتون نفسانی کے مصروف کر کر یا سواے اوسکے سے ہونے بہیرا اور تھے کافر وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝ اور نہیں تھا پروردگار تیرے نئے کہ ہلاک کرے رہنے والون شہر کے کو ساتھ شرک کے اور جس حال مین کہ رہنے والے اوس گانو کی صلاح کرنیوالے ہوین آپسمین یعنے فقط شرک سے ہلاک نکرے جب تلک فساد اور ظلم ساتھ اوس کے نملی اور اسی واسطے کہا ہے الملک یبقی بالکفر ولا یبقی مع الظلم وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو ایک گروہ یعنی اوپر ایک دین کے اور اوپر ایک آئین کے اور ہمیشہ ہووین اختلاف کرنے والے بیچ حق باطل کے مانند یہود اور نصارے اور مجوس کے مگر وہ کہ رحمت کرے پروردگار تیرا اور اوسکو ساتھ ایمان کے راہ دکھلاوی جیسے حنیفیہ یعنے حضرت ابراہیم کے دین پر مذہب والے کہ مسلمان ہین یا یہ کہ مختلف ہین روزی مین کہ ایک دولتمند ہے اور ایک فقیر مگر وہ کہ خدا اوسکو قناعت دیوے اور واسطے اس اختلاف کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگونکو یا واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگون کو یا واسطے راہ پائے ہوؤنکو اور تمام ہوئے بات پروردگار تیری کے کہ ساتھ فرشتون کے یہ بات کہی ہے کہ البتہ مین بہرونگا دوزخ کو گنہگار دیوؤن اور آدمیون سب اونکی سے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ اور ہر چیز کہ پڑہتا ہون مین اوپر تیرے خبرون پیغمبرونکی سے اور وہ خبر کیا ہے جو کچھ ثابت کرتا ہون مین اور قایم رکھتا ہون مین ساتھ اوس کے دل تیرا یعنے فائدہ خبرون پیغمبرونکی سے وہ ہے کہ دل تیرا آرام پاوے اور یقین تیرا زیادہ ہووے اور واکرنے رسالت کے ثبات کرے تو اور اوپر ایذا کافرون کے صبر کرنیوالا ہووے تو اور آیا ہے ساتھ تیرے اس سورۃ مین جو کچھ راست اور درست ہے معالم مین فرمایا ہے کہ خاص اس سورۃ کا واسطے بزرگی کے ہے ولیکن حق بیچ سب سورتون قرآن کی کے ہے اور کہا ہے ہٰذہ اشارہ

ساتھ خبرون مذکور کے ہین بیچ اس سورۃ کے یعنے یہ چیزین راست ہین اور ایک نصیحت اور یاد کرنا ہے خاص مومنونکو وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اور کہہ تو اے محمد واسطے اون لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین کہ عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ اوپر اوس کے قرار پانے والے ہو تم تحقیق کہ ہم بھی عمل کرتے ہین اوپر اوسی حال کے کہ رکھتے ہین ہم اور انتظار کرو تم ساتھ ہمارے زمانہ پہرنے کے تحقیق کہ ہم بھی انتظار کرنے والے ہین ساتھ تمہارے عذاب اوترنے کو وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خاص اللہ کو علم اوس چیز کا کہ غائب ہے آسمانون سے اور زمینون سے اور طرف اوس کے پہرے اور حفص یرجع مجہول پڑہتا ہے یعنی پہیرے جاوین سب کام پس بندگی کر خاص اوسکو کہ جگہہ رجوع سب کامون کے وہی ہے اور توکل کر اوپر اوس کے اور نہین ہے پروردگار تیرا بیخبر اوس چیز سے کہ بندگی کرتے ہین اور تفسیر مین کعب الاحبار سے نقل کرتا ہے کہ فاتحہ توریت کی آیت پہلے سورۃ انعام کی ہے اور خاتمہ اوسکا آیت اول سورۃ ہود علیہ السلام کی ہے

مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ

روایت کرتے ہین کہ یہودیون نے مکے کے اشرافون سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو کہ یعقوب پیغمبر علیہ السلام کی اولاد شام سے مصر مین کیونکر آئی خدا تعالی نے اون کے جواب مین یہ سورۃ بھیجا الٓرٰ یہ حرف جدا جدا اسرار اور بھید قرآن شریف کا ہین اس کے معنے اور بھید خدا اور خدا کا رسول جانتا ہے لیکن عالم کہتے ہین کہ یہ اشارہ خدا تعالی کے ناموں سے ہے جیسے کہ الف سے اللہ اور لام سے لطیف اور رے سے رؤف گویا کہ قسم کہاتا ہے خدا تعالی اس طرح کہ مجھے قسم ہے اپنے ان نامونکی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ آیتین قرآن کی روشن ہین یعنے اس سورۃ کی آیتین کہلی ہوئی بیان کرتی ہین سمجھنے والون کو اور یہ قصہ جواب صاف ہے پوچھنے والونکو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بیشک ہمنے بھیجا ہے اس قرآن کو عربی زبان مین لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ شاید کہ تم اسے مکے کے لوگو جلد سمجھو کیونکہ تمہاری زبان ہے نَحْنُ

نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم کہتے ہیں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تو
بیان کرے کہ بہت اچھا قصہ ہے بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِن كُنتَ
مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ، سبب اوس کے جو ہمنے بہیجا تیری طرف یہ قرآن یعنی
قصہ اور تہا تو پہلے اس کے بہیجنے سے انجان یعنی جب تک ہمنے یہ قصہ قرآن میں نہ
بہیجا تہا تجہے اس قصہ سے خبر نہ تہی حضرت یعقوب علیہ السلام کے دو قبیلہ تہے اور
دو حرمین تہین اور وہ دونو بیان آپسمین سگی بہنین تہین اور اوسوقت اس طرح
نکاح درست تہا ایک بی بی سے دو بیٹے تہے ایک حضرت یوسف اور دوسرا ابنیامین
اور دوسری بی بی کے چہہ فرزند تہے ایک کا نام یہودا دوسرا روبیل تیسرا شمعون
چوتہا لاوی پانچوان ریالون چہٹا یشجر اور دو حرمون کے چار بیٹے تہے ایک حرم
کے بیٹونکا نام دان اور نفتالی اور دوسرے حرم کے بیٹونکا نام جاد اور اشر تہا یہ
بارہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے تہے إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ یاد کر یعنی معلوم
کر یا ظاہر کر پوچہنے والے کے آگے کہ جسوقت کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ، اے بابا بیشک
مین نے خواب دیکہا جو گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکہتا تہا مین کہ یہ سب مجکو سجدہ
کرتے ہین یعقوب علیہ السلام نے جب یہ خواب بیٹے کا سنا اور تعبیر اوسکی سمجہی کہ گیارہ
تارون سے اشارہ اوس کے گیارہ بہائیونکے ہے اور چاند سورج سے جانا اشارہ اپنی
طرف اور اپنی قبیلہ کو کہ وہ حضرت یوسف کی خالا تہین اور اونکی مان کا واقع ہو چکا
تہا یعنے ایک وقت اوسکو ایسا درجہ ہوگا جو اوس کے بہائیون سمیت مان باپ کی تعظیم
کرینگے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسکو معلوم کر کے قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ
عَلَىٰ إِخْوَتِكَ کہا پیارے کہ اے بچے میرے مت کہیو اس اپنے خواب کو اپنے
بہائیون کے آگے مت کہیو اور اگر کہیگا تو فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ
عَدُوٌّ مُّبِينٌ پہر وہ بہانہ کرینگے تیرے واسطے بہانہ بہت بڑا شیطان کے بہکانے
سے اور بیشک شیطان آدمیون کے واسطے ظاہر دشمن ہے یعنی اوس کی دشمنی کہلی
ہوئی ہے جو آدم کے واسطے لعین ہوا اور اتارا گیا وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ اور اسی
طرح جو خواب دکہایا تجہے اختیار کریگا اور بڑائی دیویگا تجکو رب تیرا اور دیوے بادشاہی

کو پہنچا ویگا وَیُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِیلِ الْأَحَادِیثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَیْكَ وَعَلَىٰ آلِ یَعْقُوبَ اور سکہاویگا تجھے
علم خواب کی تعبیر کا اور تمام کریگا اپنی نعمتوں کو تجھپر اور تیرے بہائیون پر یعنی سب نعمتین ہونگا
ظاہر کی نعمت بادشاہت اور دولت ہی اور باطن کی دولت نبوت اور پیغمبری سے سو وہ
دونون خدا تعالیٰ نے دین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو کَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَیْكَ مِن
قَبْلُ إِبْرَاهِیمَ وَإِسْحَاقَ ط جیسے کہ تمام کی نعمت اوپر باپ دادا تیرے کے
پہلے اس سے جو وہ ابراہیم پردادا تیرا اور اسحاق دادا تیرا دونون پر سلام خدا کا اور
صلوٰۃ اونکو خدا تعالیٰ نے نعمت اپنی تمام دی إِنَّ رَبَّكَ عَلِیمٌ حَكِیمٌ ۝ بیشک
رب تیرا سب چیز کا جاننے والا ہے اور سب اچھے مضبوط کام کرنے والا ہے لَقَدْ كَانَ
فِی یُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آیَاتٌ لِّلسَّائِلِینَ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک
ہین بیچ قصہ یوسف کے اور اوس کے بہائیون کے قصہ مین نشانیان قدرت اور حکمت
کی ہین واسطے پوچھنے والون کے جو وقت حضرت یوسف اپنا خواب باپ سے کہتے
تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹے کو تعبیر بتاتے تھے اور تقید کرتے تھے کہ خواب اپنا
بہائیون سے نہ کہیو یہ باتین کوئی بہاوج حضرت یوسف علیہ السلام کی سنتی تھی جب
شام کو اونکا خاوند گہر مین آیا اون نے اپنی خاوند سے کہا اوس نے بہائیون سے کہا
بہائی یہ بات سنکر بہت آزردہ ہوئے اور نہایت برا مانا یہان تک کہ اوس کے جانی
دشمن ہوئے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ إِذْ قَالُوا جب کہا بہائیون نے یوسف کے
آپسمین کہ لَیُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِینَا مِنَّا مقرر یوسف اور بہائی اوسکا یعنے بنیامین
یہہ دونون بہت پیارے ہین باپ ہمارے کو ہمسے یعنی ہمکو باپ کچھ پیار نہین کرتا اور دونو
بہائیونسے بہت محبت رکھتا ہے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اور ہم زور آور ہین اور سب کام کرنیوالے
ہین اور وہ دونو چھوٹے ہین کچھ کام اون سے ہو نہین سکتا چاہئے کہ ہمکو بہت پیار کرے
جو ہمسے اوسے آرام ہے اس بات سے معلوم ہوا کہ إِنَّ أَبَانَا لَفِی ضَلَالٍ مُّبِینٍ بیشک باپ
ہمارا سیدہی راہ سے بھولا ہے ظاہر یعنے اس بات مین سمجھ اوسکی اولٹی ہوئی ہے پہر
اب کیا کیجے سب مل کر اس کام کی مصلحت کرنے لگے ہر ایک موافق اپنی حسد کے اور
دشمنی کی اور دلیل عقلی کے کہتا تھا ایک نے کہا اقْتُلُوا یُوسُفَ مار ڈالو یوسف کو کہتے
ہین اسبات کا کہنے والا اون تہا أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا یا پہینک دو اوسی کسی جنگل مین

جو کوئی بھیڑیا اوسکو کہا جاوے تو پھر یَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ خالی رہے تمہارے واسطے
منہہ تمہارے باپ کا یعنے جب اوسے نہ دیکھے گا تمہین کو پیار کرے گا وَتَكُونُوا
مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ اور ہو جیو اور رہیو تم پیچھے اس کام کو کرکے یعنی اس کام سے
فراغت کرکے جماعت نیکبختون کی یہ بات شیطان نے ان کے جی مین سکھائی یعنی
یہ کام تو بڑا گناہ ہے لیکن کرنا ضرور ہے اسے کر کے پیچھے اس سے نیکبخت رہیو یعنے
توبہ کیجیو اور پھر ایسا کام نکیجیو شیطان کی بہکانے سے نہ سمجھے کہ کل کیا جانے کہ کیا ہو
کل کی توبہ کی امید پر آج گناہ نکیجیے قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ
فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ کہا ایک نے اون کہنے والے بہائیون
سے کہ مار مت ڈالو یوسف کو کہتے ہین اسبات کا کہنے والا یہوداتھا اوسنے کہا کہ جان
سے مت مارو اور کسی کوے مین ڈال دو جو کوئی مسافر اوسکو لیجاوے اگر ایسا کام کرنیوالے
ہو تم تو یہ اچہا سبہون نے یہ بات پسند کی اور اوسی کو مقرر کرکے باپ کے پاس آئے
اور کہا کہ ان دنون مین موسم بہار کا ہے اور جنگل مین سبزہ ہے اور وقت سیر کا ہے ہر
طرف پہول خودروئے کہلے ہوئے ہین ہمارا جی چاہتا ہے کہ یوسف کو لیجاوین اور
سیر کروالاوین کہ یہ بچہ ہے وہ اوس تماشے سے بہت خوش ہوگا حضرت یعقوب
علیہ السلام نے کہا میرا جی ایکدم اسکو اپنے سے جدا کرنیکو نہین چاہتا اور اسکو تمہارے
ساتھ نہین بہیجنے کا جب یہ یہان سے نا امید ہوئے تب حضرت یوسف علیہ السلام
کو پہسلانے لگے اور مکر کی باتین کرنے لگے اور کہا کہ جنگل مین ایسا تماشا اور سیر ہے
تو باپ سے رخصت لیکر چل ہم تجہے ایسے سیر اور تماشا دکہاوین گے کہ تو نے کبہی نہین
دیکہا اور اوس تماشے کو دیکہہ کر بہت خوش ہوگا حضرت یوسف علیہ السلام یہ باتین
سنکر بے اختیار ہوئے اور جاکر باپ سے کہا اور بجد ہوئے کہ مجہے رخصت دو جو
مین بہائیون کے ساتھ سیر کو جاؤن جو مین نے کبہی سیر جنگل کی نہین کی حضرت
یعقوب علیہ السلام فکر مین گئے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ
کہا تب بہائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنے باپ سے کہ اے بابا کیا ہوا
تمکو جو ہمارا اعتماد اور بہروسا نہین کرتے اوپر یوسف کے یعنی اتنا ہمنے کہا اور اب تلک
یوسف رخصت مانگتا ہے اور تم اوسکو ہمارے ساتھ نہین بہیجتے ہو اور ہم سے

تمھاری خاطر جمع نہین ہے اور ہم تو اس کے بھلا چاہنے والے ہین اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ بھیج اسکو ہمارے ساتھ کل سویر کو جو وہان کھیلین گے اور اونٹ دوڑائین گے اور تیر چلاوین گے اور پھرین گے اور سبزہ اور پھول دیکھین گے اور بیشک ہم اوسکی رکھوالی کرینگے قَالَ اِنِّیْ لَيَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیشک مین غم کہاتا ہون کہ جو اسے لیجاؤ تم اسکی جدائی مجھپر سخت ہے اور مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ ایسا ہو جو اسے بھیڑیا کہا جاوے اور تم اوس سے بیخبر رہو قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ کہا بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کہ اے بابا قسم خدا کی اگر اوسے بھیڑیا کہا وے باوجودیکہ ہم زور آور ہین کہ ہم مین سے ہر ایک وس شیر کو مارے بیشک تب ہم ہونگے گنہگار یعنے ہم مین اتنا زور ہے اس زور پر اگر اوسی بھیڑیا کہاوے تو ہم بقدر گنہگار ہین پھر جب دیکھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ یوسف بھی جانے کو ان کے ساتھ تیار ہے اگر اسے نجانے دون تو اسکا دل کڑھی گا اور میرا کہنا وہ اور اوس کے بھائی نہین مانتے لاچار ہو کر راضی ہوئے یوسف کی خاطر سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے اچھے پہنائے اور اور زلفون مین اور سر کے بالون مین کہنگھی کی اور وہ جبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گلے مین تہا اوسوقت کہ جب نمرود نے اونکو آگ مین ڈالا تھا وہ حضرت یعقوب پاس تھا اوسے تعویذ کر کے یوسف علیہ السلام کے بازو مین باندھ دیا اور رخصت کیا اور آپ بھی ساتھ ان کے درخت تلک جو کنعان شہر کے باہر تہا وہان تلک رخصت کرنے روتے گئے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ کو روتے دیکھا آپ بھی رونے لگے اور کہا اے بابا تم کیون روتے ہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹا تیرے اسوقت کے جانیسے بے اختیار میرا دل غم کہاتا ہے اور نہین جانتا مین اسکا آخر کام کیا ہوگا لیکن تو مجھے نہ بھولیو مین تجھے ہرگز نہین بھولنے کا یہ کہکر بیٹون سے تقید کی کہ یوسف سے خبردار رہیو اور اس کا دل آزردہ نکیجو اور حضرت یعقوب علیہ السلام اوس درخت پاس کھڑے رہے جب تک کہ بیٹے ان کے نظر سے جاتے جاتے غائب ہوئے حضرت

یعقوب اپنے گھر کو پھرے اور آنکر غمگین بیٹھے فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ پھر جب گئے بھائی
حضرت یوسف کو لیکر باپ کے حضور سے تو کاندھے پر چڑھالیا تھا جب تک باپ
نظر آتا تھا کاندھے پر سے گئے جب دور پہنچے اور باپ کی نگاہ سے غائب ہوئی کاندھے
سے اوتار دیا اور باپ کی نصیحت بھلائی اور بدسلوکی شروع کی اور طعنے دیکر کہنے لگے
اے جھوٹے خواب بناکر کہنے والے کہان ہین وہ تارے اور چاند سورج جو تجھے سجدہ
کرتے تھے اونکو بلا جو اب ہمارے ہاتھ سے تجھے چھڑا دین ایک بھائی ادہر سے
طپانچہ مارتا اور دوسرا ادہر سے لات سے دہکیلتا تھا اور ایک طرف کوئی گردنی
مارتا تھا اور دوسری طرف سے ایک جھڑکی دیتا تھا اسی طرح سے گھسٹتے اور دہکی
دیتے لئے جاتے تھے ہزار خرابی سے اور حضرت یوسف کہتے تھے اور روتے تھے او
منت عاجزی کرتے تھے کہ اے بھائیو مین نے تمہاری ایسی کیا تقصیر کی ہے جو تم
اسقدر ظلم اور بیرحمی مجھپر کرتے ہو اگر شاید کچھ تقصیر ہوئی ہو اوس بوڑہے باپ کی
اور خدائے تعالیٰ کے واسطے مجھپر رحم کرو ایسی باتین رو رو کے عاجزی اور منت سے
کہتے تھے اور کوئی نہ سنتا تھا اور سختی اور عذاب زیادہ کرتے تھے جب حضرت یوسف
علیہ السلام نے دیکھا کہ بھائی تو کسیطرح مجھپر رحم نہین کرتے تب خدائے تعالیٰ کو یاد
کیا کہ اے پروردگار اب تیرے سوا کوئی مجھے پناہ نہین خدائے تعالے نے یہودا
کے جیمین مہر ڈالی اوس نے اپنے دامن کے نیچے لیکر کہا کہ بس کرو تم گھر سے قول کرکے
اُئے تھے کہ ہم اوسے جان سے نہین مارینگے اب یہ حال کیون کرتے ہو بارے یہودا
کی اتنی حمایت سے وہ ظلم تو موقوف کیا پر لے چلے اوسی جنگل مین تو پہنچے ایک
کنوئے پر جو نو کوس کنعان شہر سے تھا وہان جاکر وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ
اور اکٹھے ہو کر مصلحت کی کہ اوسی کنوئین مین ڈالے کہتے ہین وہ کنوان اندر سے
کشادہ تہا اور منہہ اوس کا تنگ تہا اور ستر گز کا گہرا تھا بلکہ زیادہ تھا اوس سے
حضرت یوسف کو اوس کنوئے کے کنارے پر لائے اور دونو ہاتھ باندہے اور ایک
رسی کمر مین اونکی باندہکر کنوئین مین لٹکایا حضرت یوسف کے گلے مین جو کرتا تھا وہ
کنوئے کے بیچ سے اُنکا بھائیون نے وہ کرتا بھی اوتار لیا جب کہ آدہے کنوئے
مین پہنچے رسی کاٹ دی خدائے تعالے نے حضرت جبرئیل کو حکم کیا کہ خبردار میرے

بندے کو ایسی چوٹ نہ لگے حضرت جبرئیل سدرۃ المنتہی سے جو انکی جگہ رہنے
کی ہے وہان سے دوڑے یا اوڑے پلک مارنے مین حضرت یوسف کو راہی
مین لیا اور ایک پتھر پر جو اوس کنوئے مین پانی سے اونچا نکل رہا تھا اوس پر
بیچ مین آرام سے بیٹھا دیا اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو بازو مین
تعویذ کی طرح بندھا ہوا تھا اوسے کھول کے پہنایا اور بہشت سے کہانا اور پانی لاکر
کہلایا پلایا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ لَتُنَبِّئَنَّھُمْ بِاَمْرِھِمْ ھٰذَا وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ اور کہلا بھیجا ہمنے جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ یا جیمین یوسف علیہ السلام
کے خبر دی تو غم نکہا کہ تجھے ہم اس کنوئے سے نکال کر بڑے درجے کو پھنچا دین گے
جو مقرر تو خبر دیویگا بھائیون کو اس کام کی جو انھون نے تجھسے کیا ہے اور تجھے
یہ دکھ دیاہے اور تجکو نہ پہچانینگے او سوقت سب تیری حکومت اور دولت
اور مرتبہ کے اس پیغام اور تسلی خدائے تعالی کیسے حضرت یوسف علیہ السلام کی خاطر
جمع ہوئی اور آرام سے بیٹھے اور یہان جب بہائی حضرت یوسف کو کنوئے مین
ڈال چکے پھر اپنے گہر جانیکا ارادہ کیا ایک دُنبے کو حلال کرکے وہ کرتا جو حضرت
یوسف کو کنوئے مین ڈالتے وقت اوتار لیا تھا اوسکو اوس لہو سے خوب تر کیا
وَجَآءُوْ اَبَاھُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ اور آئے گہر مین باپ کے پاس شام کو روتے ہوئے
اور مکر سے چیخین مارتے ہوئے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹونکی آواز
رونیکی سُنی گہبرا کے گہر سے باہر آن کے پوچھا کیا ہوا تمکو اور یوسف کہان ہے
قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَھَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَکْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَکَلَہُ الذِّئْبُ
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ کُنَّا صٰدِقِیْنَ کہا بیٹون نے اے بابا بیشک ہم گئے تھے
جنگل مین دوڑتے تھے تو کون آگے نکل جاوے اور پہلے تیر کون لاوے اور
یوسف کو چھوڑا اور بیٹھایا تھا جنس اور کپڑون کے پاس پھر اوسے بہیڑئیے نے
کہایا اور تو اے بابا سچ نہین جانتے کا اگرچہ ہم سچے ہین سب بات مین لیکن تو جو
بدگمان ہمسے ہے اور ہم اپنے سچ پر شاہد رکھتے ہین یہ کرتا اوسکا لہو بھرا وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِہٖ
بِدَمٍ کَذِبٍ اور آئے کرتا لیکر یوسف کا مکر سے لہو مین بھرا ہوا یعنے وہ جو دُنبے
کے لہو سے حضرت یوسف کا کرتا بھر لائے تھے وہ اپنے سچ پر شاہد لائے جب

حضرت یعقوب علیہ السلام نے وہ کرتا دیکھا جانا کہ شاید سچ ہوگا اسے پر جب کرتی کو اچھے طرح دیکھا تو کہین ذرا پھٹا نہ تھا کہا کہ وہ عجب بہیڑیا تھا جس نے یوسف کو کہایا اور اوس نے کرتے کو کہین سے پھٹنے نہ دیا یہ صریحاً جھونٹھ ہے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ کہا یعقوب علیہ السلام نے بیٹون سے اسے بہیڑیے نے نہین کہایا بلکہ بنایا تمہارے واسطے تمہارے جی نے یہ کام یعنے تمنے اس بات کو اپنے جی سے بنایا ہے یوسف کے مارنے کے واسطے پہر میرا کام صبر ہے اور صبر اچھا ہے اور صبر کے معنے یہ ہین کہ جب کوئی مصیبت پہنچے چپ رہے اور کسی سے اوس بات کا گلہ اور شکوہ نکرے مگر دل مین خدا تعالیٰ سے عاجزی کرے خدا تعالیٰ اوس صبر کا بدلہ دیتا ہے وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ اور خدا تعالیٰ ہے جو اوس سے مدد چاہتا ہون مین اوپر اوس بات کے جو تم بیان کرتے ہو کہ یوسف کو بہیڑیے نے کہایا یہ بات تو نرا جھونٹھ ہے پر مین نے صبر کیا خدا تعالیٰ مجکو اس کا یعنے صبر کا بدلہ دیگا کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام تین دن اوس کنوئین مین رہے چوتھے دن فجر کو وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ آیا قافلہ یعنی اوترا ایک قافلہ اوس کنوئین کے نزدیک جو وہ قافلہ مدین شہر سے مصر کی شہر کو جاتا تہا وہان آن کر مقام کیا قافلہ کے لوگون نے بہیجا ایک آدمی کو پانی لانیکے واسطے جو اوس کا نام مالک تھا یہ مالک اوس کنوئین پر پانی بہرنیکو آیا اور ڈول اوس کنوئے مین ڈالا حضرت یوسف علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے اوس ڈول مین آ بیٹھے جب مالک ڈول لگا کہینچنے ڈول بہاری تھا اوس سے کہینچا نہ گیا مالک حیران ہوا کہ آج کیا ہے جو یہ ڈول ہمیشہ کا میرا ہے مجہسے اب کہینچا نہین جاتا جھک کر دیکھے تو ایک لڑکا خوبصورت اوس ڈول مین بیٹھا ہے مالک نے یہ دیکھکر اپنے رفیق کو پکارا قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ کہا اے بشرے یہ لڑکا بیٹھا ہے ڈول مین کہتے ہین کہ بشرے اوس کے رفیق کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اون نے خوشی سے کہا کہ اے خوشی یعنے خبر خوش ہے اور تعجب ہے کہ ایک لڑکا خوبصورت ڈول مین بیٹھا ہے اتنا سبب ڈول مجہسے کہینچا نہین آو مل کر نکالین وہ رفیق آیا اور اون دونون نے وہ ڈول حضرت یوسف سمیت نکالا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ اور چہپایا حضرت

یوسف کو سارے قافلہ کے لوگون سے یعنے قافلہ کے لوگون سے یون نہ کہا کہ یہ
کنوئین مین سے نکلا ہے بلکہ یون کہا کہ یہان کے لوگون نے یہ غلام دیا کہ اسے لیجا کر
مصر مین بیچو اور مول اسکا ہمین لادو اور بعضے کہتے ہین کہ وَاَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً یعنے
یہ ہین کہ چھپایا بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے احوال کو اور کہا یہ غلام
ہمارا ہے اور یہ بات اس طرح ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے
سنا کہ ایک قافلہ اوس کنوئین کے نزدیک اوترا اور یوسف کو کنوئین مین
سے نکالا اوس قافلہ مین آئے اور کہا کہ یہ ہمارا غلام بھاگ کر یہان آیا تھا اب ہم
اسے بیچتے ہین تم مول لو وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے اور وہ
واقف ہے اوس چیز سے جو یہ کرتے ہین یعنے اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ
باتین جھوٹی جو بناتے ہین اپنے دل سے سب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہتے ہین کہ جب
بھائیون نے یہ سنا اور آکر یوسف علیہ السلام کو مالک کے پاس دیکھا اپنی عبرانی
زبان مین کہا یوسف علیہ السلام کو کہ جو کچھ ہم کہین اگر تو اوس کا برخلاف کہیگا
تو ہم تجھے مار ڈالین گے حضرت یوسف علیہ السلام سنکر چپ رہے پھر بھائی اون
کے مالک سے لگے کہنے کہ یہ غلام ہمارا ہمیشہ بھاگ بھاگ جاتا ہے اور کسی کام کا
نہین اور بدخو ہے ہم اسکو بیچتے ہین تم مول لو اور کسی اور شہر مین دور جا کر اسے
بیچو جو ہم اسکا احوال نہ سنین مالک نے کہا ہمارے پاس جتنے روپے تھے سب کی چیز
خرید چکے اب میرے پاس کئی درم کھوٹے ہین اونھون نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ
اس غلام کا مول تو بہت ہے پر ہم تجھسے معاملہ کرتے ہین جو تیرے پاس ہے سو دے
مالک نے کئی درم دئے اور اونھون نے لئے اور ہاتھ حضرت یوسف علیہ السلام
کا مالک کے ہاتھ مین دیا وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ اور بیچا حضرت یوسف
علیہ السلام کو تھوڑے مول کو جو وہ کئی درم گنتی کے تھے کہتے ہین کہ سترہ یا بیس
درم تھے جو حصہ مین ہر بھائی کے دو دو درم آئے اور یہودا نے کچھ نہ لیا قصہ کوتاہ
حضرت یوسف علیہ السلام کو مالک نے مول لیا وَکَانُوْا فِیْہِ مِنَ الزَّاھِدِیْنَ
اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کے اوسکو نچاہنے والے یعنی نچاہتے تھے کہ
یوسف علیہ السلام ہمارے پاس رہے یا مالک اور رفیق اوس کا نچاہتے تھے

ع ۲ ۱۴ ۱۲

اوس معاملہ کو یعنے جب اونھون نے سناتہا کہ اوس غلام کو بھاگنے کی عادت ہی
اور کام کا نہین ہے اس سبب بچاہتے تھے جو اوسے مول لیوین غرض کہ مالک
حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا اوسوقت مصر کا بادشاہ ریان بیٹا ولید
کا تھا اور اوس کے گہر کا مختار قطفیر یا اطفیر تہا اوسکو عزیز کہتے تھے جب وہ قافلہ
مصر مین پہنچا ہر کارے عزیز کے قافلہ مین آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور
اون کے حسن کو دیکھکر حیران ہوئے اور یہ خبر عزیز کو آگر کہی عزیز کے گہر مین ایک
بی بی تھی اوس کا نام راعیل تھا جو اوسے زلیخا کہتے تھے جب عزیز نے خبر اور
تعریف حضرت یوسف کی سنی مالک کو کہلا بہیجا کہ اوس غلام کو غلامونکی بیچنے
کی جگہ لاؤ اور سارے شہر مین شہرت ہوئی کہ اس قافلہ مین ایک غلام ایسا
خوبصورت آیا ہے جو ویسا کبہینے نہین دیکھا دوسرے دن مالک حضرت یوسف
علیہ السلام کو نہلاکر کپڑے اچھے پہناکر مصر کے بازار مین لاکر کہڑا کیا غریب اور تونگر
سبہی اوس کے دیکھنے کو آئے اور عزیز بہی اوسکی خریداری کو آیا مالک نے کہا جو
کوئی زیادہ مول دیویگا اوسی کو دونگا مصر کے لوگون نے جب حضرت یوسف
علیہ السلام کو دیکھا حیران ہوئے اور سبہی خریدار ہوئے اور ہر ایک مول اوسکا
بڑہانے لگا ہوتے ہوتے یہان تک پہنچا کہ برابر اوسکی تول کے روپا اور سونا
لگے دینے پہر آگے اوس سے قیمت بڑہی جو مشک اور کافور اوسکی تول کی برابر دینے
لگے جب عزیز نے یہ دیکھا کہ اوسکا مول بڑہتا ہے جاتا ہے اون سب سے
دگنا مول دیکر لے لیا اور اپنے گہر مین لے آیا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ
اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ اور کہا مول لینے والے نے حضرت یوسف علیہ السلام کے جو وہ
مصر کا رہنے والا تہا یعنے عزیز نے جو مصر کا رہنے والا تہا اپنی بی بی کو جو وہ زلیخا
تھی کہا کہ اس غلام کو اچھی طرح اور اچھی جگہ رکھ یعنے عزت سے اور آرام سے
رکھ اوسکو عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا شاید کہ فائدہ پہنچاوے یہ غلام ہمکو کام
خدمت سے یا اوسکو بناوین ہم فرزندی مین کہتے ہین کہ عزیز کے گہر مین اولاد نہوتی
تھی یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہ نشانی اشراف کی اوس کے مونہہ سے ظاہر تھی
اور بہت زر خرچ کر اوسکو لیا تھا اس واسطے کہا کہ اوسکو اچھی طرح رکھ یا اوسے

بیٹا کر کے پالین گے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح جو محبت یوسف علیہ السلام کی عزیز کے دلین ڈالی ہمنے مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ عزت اور حرمت دی ہمنے یوسف کو زمین مین یعنے ہمنے مصر مین اوسے حاکم کیا وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ اور سکہایا ہمنے یوسف کو تعبیر خواب کی یا سمجھ دی کتاب کے معنون کی یعنے جو صحیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوترے تھے اون کے معنون کی سمجھ دی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ اور خدا تعالیٰ غالب اور زبردست ہے اوپر اپنے کامون کے یعنے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے کوئی شخص یا کوئی چیز ایسی نہین جو اوسے وہ کام کرنے نہ دے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اے پر بہت آدمی اس بات کو نہین جانتے وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور جب پہنچا یوسف اپنی قوت کو یعنی جوانی کو جو وہ بیس یا تیس برس یا کم زیادہ اس سے تھے دی ہمنے اوسکو دانائی یا پیغمبری اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم اچھا کام کرنیوالون اور بھلائی کرنیوالون کو کہتے ہین کہ جب یوسف علیہ السلام عزیز کے گھر مین آئے زلیخا دیکھتے ہی ہزار جان سے اون پر عاشق ہوئی اور دمبدم عشق اوسکا زیادہ ہونے لگا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا کچھ اوسکی طرف خیال نہ تھا آخر لاچار ہو کر زلیخا نے اپنا حال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ اور چاہا یعنے آرزو اپنی کو چاہا یوسف علیہ السلام سے اوس عورت نے جو حضرت یوسف اوس کے گھر مین تھے اوس کے بدن سے یعنے چاہا زلیخا نے اپنے مدعا کو جو لیوے یوسف علیہ السلام سے اور یوسف علیہ السلام نے اوس بات سے پرہیز کیا جب زلیخا نے دیکھا کہ یوسف یون میرا کہا نہین مانتا ایک اوس کے واسطے محل اچھا بنایا اور اوس کے ساتھ دیوڑیان رکہین اور آپ سا بناؤ کر کے حضرت یوسف کو اوس محل مین لے گئی وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور ہر دیوڑہی کے دروازہ کو بند کیا اور مضبوط قفل دیا جب ساتوین مکان مین پہنچی وہان خاطر جمع سے بیٹھی اور کہا زلیخا نے حضرت یوسف کو کہ اب یہ جگہ خلوت کی ہے آ تو اب مین تیری ہون یعنے دل اور جان میرا تجھپر تصدق ہے اب تو بیخطر ہے مقصود دل کا حاصل کر یہ کہا اور منت عاجزی شروع کی اور یوسف کو اپنی طرف زور سے کھینچا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

ربّیٓ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا
ہون مین خدا تعالی سے جو وہ بیشک پالنے والا میرا ہے جو میرے واسطے اچھی جگہ
بنائی یعنے خدا تعالی نے عزیز کے جی مین ڈالا جو تجھے اوس نے کہا کہ یوسف کو اچھی
طرح آرام سے رکھ یہ خدا تعالی کا احسان ہے مجھپر اور مقرر چھٹکارا اور خلاصی نہین
پاتے ستم کرنیوالے یعنے ظالمون پر بیشک عذاب ہوگا یہ زنا بڑا ظلم ہے عزیز نے
مجھسے ایسا سلوک کیا اور مین اوس کے گھر مین ایسا کام کرون یہ کام مجھسے ہرگز
نہین ہونیکا زلیخا کو محبت اور عشق حضرت یوسف کا غالب تھا سبب غلبہ
شہوت کے حضرت یوسف کا کہنا کچھ نسنا وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا اور مقرر قصد
کیا زلیخا نے ملنے کا حضرت یوسف سے یعنی بیقرار ہو کر چاہا کہ انسے ملین اور قصد
کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے بہاگنے کا یعنے چاہا کہ کسی بہانے سے
نکل جائے حضرت یوسف چاہتے تھے کہ کسی طرح اس بلا سے چھوٹے اور زلیخا
چاہتی تھی کہ کسی بہانے سے ملے غرض یہ رد و بدل حد سے جب گذری زلیخا نے
تکیہ تلے سے خنجر نکالا اور کہا کہ اگر تو میری بات نہین مانتا تو مین اپنا گلا کاٹتے
ہون یہ کہا اور خنجر حلق پر رکھہ دیا حضرت یوسف نے دیکھا کہ اب بڑی خرابی
ہوئی ہاتھہ زلیخا کا پکڑ لیا اور کہا جلدی نکر جو تو کہیگی سو کرونگا اور لاچار ہوئے ہان سامنے
ایک پردہ لٹکتا تھا حضرت یوسف نے پوچھا کہ اے زلیخا اس پردے پیچھے کیا ہے
اوس نے کہا ایک مورت ہے کہ جسکو مین پوجا کیا کرتی ہون اسوقت شرم سے
اس کے آگے پردہ ڈالا ہے جو اس کام مین نظر نپڑے حضرت یوسف علیہ السلام
نے دل مین خوف کیا خدا تعالے سے کہ اسکو بت سے جو ندیکھتا ہے نہ سنتا ہے
نہ بولتا ہے شرم آئی اور مجکو اپنے رب سے جو دانا بینا اور جاننے والا سب وقت
سب کے حال کا ہے ویسے خدا تعالے سے مین کیونکر نہ شرماؤن جیسے کہ خدا تعالے
فرماتا ہے لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ ؕ اگر ندیکھتا یوسف علیہ السلام دلیل اور نشانی
رب اپنے کی کو ہر طرح یعنے مقرر ارادہ کرتا زلیخا سے ملنے کا اور وہ دلیل بچانا خدا تعالے
کا تھا گناہ سے یا وہ روشنی پیغمبری کی تھی جو اوس سبب یوسف علیہ السلام نے
اوس وقت اپنے تئین تھام رکھا اوس کام سے اور فرماتا ہے خدا تعالے

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ اسی طرح یوسف
کو قوت دی ہمنے جو پہیر یوسف کو بدی سے اور زبونی سے یعنی یوسف کو زنا
سے دور رکہا ہمنے اور بیشک یوسف تہا بندون خالص ہمارے سے یعنے پاک
کیا ہوا تہا سب برائیون سے کہتے ہین کہ جب یوسف علیہ السلام کے جی مین
خوف خدا تعالیٰ کا آیا یکبارگی وہان سے بہاگے اور زلیخا اون کے پکڑنے کو پیچہو
اون کے دوڑی اور جس دروازے پر پہنچے قفل اوس کا حکم خدا تعالے کیسے کہل
گیا وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور دونون اسطرح دوڑتے تہے جو آخر
کے دروازے تلک پہنچے کہ یکایک زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کا
گریبان پیچہے سے پکڑ کر کہینچا اور پہاڑا حضرت یوسف اوس کے ہاتہ سے چہوٹ
کر باہر آئے وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ اور پایا خاوند زلیخا کے کو نزدیک دروازے
آخر کے یعنے جب حضرت یوسف زلیخا کے ہاتہ سے چہوٹ کر اون سب دروازے
باہر آئے تو دیکہا کہ عزیز کہڑا ہے اور پیچہے سے زلیخا بہی آئی عزیز نے جو دیکہا کہ
یوسف اور زلیخا دونون گہبرائے ہوئے ہین اور دوڑتے اور ہانپتے آئے ہین جانا
کہ کچہ خلل ہے زلیخا نے جب عزیز کو دیکہا اور معلوم کیا کہ اس نے ہمکو جو اسطرح
بیچ اس دیکہا ہے البتہ پوچہے گا اور یوسف سچ ہے سو کہیگا یہ سمجہکر زلیخا سب سے
پہلے آپ ہی بولی قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور کہا زلیخا نے کہ کیا ہے سزا اوسکی جو چاہے تیری گہروالی سے برائی یعنے عزیز
سے پوچہا کہ جو کوئی برا کام مجہسے کیا چاہے اوسکی سزا کیا ہے مگر اوسکو قید
کیجے یا بہت بڑا دکہ دیجے اوسے یعنے بہت سے کوڑے مارئے اوسکو حضرت
یوسف نے جب سنا کہ قید کرنے اور کوڑے مارنے سے ڈراتی ہے تب ڈر کر
قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا حضرت یوسف نے کہ اے عزیز چاہا زلیخا نے آرزو اپنی
میرے بدن سے اور مین اوس سے بہاگا عزیز نے کہا زلیخا اور طرح کہتی ہے
اور تو یون کہتا ہے کیونکر جانئے کہ سچ کیا ہے اور شاہد اس بات کا کوئی نہین
یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس گہر مین ایک لڑکا چار مہینے کا جہولے مین
تہا وہ شاہد ہے عزیز ہنسا اور کہا چار مہینے کا لڑکا کیا جانے اور وہ کیونکر بولے

یوسف علیہ السلام نے کہا خدا تعالی کو قدرت ہے جو اوسے زبان دیوے
ایسی جو باتیں کرے کہتے ہین کہ عزیز نے مزاح سے پوچھا کہ اے لڑکے کہو تو ان
دونوں مین سچا کون اور جھوٹا کون ہے خدا تعالی کی قدرت سے وہ لڑکا چار
مہینے کا بولا وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ اَہْلِہَا اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ
وَہُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ اور شاہدی دے وہ شاہدی دینے والا زلیخا کے کُنبے سے تہا وہ
لڑکا کہتے ہین زلیخا کی خالہ کا یا چچا کا بیٹا تھا اوس نے یہ شاہدی دی کہ اگر گریبان
یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے یعنے اگر یوسف
زلیخا کے پاس آپ سے گیا ہو گا اُنے ہاتھ سے اُسے وہ کھینچا ہو گا آگے سے گریبان پھٹا ہو گا وَاِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ
قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَہُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ اور اگر گریبان اوس کا پیچھے
سے پھٹا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے کسواسطے کہ وہ بھاگتا ہو گا او
زلیخا اوسے پکڑ لی ہو گی جب یہ لڑکے نے بات کہی عزیز حیران ہوا اور بڑا اچنبا
کیا اوس بچے کے بولنے سے فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّہٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ
اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ پس جب دیکھا تو گریبان یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا
تھا عزیز کو یقین ہوا کہ یوسف سچا ہے تب زلیخا کی طرف غصہ سے کہا کہ بیشک
یہ سب مکر ہے تم عورتوں کا اور مقرر مکر تم عورتوں کا بڑا ہے جو جلد دل مین وہ
مکر اثر کرتا ہے یہ غصہ زلیخا پر کر کے یوسف کو کہا دلاسے سے کہ یُوْسُفُ اَعْرِضْ
عَنْ ہٰذَا اے یوسف جانے دے اس بات کو یعنی کسی سے نکہیو پھر زلیخا سے کہا
وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِکِ اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ ع کہ اے زلیخا توبہ کر اس گناہ اپنے
سے بیشک تو ہے گنہگار ہے کہ ایک تو آپ ہی اوسکو چاہا اور دوسرے اپنا
گناہ اوس پر رکھا کہتے ہین کہ عزیز نے تو اس بات کو چھپایا اور مٹایا تھا لیکن عشق
کی بات کب چھپائے سے چھپتی ہے اس بات کا چرچا ہوا اور لوگوں کی زبانوں
مین وہ بات پڑی کہ زلیخا اپنے غلام پر عاشق ہے اور وہ غلام اوسے قبول
نہین کرتا وَقَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰہَا عَنْ نَّفْسِہٖ قَدْ شَغَفَہَا
حُبًّا اِنَّا لَنَرٰہَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور کہا عورتوں نے اوس شہر مین یعنے زلیخا کی ہمچشم جو برابر کی
بیٹھنے والی تہین اونھوں نے کہا کہ گھر والی عزیز کی اپنے غلام سے چاہتی ہے

کہ آرزو اپنی حاصل کرے اور اوس غلام نے بیشک زلیخا کا دل ٹکڑے کیا ہے
دوستی سے یعنی غلام کی محبت زلیخا کے دل مین بے نہایت ہے بیشک ہم دیکھتے
ہین زلیخا کو کہ بھولی ہے صریحا یعنی عزیز جیسے خاوند کے ہوتے غلام مول لئے ہوئے
پر عاشق ہوئی ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ پھر جب سنا زلیخا نے مکر اون کا
یعنے طعنے اون کے سنکر اپنے دل مین بہت جھنجلائی اور تاؤ پیچ کہایا اور اونکو
شرمندہ کرنیکے واسطے مصلحت کر کے أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ بھیجا ایک کو طرف اون کے
یعنے جن عورتون نے اوسکو طعنے دئے تھے اونکو مہمان بلایا اپنے گھر اور ضیافت
کی اور اچھے کہانے پکوائے وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً اور تیار کئے واسطے اون
کے فرش اور تکئے خاصے خاصے رکھے اور کہانا پاکیزہ اون کے آگے چنا
وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا اور دی ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھری
تیز یعنے جس طرح فرنگی چمچے سے شوربا اور کہانا کہاتے ہین اور روٹی اور بوٹی کو
چھری سے کاٹ کر کہاتے ہین اسی طرح اونکی بھی رسم تھی اسواسطے چھری ہر ایک
کے ہاتھ مین دی تھی تو گوشت اوس سے تراش کر کہاوین وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ
اور کہا زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو کہ باہر آ اپنے مکان سے ان عورتون کے
آگے کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مین نہین آتا مجھے معاف کر
زلیخا بہت منت کر کے لائی فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ پھر جب
دیکھا حضرت یوسف کو اون عورتون نے بڑا پایا اوسکا حسن اور سب یکبار گی
اوس پر عاشق اور بیہوش ہوئین اور اپنی کچھ خبر نرہی اور وہ چھریان جو ہاتھون
مین تھین بیخبری سے سبھون کے ہاتھ کٹے اور کچھ درد معلوم نہوا جب بڑی
دیر کے پیچھے وہ عورتین ہوش مین آئین تو اپنے ہاتھ گہائل دیکھے اور لہو بہتا دیکھا
تو یوسف علیہ السلام کی تعریف کہنے لگین وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا ط
اور کہا اون عورتون نے کہ پاک ہے خدا تعالیٰ اس بات سے جو ایسے کو پیدا
نکر سکے یعنی خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ ایسے کو بھی پیدا کر سکتا ہے نہین یہ غلام
آدمی إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ نہین ہے یہ مگر فرشتہ بڑا نزدیکی خدا تعالیٰ
کا ہے یعنی ایسا خوبصورت اور ایسا نیکبخت سوا فرشتہ کے آدمی کہان

ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ایکدن حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالی نے تجھے
سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب میرے مین نے یوسف کو کرسی کی
نور سے بنایا ہے اور تجکو ساری عرش کے نور سے بنایا کہ وما خلقت خلقا احسن
منک یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے دوست میرے نہین پیدا کیا مین نے
کوئی چیز خوبصورت تجھسے اور امان سب مومنون اور مسلمانون سے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعریف مین حضرت پیغمبر صلی اللہ وآلہ وسلم کے کہتی ہین
شعر لوامی زلیخا لو راین جبینہ ؛ لآثرن فی القطع القلوب علی الیدین ؛
وہ عورتین جو طعنہ دیتی ہین زلیخا کو اگر دیکھین میرے دوست کو مقرر کاٹنا
شروع کرتین دلکو ہاتھون کو چھوڑکر یعنی اسقدر بیہوش محبت مین ہوتین
کہ ہاتھون کے بدلے جگر کے ٹکڑے کرتین غرض کو تا جب زلیخا نے دیکھا ان
عورتون کو جو ایسی فریفتہ ہوئین یوسف کو دیکھکر تب کہا کہ قالت فذلکن
الذی لمتننی فیہ وہی ہے جو تم طعنہ دیتی تہین مجکو اوسکی دوستی سے
اب حق میری طرف ہے یعنی لایق ہے کہ مین اوسکو چاہون اور تم کوئی پھر
طعنہ ندو ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم اور بیشک مین چاہتی تھی
اوس کے بدن سے آرزو اپنی پھر اوس نے میرا کہنا نمانا اور اپنے تئین اس
کام سے بچا رکھا ولئن لم یفعل ما آمرہ لیسجنن ولیکونا من الصٰغرین
اور اب اگر نکریگا جو کہونگی مین اوسکو مقرر قید خانے مین بھیجونگی اوسکو اور ہوگا
وہ خراب جانون سے یعنی بندی خانے مین جیسے چورون اور گنہگارون
کا حال ہے ایسا ہی اوس کا حال ہوگا جب یہ ڈرانے کی بات حضرت یوسف
علیہ السلام نے سُنی اوس مجلس سے چلے اور وہ عورتین جو مہمان آئین تھین یوسف
کے پیچھے سمجھانے کو چلین اور جاکر خلوت مین اوس کے پاس ہر ایک عورت
سمجھانے لگی اور اپنی طرف کھینچنے اور لبہانے لگی اور کہنا شروع کیا کہ اگر زلیخا
کو تو قبول نہین کرتا تو ہم اوس سے خوبصورت اور اچھی ہین جسکو تیرا جی چاہے
ہم حاضر ہین اور ساری عمر تیری خدمتگاری مین اور فرمانبرداری مین رہین گی

اور ایسی تیری خدمت کرینگے جو تو بہت خوش رہیگا پر اتنا ہے کہ اول
ایک بار تو زلیخا کا کہنا مان لے اور اوس کے دل کی آرزو نکال دے پھر ہم مین سے
جس کو چاہیگا موجود ہین اور نہین تو زلیخا تجھے قید خانے مین بھیجیگی اور وہان
بڑی سخت طرح طرح کی مصیبت ہے ہمارا جی کڑھتا ہے ہم تیرے بھلے کو
کہتے ہین اور اپنی طرف کھینچتی تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام نے
عورتون کی یہ باتین سُنی بہت خفا اور دق ہوئے قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ۚ کہا اے پالنے والے میری قید خانہ بہت پیارا ہے مجکو
اوس بات سے جو یہ عورتین بلاتی ہین مجکو طرف اوس کے یعنی یہ عورتین کہتی
ہین کہ تو زلیخا کا کہنا مان اوس کا کہنا ماننے سے مجھے قید خانہ بہت اچھا ہے
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ اور اگر تو اے رب
میرے نہ پھیرے گا مجھسے ان عورتون کے مکر کو مائل ہونگا اور پھر دنگا مین انکی
طرف یعنی اگر تو مجھے نہ بچاویگا ان کے فریب سے تو مین لاچار انکا کہا مانونگا
اور ہونگا مین احمقون اور بیوقوفون سے سبب گناہ کرنیکے یعنے جب انکا کہا
مانا تو گنہگار ہوا اور گناہ عقلمند سے نہین ہوتا عقل جاتی ہے تو گناہ کرتا ہے
فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر قبول کی
یوسف کی دعا رب اوس کے نے اور پھیر ا یوسف سے مکر اون عورتون کا
اور بیشک وہ خدا تعالیٰ سننے والا ہے سب کی دعا کا اور جاننے والا ہے
سب کے احوال کا کہتے ہین حضرت یوسف نے اون عورتون کے روبرو
کہا کہ اے خدا مجھے قید خانہ پیارا ہے انکا کہنا قبول کرنے سے یہ بات سُنکر
حضرت یوسف سے ناامید ہوئین اور زلیخا سے آن کر کہا کہ کسی طرح یوسف کہنا
نہین مانتا صلاح یہ ہے کہ کئی دن اوسکو قید خانے مین بھیجے تو جب وہ محنت
اور مصیبت وہانکی دیکھیگا تابعداری کریگا زلیخا نے اونکی مصلحت قبول کی
اور عزیز پاس آئے اور کہا کہ اس غلام سے مین بدنام ہوئی ہون اور اس سے
میرا جی بیزار ہوا ہے چاہئے کہ اسکو بندی خانے مین بھیجے تو لوگ جانین
کہ یہی گنہگار تھا اور مین لوگون کے طعنون سے چھوٹون عزیز نے اس بات کو

مانگی کہ حکم کیا کہ یوسف کو بند یجانے مین لیجا ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ
لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ پھر کہلا انکو یعنی عزیز اور اوس کے دوستدارون
کے دل مین یون آیا پیچھے اوس کے جو دیکھہ چکے نشانیان نیکبختی یوسف علیہ السلام
کی جیسے شاہدی چار مہینے کے بچے کی اور ہاتھہ کاٹنا اون عورتون کا یہ نشانیان
تھین نیکبختی اوسکی کے ان نشانیون کے دیکھنے پر بھی اون کے جی مین یون آیا کہ
واسطے مصلحت کے ٹھر قید کیجیے یوسف علیہ السلام کو اپنی مدت تلک قصہ کوتاہ
کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے مین لائے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ
اور آئے ساتھ حضرت یوسف کے قید خانے مین دو جوان وہ دونون غلام یا نوکر
بادشاہ ریان کے تھے جو ایک آبدار تھا اور دوسرا باورچی تھا بادشاہ کو معلوم ہوا
کہ یہ دونون ملکر زہر دیا چاہتے ہین فرمایا بادشاہ نے کہ ان دونو کو قید کرو ایک
ہی دن یہ سب قید خانے مین آئے حضرت یوسف علیہ السلام جب وہان
پہنچے سب قیدیون سے سلوک اچھا کرتے تھے اور سب کے غور کرتے تھے یعنی جب زلیخا
نے انکو قید خانے مین بھجوایا بغیر دیکھے ان کے بیقراری ہوئی اور یہ کام کر کے
بہت پچتائی پر لاچار تھی لیکن دمبدم اوسے بھی خیال تھا کہ اچھی اچھی کھانے
پکوا کے بھیجا کرتی تھی اور تقید تھا قید خانے کے داروغہ کو کہ خبردار کسیطرح یوسف
بے آرام اور ناخوش نہ ہے جو کچھ حضرت یوسف کے پاس آتا تھا سب کو
دیتے تھے اور اون قیدیون کے خواب کی جو تعبیر دیتے وہی ہوتا تھا سب
قیدی ان سے خوش تھے اور تابعدار تھے ان کے احسان کے سبب ایک
رات ان دونون نے خواب دیکھا کہتے ہین کہ آبدار نے تو خواب دیکھا تھا اور
باورچی نے ہرگز خواب نہ دیکھا تھا اپنے دل سے خواب بنا کر آزمانے کے واسطے
کہا غرض کہ دونون نے فجر کو خواب اپنے یوسف کے آگے لگے کہنے قَالَ اَحَدُهُمَا
اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ کہا ایک نے اون دونون سے یعنی آبدار نے کہا
کہ بیشک مین دیکھتا ہون کہ ایک باغ مین ایک ڈالی انگور کی ہے اوس ڈالی
مین تین گچھے انگور کے لگے ہین اور بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ میرے ہاتھہ مین
ہے اور مین نچوڑتا ہون اون گچھون کا شیرا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ

خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۚ اور کہا دوسرے نے یعنی باورچی نے کہا کہ مقرر
دیکھتا ہون مین خواب مین باورچی خانے مین بادشاہ کے کہ اوٹھائے ہون
سر پر اپنے خوان روٹیون کا اور کہاتے جانور اوس خوان مین سے روٹیان یعنی
میرے سر پر جو خوان ہے اوس مین سے جانور روٹیان لیجاتے ہین جب یہ دونو
اپنا خواب کہہ چکے تو پھر پوچھا کہ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ
خبر دی ہمکو اے یوسف تعبیر ہمارے خوابون کی یعنے ہمارے خوابونکی تعبیر بتا
بیشک ہم تجکو دیکھتے ہین احسان کرنیوالون سے یعنی تو سب قیدیوں سے نیکی
کرتا ہے اور سب کے خواب کی تعبیر دیتا ہے ہمارے خوابون کی تعبیر بتا جب
حضرت یوسف علیہ السلام نے اون کے خواب سُنے نچاہا کہ جلدی ہی اون خوابون
کی تعبیر بتاوے اسواسطے کہ اونمین سے ایک خواب کی تعبیر بُری تھی پھر اُس
بات کو پھیر کر قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ
أَنْ يَأْتِيَكُمَا کہا حضرت یوسف نے نہ آیا تمہارا کھانا جو تم کھاؤ اوسکو مگر بتاؤن
تمکو احوال اوس کے مزے اور رنگ کا پہلے اوس کہانیکے آنے سے یعنی تمہارے
کہانیکے آنے سے پہلے ہی بتادون اوس کا مزا اور رنگ اور نام یعنی بتادون
تمکو کہ تمہارے واسطے کہانا کیسا آویگا اور کیا آویگا یعنے غیب کی بات بتاؤن
اونھون نے کہا ایسی بات تو ہم کاہنون اور نجومیون سے سُن چکے ہین حضرت
یوسف نے کہا کہ مین کاہن اور نجومی نہین ہون بلکہ یہ معجزہ میرا ہے اور
ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ
یہ جو مین نے کہا تم دونکو اوس خبر سے ہے جو سکھایا ہے مجھے میرے رب نے
بیشک مین نے چھوڑا ہے دین مذہب اون لوگون کا جو نہین مانتے خدا تعالیٰ
کو اور وہی لوگ آخرۃ کو یعنی قیامت سے منکر ہین یعنی سچ نہین جانتے کہ
قیامت آوے گی اونہین لوگون مین کاہن اور نجومی ہین مین نے اونکی راہ
کو چھوڑا ہے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ اور پیچھے چلا ہون
مین یعنے متابعت کی ہے مین نے دین مذہب اپنے باپ دادے پردادے
کے کو یعنی حضرت ابراہیم پردادا اور حضرت اسحاق دادا اور یعقوب باپ میرا ہے